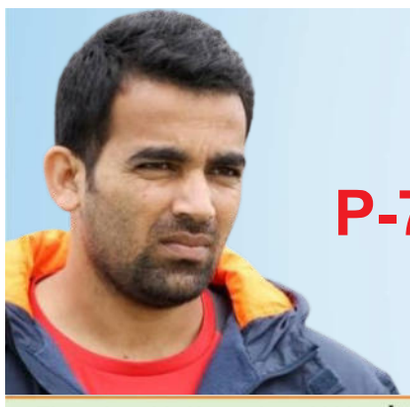

P-7

روزنامہ جنوبی سہارا بنگلورو

DAILY JUNUBI SAHAARA BENGALURU



P-6

Thursday 26 November 2026 | Pages - 8 | Rs. 5/- | Vol - 2 | Issue - 437 | RNI No.: KNURD/25/A2296 | dailyjunubisahaara@gmail.com | www.junubisahaara.com | جمعرات، ۱۵ / جمادی الثانی 1448

داعش کے رکن ہونے کے الزام میں گرفتار محمد وقار لون کی ضمانت عرضداشت منظور

دہلی ہائی کورٹ کا فیصلہ، جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی کی پیروی



نئی دہلی 25 / نومبر ممنوع دہشت گرد تنظیم داعش کے رکن ہونے اور جہادی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے الزامات کے تحت گذشتہ پانچ سالوں سے دہلی کی تہاڑ جیل میں قید محمد وقار لون نامی شخص کی آج دہلی ہائی کورٹ کی دورکنی بینچ نے مشروط ضمانت پر رہائی کی عرضداشت منظور کی۔ ملزم محمد وقار لون کا تعلق کشمیر سے ہے جبکہ اس کی گرفتاری 14 / اگست 2021 / کو عمل میں آئی تھی۔ قومی تفتیشی ایجنسی NIA نے ملزم کو سپلیمینٹری چارج شیٹ کی بنیاد پر گرفتار کیا تھا۔ ملزم کی ماضی میں تین مرتبہ ضمانت عرضداشت مسترد ہوچکی تھی جس کے بعد آج دہلی ہائی کورٹ نے ضمانت عرضداشت منظور کی۔ ملزم محمد وقار لون کے مقدمہ کی پیروی جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی نے کی۔ ملزم کی ضمانت عرضداشت پر ایڈوکیٹ مجاہد احمد اور ایڈوکیٹ عارف علی نے دہلی ہائی کورٹ میں بحث کی۔ ملزم پر الزام ہیکہ وہ دیگر ملزمین کے ساتھ ملکر مسلم نوجوانوں اور نومسلم لوگوں کی ذہین سازی کرتا تھا اور شوشل میڈیا کے ذریعہ مسلم نوجوان کو داعش میں شمولیت اختیار کرنے کے لیئے اکساتا تھا نیز جہاد کے تعلق سے لیٹریچر اور تقاریر سوشل میڈیا پر سرکولیٹ کرتا تھا۔ اس مقدمہ میں این آئی اے نے پورے ملک سے اعلی تعلیم یافتہ ملزمین کو گرفتار کیا تھا جس میں نومسلم مسلم نوجوان بھی شامل ہیں۔ دہلی ہائی کورٹ میں دوران سماعت ایڈوکیٹ مجاہد احمد نے عدالت کو بتایا تھا کہ ملزم گذشتہ تقریباً پانچ سال سے جیل میں مقید ہے اور یو اے پی اے قانون کی دفعہ 13 کے مطابق اگر ملزم پر جرم ثابت بھی ہوگیا تو ملزم کو سات سال سے زائد کی سزا نہیں دی جاسکتی ہے لہذا ملزم کو ضمانت پر رہا کیا جائے کیونکہ عدالت عظمی کی گائڈلائنس ہے کہ ایسے مقدمات میں جن میں سزائیں سات سال تک ہوسکتی ہے ملزم کو ضمانت پر رہا کیا جاسکتا ہے۔ ایڈوکیٹ مجاہد احمد نے عدالت کو مزید بتایا کہ استغاثہ نے ملزمین کے خلاف گواہی کے دینے کے لیئے 155 / سرکاری گواہوں کو نامزد کیا ہے جبکہ ابھی تک خصوصی این آئی اے عدالت میں صرف 35 / ہی سرکاری گواہان کی گواہی عمل میں آسکی ہے لہذا مقدمہ کی سماعت میں ہونے والی تاخیر سے ملزم کو حاصل بنیادی آئینی حقوق کی خلاف ورزی ہورہی ہے۔ ملزم محمد وقار لون کو ضمانت پر رہا کیئے جانے کی این آئی اے کے وکیل نے سخت لفظوں میں مخالفت کی اور عدالت کو بتایا کہ ملزم پر ملک میں دہشت گردانہ کارروائیاں انجام دینے کا سنگین الزام ہے اور ملزم مسلم نوجوانوں کی ذہین سازی کرکے انہیں جہاد کرنے پر اکسانے کی کوشش کرتا تھا لہذا ملزم کی ضمانت پر رہائی کی درخواست کو نامنظور کردینا چاہئے کیونکہ اس مقدمہ میں حالانکہ عدالت نے چارج فریم کیئے جانے کا حکم دیا ہے لیکن ابھی تک تمام ملزمین کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے۔ سرکاری وکیل نے عدالت کو مزید بتایا کہ ملزم پر کشمیر میں بھی مقدمات درج ہیں لہذا ملزم کی ضمانت عرضداشت منظور نہیں کی جانی چاہئے۔ فریقین کی بحث کے بعد استغاثہ د کے لائل مسترد کرتے ہوئے دہلی ہائی کورٹ کی دورکنی بینچ کے جسٹس پرتیبھا ایس سنگھ اور جسٹس وکاس نے ملزم محمد وقار لون کو مشروط ضمانت پر رہا کیئے جانے کے احکامات جاری کیئے۔

17 سال بعد موسیقار اسماعیل دربار کو ملا انصاف



سورت : 25 نومبر (ایجنسی) موسیقار اسماعیل دربار کی والدہ کی موت سے متعلق 2009 کے معاملے میں سورت کی ضلعی عدالت نے بڑا فیصلہ سناتے ہوئے ڈاکٹر پریش بھیجاوالا کو طبی غفلت کا قصوروار قرار دیا ہے۔ اس غفلت کے لیے انہیں 2 سال قید کی سزا بھی سنائی گئی ہے۔ عدالت نے اپنے فیصلہ میں تسلیم کیا کہ علاج کے دوران سنگین لاپروائی کے باعث 70 سالہ زیتون بی بی کی جان گئی تھی۔ تقریباً 17 سال تک جاری رہنے والی طویل قانونی لڑائی اور سماعت کے بعد آنے والا یہ فیصلہ اب سرخیوں میں ہے۔ شکایت کنندہ اور استغاثہ کے وکیل کیتن ریشم والا کی دلیلیں سننے کے بعد سورت کے ڈاکٹر پریش بھیجاوالا کو قصوروار ٹھہرایا گیا۔ اس فیصلہ کے بعد طبی شعبہ میں بھی خاصی بحث اور ہلچل دیکھنے کو مل رہی ہے۔

ایس آئی آر کے دوران ہوئی غلطیوں کی اصلاح کے لیے الیکشن کمیشن نے جاری کیں نئی ہدایات



نئی دہلی: 25 نومبر (ایجنسی) الیکشن کمیشن نے ووٹرلسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس ایس آر) کے دوران ووٹرلسٹ میں ممکنہ غلطیوں کو درست کرنے کے لیے آج نئی ہدایات جاری کی ہیں۔ بدھ (25 نومبر) کو جاری کیے گئے خط میں الیکشن کمیشن نے یکم جنوری 2027 کی 'اہلیت کی تاریخ' کی بنیاد پر ووٹرلسٹ میں نام، تاریخ پیدائش، رشتہ داروں کے نام، موبائل نمبر اور تصویر سمیت دیگر تفصیلات کی جانچ کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ غلطیاں پائے جانے پر بوتھ سطح کے افسران (بی ایل او) گھر گھر جاکر ووٹرز کی تصدیق کریں گے۔ ضرورت پڑنے پر ان سے دستخط شدہ فارم-8 حاصل کیا جائے گا۔ الیکشن کمیشن نے واضح کیا ہے کہ فارم-8 اور مقررہ طریقہ کار کے بغیر کوئی ترمیم نہیں کی جائے گی۔ خودکار شناخت کی بنیاد پر تبدیلیاں نہیں کی جائیں گی۔ یہ پورا عمل ای سی آئی نیٹ کے ذریعہ انجام دیا جائے گا۔ اس عمل کے لیے یکم جنوری 2027 کو 'اہلیت کی تاریخ' مقرر کی گئی ہے۔ اس قدم کا مقصد آئندہ انتخابات سے پہلے ووٹرز کے اعداد و شمار کی درستگی اور قابل اعتماد ہونے کو یقینی بنانا ہے۔ 25 نومبر کو جاری کردہ ہدایات میں الیکشن کمیشن نے مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، اتر پردیش، راجستھان، اڈیشہ، مغربی بنگال، تمل ناڈو، کرناٹک، گجرات سمیت کئی ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام خطوں کے چیف الیکٹورل افسران سے کہا ہے کہ وہ ووٹرز کی موجودہ تفصیلات کا خصوصی گہری نظرثانی کے عمل کے دوران جمع کیے گئے اعداد و شمار سے موازنہ کریں۔

بنگلورو کی شہری ترقی کے لیے جاپان کے ٹوکیو میڈ ٹاؤن روپا گی منصوبے کا کرناٹک وفد نے کیا مشاہدہ



ٹوکیو، 25 نومبر: (ایجنسی) کرناٹک کے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے وزیر صنعت ایم بی پاٹل اور ریاستی وفد کے ہمراہ جاپان کے معروف شہری ترقیاتی منصوبے ٹوکیو مڈ ٹاؤن روپا گی کا دورہ کیا۔ یہ منصوبہ جاپان کی ممتاز آرکیٹیکچر، انجینئرنگ اور شہری منصوبہ بندی کی کمپنی نکن سیکی کے اشتراک سے تیار کیا گیا ہے۔ دورے کے دوران وفد نے نکن سیکی کے سینئر ایگزیکٹیو آفیسر اور شعبہ عالمی کاروبار کے سربراہ واتارو تانا کا سے ملاقات کی۔ وہ اس منصوبے کی ماسٹر پلاننگ میں اہم کردار ادا کرچکے ہیں۔ وفد نے اس منصوبے کا تفصیلی مشاہدہ کیا کہ کس طرح تقریباً 25 ایکڑ پر مشتمل سابقہ دفاعی اراضی کو ایک جدید اور متحرک شہری مرکز میں تبدیل کیا گیا ہے۔ اس منصوبے میں دفتری عمارتوں، رہائشی سہولتوں، تجارتی مراکز، ہوٹلوں اور ثقافتی سرگرمیوں کے لیے جگہ فراہم کی گئی ہے، جبکہ تقریباً 50 فیصد رقبے کو کھلی جگہوں اور سرسبز علاقوں کے لیے محفوظ رکھا گیا ہے۔ ملاقات میں مربوط شہری منصوبہ بندی، عمودی تعمیرات، اراضی کے مؤثر استعمال، پیدل چلنے والوں کے لیے سازگار عوامی مقامات، بہتر عوامی ٹرانسپورٹ رابطوں اور اعلیٰ معیار کے شہری بنیادی ڈھانچے جیسے اہم موضوعات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ بتایا گیا کہ اس وسیع منصوبے کی تکمیل تقریباً 2,5 سے 3 سال کے عرصے میں کی گئی۔ کرناٹک کے وفد نے اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ جاپان کے شہری ترقیاتی تجربات اور جدید بنیادی ڈھانچے کے اصولوں کو بنگلورو کی اسٹریٹجک بازتعمیر اور مستقبل کے شہری ترقیاتی منصوبوں میں کس طرح بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔ اس دورے کا مقصد جاپان کے تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے بنگلورو میں مربوط، ماحول دوست، بہتر رابطہ جاتی سہولتوں سے آراستہ اور رہائش کے لیے موزوں شہری مراکز کی ترقی کے امکانات کا جائزہ لینا تھا۔

آسام کو نیا ایئرپورٹ، ہندوستان بنے گا کرین-بلڈوزر کا ہب

پی ایم مودی کی صدارت میں کابینہ کا اہم فیصلہ



نئی دہلی: 25 نومبر (ایجنسی) وزیر اعظم مودی کی صدارت میں بدھ (25 نومبر) کو کابینہ کی جانب سے کئی بڑے فیصلے لیے گئے، جس میں سب سے خاص آسام کو نئے گرین فیلڈ ایئرپورٹ کی منظوری ہے۔ کابینہ نے سلچر کے ڈولومیں نئے ایئرپورٹ کی منظوری دی ہے، جس کے لیے 2014 کروڑ روپے منظور کیے گئے ہیں۔ نیا سلچر ایئرپورٹ میزورم، تریپورہ، ناگالینڈ اور منی پور کے لیے ایک کنیکٹنگ پوائنٹ کا کام کرے گا۔ مجوزہ گرین فیلڈ ایئرپورٹ میں 12351 مربع میٹر کی ایک نئی ٹرمینل بلڈنگ اور 2705 میٹر 45 x میٹر کا رنوے ہوگا۔ یہ پیک ٹائم میں 800 مسافروں (400 آنے والے اور جانے والے) کو سالانہ 0.1 ملین مسافروں کو سنبھالنے کی صلاحیت رکھے گا۔ اس منصوبے کی تخمینہ لاگت 2014 کروڑ روپے ہے اور اس کا پورا خرچ ایئرپورٹس اتھارٹی آف انڈیا (اے اے آئی) اپنے اندرونی وسائل سے اٹھائے گی۔ یہ منصوبہ وادیٔ براک اور اس سے متصل شمال مشرقی خطے کو کنیکٹیویٹی فراہم کرے گا، جس سے سیاحت کو فروغ ملے گا۔ اس سے شمال مشرقی خطے کے خراب ہونے والے سامان (جیسے پھل-سبزیاں وغیرہ) کی مال برداری کو فروغ ملے گا۔ اس کے علاوہ دیگر اہم اعلانات بھی کیے گئے ہیں۔ این ایم سی میں کابینہ کے فیصلوں کی تفصیلات بتاتے ہوئے اشونی ویشنو نے کہا کہ ہندوستان کرین، بلڈوزر اور سرنگ کھودنے والی مشینوں کا مینوفیکچرنگ ہب بنے گا۔ کابینہ نے تعمیراتی اور بنیادی ڈھانچے سے متعلق آلات (سی آئی ای) کی تیاری کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے 11000 کروڑ روپے کے منصوبوں کو منظوری دی ہے۔ اس منصوبے کی مدت 8 سال (مالی سال 27-2026 سے 34-2033 تک) ہے۔ اس منصوبہ میں آلات کی 7 ایسی اقسام شامل ہیں جنہیں مکمل طور پر یا بڑی حد تک درآمد کیا جاتا ہے۔ ان میں ٹنل بورنگ مشینیں، آف-ہائی وے ٹرک، ایکسکیویٹر، کرین، لوڈر، پائلنگ رِگ اور ڈریجنگ مشینیں شامل ہیں۔ کابینہ نے کامراجار پورٹ لمیٹڈ میں دوسرے کنٹینر ٹرمینل کی تعمیر کو بھی منظوری دے دی ہے۔

امریکہ نے علی بابا کی ایک معاون کمپنی سمیت 7 کمپنیوں پر لگائی برآمدات کی پابندی



واشنگٹن : 25 نومبر (ایجنسی) امریکہ نے جدید کمپیوٹنگ آلات اور جدید ترین سیمی کنڈکٹر چپ کے غیر مجاز صارفین تک پہنچنے کے خدشے کے پیش نظر سنگاپور کی کمپنی میگا اسپیڈ اور علی بابا کی ایک معاون کمپنی سمیت 7 کمپنیوں پر برآمدات کی پابندی عائد کردی ہے۔ امریکی محکمۂ تجارت کے بیورو آف انڈسٹری اینڈ سیکورٹی (بی آئی ایس) نے ان کمپنیوں کو اپنی 'اینٹیٹی لسٹ' میں شامل کرلیا ہے۔ اس کے بعد امریکی برآمدی ضوابط کے دائرے میں آنے والی مصنوعات، ٹیکنالوجی اور آلات کی برآمد، دوبارہ برآمد یا منتقلی کے لیے خصوصی لائسنس حاصل کرنا لازمی ہوگا۔ محکمہ نے واضح کیا ہے کہ ایسے لائسنس کی درخواستیں عام طور پر مسترد کردی جائیں گی۔ یہ پابندیاں 23 نومبر سے نافذ ہوگئی ہیں، حالانکہ انہیں باضابطہ طور پر 25 نومبر کو امریکی فیڈرل رجسٹر میں شائع کیا گیا۔ پابندیوں کے دائرے میں سنگاپور کی میگا اسپیڈ انٹرنیشنل، سوفنٹ ڈاٹا اور اپیکس انٹرپرائز سولیوشنز، ملائیشیا کی ایم ایس فیوژن، پی ٹی میگا اسپیڈ انٹرنیشنل اور اسپیڈ میٹرکس کے علاوہ تھائی لینڈ میں میگا اسپیڈ کی سرگرمیاں بھی شامل ہیں۔ امریکی کارروائی کے بعد علی بابا نے اپنی ذیلی کمپنی اپیکس کو اس فہرست میں شامل کیے جانے پر اعتراض کیا ہے۔ دی وال اسٹریٹ جرنل کی رپورٹ کے مطابق کمپنی نے اس فیصلے کو غلط قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اپیکس نے امریکی پابندیوں کے دائرے میں آنے والی جدید چپ کسی بھی غیر مجاز فریق تک نہیں پہنچائی ہے۔

Gülshan گلشن
A COMPLETE FAMILY SHOP

حج HAJJ
عمرہ UMRAH



حج کی فرضیت ہو یا عمرہ کی سعادت، مرد و خواتین عازمین کیلئے
احرام کے علاوہ سامان سفر کی تمام ضروریات دستیاب ہیں



بچوں کے ریڈی میڈ گارمنٹس کیلئے ایک مکمل فیملی شاپ

برقعہ کاؤنٹر



ہمارے یہاں ڈیزائنر برقعہ کے علاوہ جدہ، بحرین، دوبئی کے امپورٹیڈ برقعے
اسکارف، اسٹول اور پاکستانی چادریں اور شلوار قمیص وغیرہ مناسب دام پر دستیاب ہیں۔

آپ لڑکی والے ہوں یا لڑکے والے شادی بیاہ کی ضرورت کی ہر چیز مہیا کرنے والا شہر بنگلور کا واحد شوروم

FOR BRIDES & GROOMS
- مردانہ ملبوسات سوٹنگ، شرٹنگ
- شیروانی، کرتہ، پائجامہ
- پرنس سوٹ
- ریڈی میڈ سوٹس وغیرہ.....



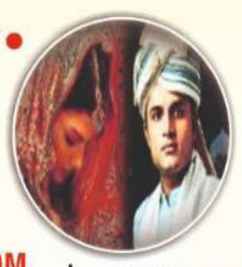

EXCLUSIVE SHOWROOM
- Suiting Shirtings
- Sherwani, Kurta Pyjama
- Prince Suit
- Readymade Suit etc.

بنارسی سلک ساڑیاں
کشمیری کام کی
خوبصورت ساڑیاں
شلوار قمیص، گھاگرا چولی
لاچہ، شلوار، سوٹ وغیرہ
*BANARSI SILK SARYAN
*KASHMIRI KAAM KI
KHUBSOORAT SARYAN
SHALWAR QAMEEZ
GHAGRA CHOLI*
LACHA*SHALWAR
*SOOT WAGHAIRAH



KIDS WEAR & JUST BORN
بچوں کے ریڈی میڈ ملبوسات کے علاوہ نوزائیدہ بچے کیلئے بھی تمام ضروری چیزیں دستیاب ہیں (Just Born)

فیشن سنٹر — گولڈ کورنگ کے شاندار زیورات
فیشن کارنر — دولہا اور دلہن کیلئے تمام ساز و سامان

LINEN CLUB MADE FOR THE DIFFERENT | Raymond | Ruddy Taylor | ARVIND FASHIONING POSSIBILITIES | Cut Pieces @ 50% Discount

ارونا چلم مدلیار روڈ، نزد اسلامی بیت المال شادی محل، شیواجی نگر، بنگلور-51
No. 93, ARUNACHALAM MUDALIAR ROAD, OPP. ISLAMI BAITULMAAL, SHIVAJINAGAR, BANGALORE-51
Ladies / Wedding Section : 7204089573/74 Men's Section : 7411016012
NOTE : WE HAVE NO OTHER BRANCHES ANYWHERE

RSK HERBAL
Estd. 1989

جوشاندہ راحت القلوب

یہ جوشاندہ دل کی رگوں میں جمے خون کو پگھلاتا ہے، خفقان، حول، وحشت، کولسٹرال اور ضعف قلب کو دور کرتا ہے۔ پیشاب کی جلن، دل اور گردوں کی سبھی بیماریوں سے چھٹکارا دلاتا اور وزن و بادی پن ختم کرتا ہے، بلند فشار خون کے مریضوں کے لئے بھی مفید ہے۔



Marketed By
RSK Herbal
248, 6th Cross, Gangondanahalli Main Road,
Near Chandra Layout, Bangalore – 560039

RSK Herbal
Mfg at: Khasra No. 27M, Ramnagar
(Sehrpur Khelmaw Road)
Roorkee-247665, Dist Haridwar, U.K (India)

080-2318 0000 / 080-2339 7836 9343712908

آن لائن آرڈر کرکے گھر بیٹھے منگوائیں amazon Flipkart meesho

Timing
Morning 10:30am to 2:00pm
& Evening 6:00pm to 9:00pm
(Friday Holiday)

حکماء حضرات اور ڈسٹی بیوٹر و ہول سیلر کیلئے خصوصی رعایت
کسی بھی بیماری کیلئے بالمشافہ مل سکتے ہیں یا آن لائن تشخیص کرا کر دوا منگوا سکتے ہیں

سرکاری اسکولوں میں کارپوریٹ طرز کی سہولتیں فراہم کرنے کا عزم

گورنمنٹ نیوٹاؤن اردو ہائی اسکول میں 50 لاکھ کی لاگت سے عمارت کا سنگ بنیاد، رکن اسمبلی نیم سرینواس ریڈی کا خطاب



محبوب نگر: 25 نومبر (عبدالاحد صدیقی) سرکاری اسکولوں میں زیر تعلیم غریب اور متوسط طبقہ کے طلبہ کو کارپوریٹ اسکولوں کے مساوی سہولتیں فراہم کرتے ہوئے معیاری تعلیم کی فراہمی حکومت کا اہم مقصد ہے۔ ان خیالات کا اظہار سرکاری وہپ و رکن اسمبلی محبوب نگر نیم سرینواس ریڈی نے کیا۔ وہ محبوب نگر کے نیو ٹاؤن گورنمنٹ ہائی اسکول (اردو) میں اقلیتی بہبود فنڈز کے تحت 50 لاکھ روپئے کی لاگت سے تعمیر کی جانے والی ملٹی پرپز عمارت کے سنگ بنیاد کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری اسکولوں کو تمام بنیادی سہولتوں سے آراستہ کرتے ہوئے طلبہ کے لیے بہتر تعلیمی ماحول فراہم کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ نئی عمارت میں ضرورت کے مطابق کلاس رومس کے علاوہ کمپیوٹر لرننگ سنٹر اور سائنس لیاب قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ مستقبل میں اضافی منزل اور لائبریری کی سہولت بھی فراہم کرنے کا منصوبہ ہے۔ انہوں نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ آئندہ تعلیمی سال کے آغاز تک عمارت کی تعمیر مکمل کرلی جائے۔ نیم سرینواس ریڈی نے کہا کہ اس اسکول میں تقریباً 500 طلبہ تعلیم حاصل کررہے ہیں، جن میں اکثریت غریب اور متوسط گھرانوں سے تعلق رکھتی ہے۔ مالی مشکلات کے باعث خانگی اسکولوں کی بھاری فیس ادا نہ کرپانے والے خاندانوں کے بچوں کو سرکاری اسکولوں میں ہی معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ چند مخصوص اسکولوں اور ہائسٹس تک ترقیاتی سہولتیں محدود رکھنے کے بجائے ہر سرکاری اسکول میں کلاس رومس، بیت الخلاء، کچن شیڈس، لائبریری اور لیاب جیسی بنیادی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ معیاری تعلیم کے لیے درکار تدریسی عملہ کی دستیابی بھی ضروری ہے۔ سرکاری اسکولوں پر والدین کا اعتماد بحال کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اساتذہ اپنی ذمہ داریاں پوری لگن سے انجام دیتے ہوئے طلبہ کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کریں۔ انہوں نے کہا کہ صحیح رہنمائی، نظم وضبط اور محنت کے ذریعہ سرکاری اسکولوں کے طلبہ بھی اعلیٰ مقام حاصل کرسکتے ہیں۔ رکن اسمبلی نے کہا کہ محبوب نگر میں طلبہ کی تعلیمی ترقی کے لیے نافذ کردہ ایجوکیشن والنٹیرس نظام کے مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں۔ والنٹیرس طلبہ کی اسکول میں باقاعدہ حاضری، تعلیم میں دلچسپی اور تعلیمی پیش رفت پر نظر رکھتے ہوئے انہیں رہنمائی فراہم کررہے ہیں۔ نوجوانوں کی جانب سے والنٹیرس کی حیثیت سے خدمات انجام دینا قابل ستائش ہے۔ اس نظام سے سرکاری اسکولوں میں طلبہ کی تعداد میں اضافہ اور تعلیمی معیار کو بہتر بنانے میں مدد مل رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ سال انٹرمیڈیٹ مکمل کرنے والے تقریباً 150 طلبہ کو انجینئرنگ، میڈیسن، ویٹرنری، اگریکلچر، بی فارمیسی اور ڈی فارمیسی جیسے پیشہ ورانہ کورسوں میں داخلے حاصل ہوئے، جو خوش آئند بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری اسکولوں کے طلبہ کو مناسب حوصلہ افزائی اور تعاون فراہم کیا جائے تو وہ اعلیٰ تعلیم کے میدان میں بھی نمایاں کامیابیاں حاصل کرسکتے ہیں۔ نیم سرینواس ریڈی نے دسویں جماعت کے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ آئندہ چار تا پانچ ماہ پوری محنت اور یکسوئی کے ساتھ تعلیم حاصل کرتے ہوئے بہترین نتائج حاصل کریں۔ موبائل فون اور سوشل میڈیا ریلز میں قیمتی وقت ضائع کرنے کے بجائے اپنی توجہ تعلیم پر مرکوز رکھیں۔ دسویں جماعت میں حاصل ہونے والی تعلیمی بنیاد مستقبل کی اعلیٰ تعلیم میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ انہوں نے نیوٹاؤن اسکول کے اساتذہ پر زور دیا کہ وہ صد فیصد کامیابی کے ساتھ ساتھ ہونہار طلبہ کو آئی آئی ٹی اور دیگر ممتاز تعلیمی اداروں میں داخلے دلانے کے لیے خصوصی توجہ دیں۔ اچھے نشانات حاصل کرنے کی صلاحیت رکھنے والے طلبہ کو اضافی کوچنگ اور تربیت فراہم کرتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ انہوں نے پرائمری اسکول میں طلبہ کی تعداد 170 تک پہنچانے پر ہیڈ ماسٹر اور اساتذہ کی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس کامیابی کے پیچھے اساتذہ کی مسلسل محنت شامل ہے۔ اساتذہ کا گھر گھر پہنچ کر والدین سے ملاقات کرنا اور بچوں کو اسکول بھیجنے کے لیے شعور بیدار کرنا قابل ستائش اقدام ہے۔ رکن اسمبلی نے یقین دیا کہ وہ وقتاً فوقتاً سرکاری اسکولوں کا دورہ کرتے ہوئے طلبہ اور اساتذہ کو درپیش مسائل سے واقفیت حاصل کریں گے اور ان کی یکسوئی کے ساتھ حل کے لیے اقدامات کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ کو بہتر بنیادی سہولتیں اور معیاری تعلیم فراہم کرنا ان کا بنیادی مقصد ہے۔ طلبہ کے روشن مستقبل کے لیے محنت کرنے والے تمام اساتذہ کو انہوں نے مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر موڈا چیئرمین لکشمن یادو، کانگریس کے سینئر قائد سراج قادری، ٹاؤن کانگریس پارٹی کے کارگزار صدر عظمت علی، کارپوریٹرس شبیر احمد، عویض، عمر کوتوال، طاہر، وٹھل ریڈی، قائدین فاروق حسین، معیر، میر شعیب، محمد ریاض الدین، اے ایم او ڈنکونڈو سرینواس، ایم ای او لکشمن نائک اور دیگر موجود تھے۔

کرسمس کی مبارکباد کیلئے باصلاحیت عیسائی افراد کو مدعو کیا گیا ہے: ڈسٹرکٹ کلکٹر کو یاسری ہرشا

پدا پلی: 25 نومبر (امتیاز علی نصرت) کرسمس تہوار 2026 کے موقع پر منعقد ہونے



والی کرسمس کی تقریبات کے ایک حصے کے طور پر تلنگانہ حکومت مسیحی افراد اور تنظیموں کو اعزاز سے نوازے گی جنہوں نے مختلف شعبوں میں بہترین خدمات اور ہنر کا مظاہرہ کیا ہے ضلع کلکٹر کو یاسری ہرشا نے بدھ کو ایک بیان میں کہا۔ 10 سال سے زائد عرصے سے سماجی، طبی، تعلیمی، ادبی، فن اور کھیل کے شعبوں میں بہترین خدمات اور ہنر کا مظاہرہ کرنے والے افراد سے نامزدگی قبول کی جائے گی، اور وہ تنظیمیں جنہوں نے 25 سال سے زائد عرصے سے طبی، تعلیمی اور سماجی شعبوں میں بہترین خدمات سرانجام دی ہوں، بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے تلنگانہ اسٹیٹ کرسچن (مینارٹیز) فائنانس کارپوریشن کے ذریعہ نامزدگیوں کو طلب کیا جارہا ہے، نامزدگی فارم تلنگانہ اسٹیٹ کرسچن (مینارٹیز) فائنانس کارپوریشن کے مینیجنگ ڈائرکٹر کے دفتر حیدرآباد یا ویب سائٹ www.tgcmfc.in سے ڈاؤن لوڈ کیے جاسکتے ہیں، مکمل شدہ نامزدگی فارمس کو ضلع اقلیتی آفیسر کے دفتر میں جمع کروائیں، نومبر 3 بجے تک ضلع کلکٹر نے اعلان میں کہا۔ اہل مسیحی افراد اور تنظیمیں اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور دیگر تفصیلات کے لیے فون نمبر 040-23391067 پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

اردو میڈیم اکیڈمک انسپکشن ٹیم کو اسکول ایجوکیشن ایپ میں شامل نہ کرنا محکمہ جاتی ناانصافی

اردو میڈیم کو مسلسل نظرانداز کرنا، اردو کی حق تلفی کی جارہی ہے: محمد معزالدین



سنگاریڈی: 25 نومبر (حافظ شیخ عارف) اردو میڈیم اکیڈمک پینل وزٹنگ انسپکشن ٹیم، ضلع سنگاریڈی کو اسکول ایجوکیشن ایپ School Education App میں اب تک شامل نہ کیے جانے پر انٹیاٹ ضلع سنگاریڈی نے شدید تشویش اور ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ انٹیاٹ ضلع صدر محمد معزالدین نے اپنے بیان میں کہا کہ انٹیاٹ کی جانب سے ضلع کلٹر اور ڈی ای او کو اردو میڈیم اکیڈمک پینل وزٹنگ انسپکشن ٹیم ضلع سنگاریڈی کو اسکول ایجوکیشن ایپ School Education App میں شامل کرنے کیل کئی مرتبہ تحریری یادداشت پیش کرنے کے باوجود اب تک اس پر عمل آوری نہیں کی گئی۔ اردو میڈیم کو مسلسل نظرانداز کرنا۔ اردو کے ساتھ ناانصافی اور اردو کی حق تلفی کی جارہی ہے۔ اردو میڈیم کے ذمہ داران اور محبان اردو میں مایوسی کی لہر پائی گئی ہے۔ جبکہ دیگر میڈیم کی اکیڈمک انسپکشن ٹیموں کو School Education App کے ذریعے اسکولوں کی نگرانی، معائنہ، رپورٹنگ اور تعلیمی مانیٹرنگ کی سہولت فراہم کی گئی لیکن اردو میڈیم اکیڈمک پینل ٹیم کو اس ایپ میں شامل نہ کرنا اردو میڈیم اسکولوں کے ساتھ غیر مساوی سلوک اور انتظامی عدم توجہی کا واضح مظہر ہے۔ محمد معزالدین نے کہا کہ اردو میڈیم اکیڈمک پینل ٹیم اسکولوں میں تدریسی عمل کی نگرانی، FLN مہارتوں کا جائزہ، کلاس روم مشاہدہ، اساتذہ کی رہنمائی، طلبہ کی تعلیمی کمزوریوں کی نشاندہی اور محکمہ تعلیم کی ہدایات پر عمل آوری کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ لیکن School Education App میں ٹیم کی عدم شمولیت کے باعث اسکول وزٹ کی تفصیلات درج کرنے، انسپکشن رپورٹس اپ لوڈ کرنے، تعلیمی مشاہدات پیش کرنے اور منظم مانیٹرنگ میں مشکلات پیدا ہورہی ہیں جس سے اردو میڈیم اسکولوں کو تعلیمی نقصان پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایک جانب محکمہ تعلیم تمام اسکولوں میں تعلیمی معیار کو بہتر بنانے، FLN پروگرام کو مضبوط بنانے اور تعلیمی نگرانی کو مؤثر بنانے کے لیے اقدامات کررہا ہے دوسری جانب اردو میڈیم اکیڈمک انسپکشن ٹیم کو بنیادی ڈیجیٹل سہولت سے محروم رکھنا ان اقدامات کے مقصد کو متاثر کرتا ہے۔ بار بار نمائندگی کے باوجود ضلعی سطح پر مسئلے کا حل نہ ہونا افسوسناک ہے اور اس سے اردو میڈیم کے تعلیمی امور کے تئیں عدم توجہی کا تاثر پیدا ہورہا ہے۔ ضلع صدر نے ریاستی پروجیکٹ ڈائریکٹر سمگر شکشا تلنگانہ سے مطالبہ کیا کہ سنگاریڈی ضلع کی اردو میڈیم اکیڈمک پینل وزٹنگ انسپکشن ٹیم کو فوری طور پر School Education App میں شامل کرکے اردو میڈیم کے بنیادی مسائل کی یکسوئی کی جاور دیگر میڈیم کی ٹیموں کے مساوی سہولتیں، ڈیجیٹل رسائی اور انتظامی تعاون فراہم کیا جائے۔ انہوں نے ضلع کلکٹر اور ضلع تعلیمی افسر سے بھی اپیل کی کہ اس مسئلے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے فوری حل کے لیے ضروری اقدامات کریں انہوں نے کہا کہ اردو میڈیم اسکولوں اور طلبہ کو تعلیمی نگرانی، ادارہ جاتی معاونت اور انتظامی سہولتوں کے معاملے میں کسی بھی صورت میں محروم نہیں رکھا جانا چاہیے۔ تمام میڈیم کے سرکاری اسکولوں کے ساتھ مساوی سلوک اور تعلیمی انصاف کو یقینی بنانا محکمہ تعلیم کی

زمینی مسائل کو زمین کے دوبارہ سروے کے ذریعے حل کیا جائے گا

عوام اندراما لائف انشورنس اسکیم سے استفادہ کریں: ضلع کلکٹر بھاویش مشرا



مدہول۔ (محمد حیدر) ضلع کلکٹر نرمل بھاویش مشرا نے آج حقہ مدہول کے دورہ کے موقع پر عہدیداران کو ہدایت دی کہ وہ فرائض کو بخوبی انجام دیتے ہوئے زمینی مسائل کو زمین کے دوبارہ سروے کے ذریعے حل کریں بھاویش مشرا نے کہا ہے کہ کسانوں اور عوام کے اراضی سے متعلق تمام دیرینہ مسائل کو زمین کے دوبارہ سروے (ری سروے) کے عمل کے ذریعے مستقل طور پر حل کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے شہریوں پر زور دیا کہ وہ حکومت کی جانب سے متعارف کرائی گئی اندراما فیملی لائف انشورنس اسکیم سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ ضلع کلکٹر نے چارشنبہ کے روز باسر منڈل کے موضع ساورگام کا دورہ کیا اور وہاں جاری زمین کے دوبارہ سروے کے عمل کا تفصیلی معائنہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ سروے کے کام کو شفاف طور پر بروقت مکمل کیا جائے تاکہ زمین مالکان کو کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس موقع پر کلکٹر نے عہدیداروں سے بات چیت کی اور سروے سے متعلق تفصیلات حاصل کیں۔ انہوں نے گاؤں میں زمین کے کل رقبہ، اب تک مکمل کیے گئے سروے اور دیگر متعلقہ امور کا جائزہ لیا۔ مزید برآں، سروے مکمل ہونے کے بعد تمام کسانوں تک اس کی تفصیلات بروقت پہنچا دی جائیں۔ بعد ازاں، ضلع کلکٹر نے گرام پنچایت دفتر میں لگائے گئے اندراما فیملی لائف انشورنس کیمپ کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر کلکٹر نے کیمپ میں کیے گئے انتظامات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے تمام شہریوں پر زور دیا کہ وہ ریاستی حکومت کی جانب سے نہایت مؤثر انداز میں نافذ کی جانے والی اندراما فیملی لائف انشورنس اسکیم سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ 18 سے 59 سال کی عمر کے تمام اہل افراد کو اس انشورنس اسکیم میں اپنا اندراج لازمی کروانا چاہیے تاکہ کسی ناگہانی صورت میں ان کے خاندان کو مالی تحفظ مل سکے۔

بیس بال ڈسٹرکٹ ٹیم منتخب



مریال گوڑہ: 25 نومبر (بورہان) مریال گوڑہ ٹاون سرکاری جونیر کالج گراونڈ میں ریاستی بیس بال ٹورنمنٹ حاضر ہونے والی نلگنڈہ ڈسٹرکٹ ٹیم کو منتخب کیا گیا۔ بلدیہ کونسلر کویتا وینو گوپال ریڈی کی نگرانی میں گراونڈ بیس بال ٹیم کی ۱۷۰ کھلاڑیوں میں بیس بال کھلا کر معیاری کھیل بتانے پر ٹیم کے ارکان کو منتخب کیا گیا۔ پروگرام میں کانگریس لیڈر وینو گوپال ریڈی، بیس بال اسوسی ایشن صدر، معتمد ملیش یادو، لکشمن یادو پھیز یکل عوام سے کئے گئے واعدے مکمل کرنے ایم سی پی آئی یو دھرنہ ڈائریکٹرس سوجاتہ، منجولا، پرتھوی، شیکھر، مورلی، مونیکا، پریمش دیگر موجود تھے۔



مریال گوڑہ: 25 نومبر (بورہان) ریاستی حکومت اقتدار میں آنے سے قبل عوام سے کئے گئے واعدوں مکمل عمل کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے ایم سی پی آئی یو کے جانب سے مقامی تحصیلدار دفتر کے روبرو دھرنہ کرکے نائب تحصیلدار رجنی کانت کو یادداشت پیش کیا گیا۔ اس موقع پر ایم سی پی آئی یو قائدو سکولا ٹمایات کرتے ہوئے کہا کہ ۶ گیارنٹیس، ۴۲۰ واعدے مکمل عمل کرنے کانگریس حکومت ناکام ہوگئی ہے۔ عوام سے کئے گئے واعدوں عمل کرنے تک ایم سی پی آئی یو احتجاج جاری رکھیگی۔ دھرنہ میں ایم سی پی آئی یو ضلع سیکرٹری سیدما، جوائنٹ سیکرٹری کاشی، بھرت دیگر موجود تھے۔

سڑک کو مختلف پیمائش سے توسیع کرنے پر تاجروں کو اعتراض

چیمبر آف کامرس کے صدر مکل کشور سارڈا

پدا پلی۔ 24/نومبر (امتیاز علی نصرت) پدا پلی شہر میں سڑک کو توسیع کرنے کا کام تنازعہ کا باعث بنا ہے۔ چیمبر آف کامرس کے صدر مکل کشور سارڈا نے الزام لگایا کہ ہائی کورٹ کے احکامات کے باوجود متاثرین کو پیشگی اطلاع دیئے بغیر سڑک کو 55 سے 60 فٹ تک چوڑا کرنے کے نام پر جائیدادیں مسمار کی جارہی ہیں۔ منگل کو انہوں نے ان تاجروں کے ساتھ احتجاج کیا جو اپنی جائیدادوں سے محروم ہورہے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ موجودہ 18 فٹ سیمنٹ روڈ کا سائنسی طور پر دوبارہ سروے کرکے اسے 40 فٹ تک چوڑا کرنے پر انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ انہوں نے پہلے 80 فٹ، پھر 60 اور آخر میں 55 فٹ سڑک جیسی مختلف پیمائشیں دے کر الجھن پیدا کرنے پر حکام کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پوسٹ آفس کے سامنے کچپو چندریا کے گھر تک جو پیمائش کا طریقہ لیا گیا تھا اسے تمام علاقوں میں لاگو کیا جائے اور سب کے ساتھ یکساں انصاف کیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ جن لوگوں کی جائیدادیں ضائع ہورہی ہیں انہیں نوٹس اور معاوضہ فراہم کیے بغیر مسمار کرنا درست نہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ متاثرین کو رولز کے مطابق انصاف فراہم کرنے کے بعد ہی کام شروع کیا جائے۔ مکمل کشور نے الزام لگایا کہ میونسپل کمشنر اور پولیس نے توسیعی کام کے طریقہ کار پر سوال اٹھانے پر ان پر دباؤ ڈالا اور انہیں پولیس اسٹیشن بلا کر ان کی توہین کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ حکام کے لیے یہ نامناسب ہے کہ وہ چیمبر آف کامرس کا نام استعمال کریں، جو تاجروں کی فلاح و بہبود کے لیے قائم کیا گیا تھا نا کہ اس خیال کو فروغ دینے کے لیے کہ تاجروں نے رضا کارانہ طور پر اپنی جائیدادیں چھوڑنے پر رضامندی ظاہر کی تھی۔ اس تناظر میں انہوں نے اعلان کیا کہ انہوں نے تنظیم کی رجسٹریشن منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ عمل مکمل ہوتے ہی وہ صدر کے عہدے سے مستعفی ہو جائیں گے۔ اس احتجاج میں اوونوری کرن، اڈیچرلا راجویر، نندی پرکاش اٹل، نارائن داس تیواری، ایلنکی ستیہ نارائنا، نارلاسری نواس، عبدالمجید، عادل، شیام سندر اور دیگر نے حصہ لیا۔

عوام میں مالیاتی شمولیت کی اسکیمات سے متعلق شعور بیدار کیا جائے

ہر شہری کے پاس بینک کھاتہ ہونا ضروری ہے: میونسپل کمشنر ملیکا رجن



سدی پیٹ: 25 نومبر (محمد جانی/جنوبی سہارا) سدی پیٹ کے وچنچی کلا نیلائم میں یونین بینک کی ریجنل شاخ کے زیر اہتمام مالیاتی شمولیت کی اسکیمات پر مکمل عمل آوری سے متعلق شعور بیداری پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں سدی پیٹ میونسپل کمشنر ملیکا رجن نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ ابتداء میں یونین بینک کے ریجنل ڈائریکٹر سرینواس اور ضلع آڈٹ آفیسر جئے شری کے ہمراہ پروگرام کا افتتاح کیا گیا۔ اس موقع پر میونسپل کمشنر ملیکا رجن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شہر کے ہر فرد کے پاس بینک کھاتہ ہونا چاہئے۔ عوام میں بینکنگ خدمات سے متعلق شعور بیدار کرنے کے لیے مؤثر پروگرام منعقد کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ بینک کھاتوں کے ذریعہ بیمہ، شخصی قرض، کسانوں کے قرض اور مکانات کی تعمیر کے لیے قرض سمیت کئی سہولتوں سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے آر پی پیز کو مشورہ دیا کہ حکومت کی جانب سے متعارف کردہ مالیاتی اسکیمات کے فوائد ہر مستحق فرد تک پہنچانے کے لیے اقدامات کریں۔ اس پروگرام میں میپما پی ڈی ہنمنت ریڈی، نابارڈ کے عہدیدار نکھیل ریڈی، یونین بینک کے منیجرس، میپما کے شہری عہدیداران سنتوشی ماتا، جیوتی اور شہری آر پی پیز نے شرکت کی۔

نارائن پیٹ میں مجلس کی جانب سے اندرما فیملی لائف انشورنس اسکیم کا رجسٹریشن، نئے راشن کارڈس کی تقسیم



نارائن پیٹ 25/نومبر (محمد ارشد فیصل) تلنگانہ حکومت کی جانب سے شروع کردہ 'اندرما فیملی لائف انشورنس اسکیم' کے تحت اہل خاندانوں کو مالی تحفظ فراہم کرنے کے مقصد سے نارائن پیٹ میں رجسٹریشن ڈیسک کے آغاز کیا گیا ہے۔ اس اسکیم کے تحت ہر خاندان کو 5 لاکھ روپے تک کا لائف انشورنس تحفظ فراہم کرنے کی سہولت دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں مجلس اتحاد المسلمین نارائن پیٹ کے صدر و رکن بلدیہ 23 محمد تقی چاند کی جانب سے آج صبح 10 بجے درگاہ روڈ پاپا چھلا کے قرب پر رجسٹریشن ڈیسک کا آغاز کیا گیا۔ محمد تقی چاند نے تمام اہل خاندانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس موقع سے استفادہ کرتے ہوئے رجسٹریشن کروائیں اور ضروری درخواستیں جمع کریں، تاکہ سرکاری اسکیم کے تحت حاصل ہونے والے مالی تحفظ سے مستفید ہوسکیں۔ انہوں نے اہل افراد سے اس موقع کو ضائع نہ کرنے کی اپیل کی۔ اس موقع پر بلدی عہدیدار نریندر گوڑ، غوشیہ سلطانہ، پریمشوری آر پیس کے علاوہ کثیر تعداد میں عوام موجود تھے علاوہ ازیں مجلس صدر و رکن بلدیہ محمد تقی چاند کے ہاتھوں نئے ڈیجیٹل راشن کارڈس مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر یوسف چاند، الیاس پٹیل، تاج الدین شاہ پوری، سید خواجہ معین الدین و دیگر موجود تھے۔

اہل ووٹرس 30 نومبر تک اینومریشن فارم جمع کروائیں: ضلع کلکٹر آشیش سنگوان

ایس آئی آر 2026 کے تحت ووٹر فہرست میں نام درج کروانے کا ایک اور موقع



کامارپڈی، 25/نومبر (سید کوثر علی کی رپورٹ) کامارپڈی ضلع کلکٹر آشیش سنگوان نے کہا کہ ووٹرس کی خصوصی جامع نظر ثانی (SIR-2026) پروگرام کے تحت مسودہ ووٹر فہرست میں نام درج نہ ہونے والے اہل ووٹرس کو حتمی ووٹر فہرست میں اپنے نام شامل کروانے کے لیے الیکشن کمیشن آف انڈیا کی جانب سے ایک اور موقع فراہم کیا گیا ہے۔ انہوں نے اہل ووٹرس سے اپیل کی کہ وہ اس موقع سے بھرپور استفادہ کریں۔ بدھ کے روز کلکٹریٹ میں تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کے ساتھ منعقدہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ضلع کلکٹر نے کہا کہ بعض اہل ووٹرس کو اینومریشن فارم جاری کیے جانے کے باوجود غیر حاضری یا رہائش کی تبدیلی جیسے اسباب کی وجہ سے ان کے نام مسودہ ووٹر فہرست میں شامل نہیں ہوسکے ہیں۔ ایسے ووٹرس کو اب اپنے نام حتمی فہرست میں درج کروانے کا موقع دیا گیا ہے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ متعلقہ بوتھ سطح کے عہدیداروں (BLO)، اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز (AERO) اور الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز (ERO) سے رجوع کرتے ہوئے مقررہ اینومریشن فارم جمع کروائیں۔ ضلع کلکٹر نے واضح کیا کہ اہل ووٹرس 30 نومبر 2026 سے قبل کسی بھی تاخیر کے بغیر مقررہ طریقہ کار کے مطابق اپنی درخواستیں جمع کروائیں اور ووٹر فہرست میں نام درج کروانے کے اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اس اجلاس میں ایڈیشنل کلکٹر (ریونیو) وکٹر، کامارپڈی تحصیلدار، کلکٹریٹ الیکشن سپرنٹنڈنٹ کے علاوہ تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے نمائندے، قائدین اور دیگر عہدیداران موجود تھے۔

کریم نگر میں شادی کے رشتوں کیلئے آمنے سامنے پروگرام

کریم نگر: 25 نومبر (نثار احمد پروانہ) کریم نگر میں شادی کے رشتوں کے لئے، آمنے سامنے " رشتوں کے پروگرام کا انعقاد عمل میں لایا گیا شیخ لیاقت علی وارثی کنوینر،، جہیز مخالف تحریک کریم نگر کی اطلاع کے بموجب شہر کریم نگر کی عوام الناس اور دیگر اضلاع کے عوام سے گزارش کی جاتی جبکہ وہ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کے رشتوں کیلئے اور دیگر رشتوں کے لئے بتاریخ 9 2 نومبر 2006 بروز اتوار بوقت 10 بجے دن بمقام میٹرو فنکشن ہال کشمیر گڈو میں، آمنے سامنے پروگرام منعقد کیا جارہا ہے اس موقع پر دوسری شادی کے رشتوں کے لئے بھی آمنے سامنے پروگرام میں حصہ لے سکتے ہیں خواہش مند حضرات اپنا Bio "Data بائیو ڈاٹا کے ساتھ پابند وقت تشریف لائیں ۔ اور اپنا رجسٹریشن (Registration) قبل از وقت کروالیں تو مناسب ہوگا دیگر معلومات کے لئے لیاقت علی وارثی کنوینر سے فون نمبر 9100649215 پر رابطہ کریں۔

رول پلے مقابلوں میں نارائن پیٹ ضلع کو دوسرا انعام



نارائن پیٹ 25/نومبر (محمد ارشد فیصل) تلنگانہ ریاستی تعلیمی تحقیق و تربیتی کونسل (SCERT) کے شعبۂ تعلیم آبادیات کے زیر اہتمام حیدرآباد میں منعقدہ ریاستی سطح کے رول پلے مقابلوں میں نارائن پیٹ ضلع کی طالبات نے شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے دوسرا انعام حاصل کیا اور ضلع کا نام روشن کیا۔ تفصیلات کے مطابق تعلیمی سال 2026-27 کے پروگرام کے تحت 25 نومبر کو حیدرآباد کے ایس سی ای آر ٹی کیمپس واقع گوداوری آڈیٹوریم میں ریاستی سطح کے رول پلے مقابلوں کا انعقاد عمل میں آیا۔ ان مقابلوں میں ضلع سطح پر اول مقام حاصل کرنے والی نارائن پیٹ ضلع کی ٹیم نے اپنی صلاحیتوں کا بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے ریاستی سطح پر دوسری پوزیشن حاصل کی۔ کے جی بی وی مریکل کی نویں جماعت کی طالبات بی۔ ابھینوی، جی۔ کسم، وی۔ نندنی، وی۔ ویشالی اور پی۔ پریانکا نے ان مقابلوں میں حصہ لے کر یہ نمایاں کامیابی حاصل کی۔ طالبات کی اس کامیابی میں ان کی گائیڈ ٹیچر محترمہ مانسا کی تربیت اور رہنمائی نے اہم کردار ادا کیا۔ اس کامیابی پر ضلع تعلیمی افسر ڈاکٹر ایم۔ گووند راجو نے طالبات کو خصوصی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی سطح پر ضلع کے لیے اعزاز حاصل کرنا باعث مسرت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے مقابلے طلبہ و طالبات میں تخلیقی صلاحیتوں، سماجی شعور، اظہار خیال اور خود اعتمادی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے طالبات کی محنت، لگن اور باہمی تال میل کی ستائش کرتے ہوئے مستقبل میں مزید کامیابیاں حاصل کرنے کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ضلع اکاڈمک مانیٹرنگ آفیسر (AMO) ودیا ساگر، جی ای سی او محترمہ سنگیتا اور کے جی بی وی ماریکل کے ہیڈ ماسٹر نے بھی طالبات اور گائیڈ ٹیچر مانسا کو مبارکباد پیش کی۔ ضلع تعلیمی حکام اور اساتذہ نے اس کامیابی پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اسے ضلع کے لیے باعث فخر قرار دیا۔

باسر میں شیخ ابراہیم کا مکان اچانک جل کر خاکستر

بیٹی کی شادی کیلئے جمع شدہ رقم اور چار تولے سونا آگ کی نظر

مدہول: 25 نومبر (محمد حیدر/جنوبی سہارا) تعلقہ مدہول کے باسر میں واقع رویندر پور کالونی (ریلوے اسٹیشن) قریب برقی شارٹ سرکٹ کے باعث پیش آئے بھیانک آتشزدگی کے واقعہ میں ایک خاندان کی خوشیوں کو ماتم میں تبدیل کردیا۔ تفصیلات کے مطابق شیخ ابراہیم باسر کے مکان میں اچانک برقی شارٹ سرکٹ کے نتیجے میں آگ بھڑک اٹھی، جس نے دیکھتے ہی دیکھتے مکان میں موجود سامان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس حادثہ میں بیٹی کی شادی کے لیے بڑی محنت سے جمع کئے گئے 10 لاکھ روپے نقد اور چار تولے سونا جل کر خاکستر ہوگئے بتایا جاتا ہے کہ متاثرہ خاندان نے بیٹی کی شادی کے اخراجات کے لیے یہ رقم اور زیورات محفوظ رکھے تھے، تاہم ایک اچانک حادثے نے ان کی برسوں کی جمع پونجی کو لمحوں میں برباد کردیا۔ واقعہ کے بعد خاندان پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا اور انہیں بھاری مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ فائر بریگیڈ اور مقامی لوگوں کی مدد سے آگ پر بڑی مشقات کے بعد قابو پایا گیا اطلاع عام ہونے کے بعد عوامی حلقوں میں افسوس کا ماحول پایا گیا۔

فاتحہ سویم

حیدرآباد 25 نومبر (راست) محترمہ یوسف بیگم صاحبہ، زوجہ محمد حسین خان مرحوم، ساکن نزد انمول ہوٹل کمہار واڑی عیدی بازار کا منگل 24 نومبر کو اچانک انتقال ہوگیا نمازِ جنازہ چہارشنبہ 25 نومبر کو بعد نمازِ ظہر جامع مسجد قباء میں ادا کی گئی اور تدفین قبرستان چونے کی بھٹی املی بن یاقوت پورہ میں عمل میں آئی فاتحہ سویم بروز جمعہ 27 نومبر، بعد نمازِ عصر مسجدِ قباء مدینہ نگر میں مقرر ہے، پسماندگان میں 4 فرزندان اور 3 دختران شامل ہیں مزید تفصیلات کے لئے فون پر 9642699901,9391779112 پر ربط پیدا کیا جاسکتا ہے۔

انتقال

یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ حیدرآباد کے مشہور و معروف سلفی عالم دین مولانا محمد عارف الدین کلیم عمری مدنی حیدرآبادی (سرپرست



جمعیت ابنائے قدیم جامعہ دارالسلام عمرآباد) کا 25 نومبر بروز چہارشنبہ مختصر علالت کے بعد

انٹر بورڈ کو یکطرفہ طور پر اسکول ایجوکیشن میں ضم کرنے کا فیصلہ قابل قبول نہیں

صرف 18 منڈلوں کو خشک سالی سے متاثرہ قرار دینا کافی نہیں کے کویتا کی پریس کانفرنس

نظام آباد/حیدرآباد: 23 نومبر (سید مقبول): تلنگانہ رکشنا سینا کی سربراہ کلوا کنٹلہ کویتا نے کہا کہ انٹرمیڈیٹ بورڈ کو اسکول ایجوکیشن میں ضم کرنے کے یکطرفہ فیصلہ کو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس معاملہ میں حکومت کو چاہئے کہ پہلے والدین، جونیر کالجس، اسکولس انتظامیہ اور ماہرین تعلیم سے مشاورت کرے اور ان کے تمام شبہات کو دور کرنے کے بعد ہی کوئی فیصلہ لے۔ انہوں نے کہا کہ انٹرمیڈیٹ بورڈ کے انضام کے حوالے سے حکومت کو ہر پہلو پر واضح موقف پیش کرنا چاہئے۔ نظام آباد میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے کلوا کنٹلہ کویتا نے کہا کہ نظام آباد ضلع میں 18 منڈلوں کو خشک سالی سے متاثرہ قرار دینے کی بات کہی جارہی ہے، لیکن ان منڈلوں کو کس قسم کی امداد فراہم کی جائے گی، اس بارے میں کوئی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ صرف ان 18 منڈلوں ہی نہیں بلکہ دیگر کئی منڈلوں میں بھی پینے کے پانی کی قلت کا مسئلہ درپیش ہے۔ لہٰذا حکومت کو ایک مرتبہ پھر سروے کروانا چاہئے اور خشک سالی سے متاثرہ منڈلوں کی ایک نئی فہرست جاری کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ خشک سالی کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے کسانوں کے لئے مناسب منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ حکومت، کسانوں کو کم پانی والی فصلیں کاشت کرنے کا مشورہ تو دے رہی ہے لیکن یہ نہیں بتارہی کہ کونسی فصلوں کی کاشت کی جائے۔ اس کے علاوہ یہ بھی واضح نہیں کیا جارہا ہے کہ کسانوں کی جانب سے ان فصلوں کی پیداوار کس قیمت پر خریدی جائے گی۔ کسانوں کو سبسیڈی اور یوریا کی فراہمی کے معاملہ میں بھی حکومت کی جانب سے کوئی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ کویتا نے کہا کہ حکومت کی جانب سے من مانی طور پر برقی کٹوتیاں کی جارہی ہیں۔ ایسی صورتحال میں کسان برقی سربراہی پر بھروسہ کرتے ہوئے فصلیں کاشت کرنے کے موقف میں نہیں ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ محکمہ زراعت کے عہدیداروں اور عوامی نمائندوں کے درمیان تال میل پیدا کرتے ہوئے کسانوں کو تمام امور پر واضح رہنمائی فراہم کرے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ خشک سالی کی صورتحال میں کسانوں کی زیادہ سے زیادہ مدد کرنے کی ذمہ داری مرکز پر عائد ہوتی ہے لیکن بی جے پی کے ارکان پارلیمنٹ اس مسئلہ پر ایک لفظ بھی نہیں بول رہے ہیں اور نہ ہی مرکز سے کوئی مالی امداد لا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 16 ویں فینانس کمیشن کے فنڈس بھی موصول نہ ہونے کے باعث سرپنچوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔ مقامی رکن پارلیمنٹ اروند کو مرکز سے نمائندگی کرتے ہوئے 16 ویں فینانس کمیشن کے فنڈس کی اجرائی کو یقینی بنانا چاہئے۔ کویتا نے کہا کہ ایک طرف مرکز میں برسر اقتدار جماعت کے قائدین پدیاترا کررہے ہیں تو دوسری طرف ریاست میں برسر اقتدار جماعت کے قائدین اجلاس منعقد کررہے ہیں لیکن عوامی مسائل پر کوئی توجہ نہیں دی جارہی ہے۔ انہوں نے تمام سیاسی جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ پہلے زمینی سطح پر عوام کے مسائل کا جائزہ لیں اور انہیں حل کرنے پر توجہ دیں۔ انٹرمیڈیٹ تعلیم کو اسکول ایجوکیشن میں ضم کرنے کے مجوزہ فیصلہ پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تلنگانہ رکشنا سینا اس فیصلہ کی مخالفت کرتی ہے۔ حکومت کو سب سے پہلے والدین، کالجس، اسکولس انتظامیہ اور ماہرین تعلیم کے ساتھ تفصیلی تبادلۂ خیال کرنا چاہئے۔ انہوں نے سوال کیا کہ آیا اسکول کی تعلیم کو انٹرمیڈیٹ تعلیم میں ضم کیا جائے گا یا انٹرمیڈیٹ تعلیم کو اسکول ایجوکیشن میں شامل کیا جائے گا، اس بارے میں حکومت کو وضاحت کرنی چاہئے۔ اسی طرح لیبارٹریز، بنیادی سہولتوں اور تدریسی عملے کے حوالے سے بھی واضح تفصیلات فراہم کی جانی چاہئیں۔ کویتا نے کہا کہ فی الحال والدین انٹرمیڈیٹ تعلیم کے لئے تین سے چار لاکھ روپئے تک خرچ کررہے ہیں۔ اگر نویں، دسویں، گیارہویں اور بارہویں جماعتوں کو یکجا کیا جاتا ہے تو والدین پر فیسوں کا مزید بوجھ پڑنے کا خدشہ ہے۔ حکومت کو یہ بھی واضح کرنا چاہئے کہ آیا موجودہ سرکاری تعلیمی نظام کو متوازی طور پر فروغ دیا جائے گا اور کیا کارپوریٹ تعلیمی اداروں کی فیسوں پر کنٹرول کیا جائے گا۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان تمام امور پر وضاحت اور متعلقہ فریقین سے مشاورت کے بغیر اگر من مانی طور پر انٹرمیڈیٹ بورڈ کو اسکول ایجوکیشن میں ضم کرنے کا فیصلہ کیا جاتا ہے تو تلنگانہ رکشنا سینا اسے ہرگز قبول نہیں کرے گی۔



سینئر کانگریس قائد جناب ایس کے افضل الدین سخت علیل

نمس ہاسپٹل میں شریک، عامتہ المسلمین سے دعاؤں کی درخواست

حیدرآباد 25 نومبر (نیوز فیرسرویس) سینئر کانگریس قائد جناب ایس۔ کے افضل الدین سابق نائب صدرنشین اے پی اردو اکیڈیمی ان دنوں سخت علیل ہیں۔ انکی سخت علالت کی وجہ سے نہایت ناتوان کمزور و لاغر ہوگئے ہیں۔ ایک ہفتہ سے انھیں غذا نہی چل رہی ہے۔ وہ اپنی رہائش گاہ ملے پلی میں ایک خانگی ڈاکٹر کے زیر علاج تھے۔ منگل 24 نومبر کو دوپہر انھیں تشو یشناک حالت میں نمس ہاسپٹل پنجہ گٹ میں شریک کردیا گیا۔ وہ ڈاکٹر ابھینندن آر ایم او، ڈاکٹر چرن کے علاوہ ڈائریکٹر ہاسپٹل ڈاکٹر راہول دیوراج کی راست نگرانی میں نمس ہاسپٹل کی پہلی منزل پر بیڈ نمبر 82 میں زیر علاج ہیں۔ انکے ورفرزند جناب محمد مبین نے عامتہ المسلمین سے انکے والد محترم کیلئے خصوصی دعاؤں میں مکمل صحت یابی کیلئے دعا کرنیکی درخواست کی ہے۔ مسٹر وی۔ ہنمنت راؤ سینئر کانگریس لیڈر سابق ایم پی و مشیر حکومت تلنگانہ نے جناب ایس۔ کے افضل الدین کانگریس لیڈر کی صحت یابی کیلئے مسلسل فون پر ربط میں ہیں۔ انھوں نے نمس ہاسپٹل کے ڈائریکٹر کو جناب ایس۔ کے افضل الدین سینئر کانگریس لیڈر کی تیزی سے صحت یابی کیلئے مسلسل توجہ دلا رہے ہیں۔ مزید تفصیلات کیلئے فون نمبر 8801488665 پر ربط پیدا کرسکتے ہیں۔

دیہی علاقوں کی ترقی کیلئے متحرک مسائل کی یکسوئی ناگزیر، موضع چونڈی کا رکن اسمبلی مدہول پوار رامارا ؤ پٹیل کا دورہ

بھینسہ۔25 نومبر (سید جاوید ساحل رجنوبی سہارا) مواضعات کی ترقی میں ملک کی ترقی پوشیدہ ہے کیونکہ گاؤں ترقی کرینگے تو ملک بھی تیزی کے ساتھ ترقی کرے گا۔ اس لیئے حلقہ مدہول کے ہرگاؤں کی گاؤں کی ترقی کیلئے حکومت سے نمائندگیاں کی جارہی ہے اور بڑے پیمانے پر فنڈس کی منظوری کرواتے ہوئے فلاحی اور سہولتوں کے اقدامات کیئے جارہے ہیں۔ ان



خیالات کا اظہار رکن اسمبلی مدہول پوار رامارا ؤ پٹیل نے آج موضع چونڈی کا دورہ کرتے ہوئے عوامی مسائل سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد یہاں منعقدہ ایک اجلاس کو مخاطب کرنے کے دوران کیا۔ اس موقع پر رکن اسمبلی مدہول پوار رامارا ؤ پٹیل نے دیہی عوام پر زور دیا کہ وہ اپنے اپنے مواضعات کی ترقی کیلئے اتحاد و اتفاق کے ساتھ کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہمیشہ سے ہی مواضعات کی ترقی کیلئے کوشاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ کام کریں گے تاکہ حکومت کی طرف سے متعارف کروائی گئی اسکیمیں تمام گاؤں والوں تک پہنچیں۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت ای جی ایس کے ذریعہ دیہات کی ترقی کے لئے فنڈز منظور کررہی ہے۔ بعد میں۔ انہوں نے کہا کہ حلقہ مدہول کے تمام مواضعات کی ترقی اور عوام کو ہر ممکنہ سہولتوں کی فراہمی کیلئے وہ اپنے ابتداء سے ہی متحرک ہیں اور ائے دن ترقیاتی کاموں کے مرکزی اور ریاستی حکومت سے نمائندگیاں کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ سہولتوں کی فراہمی کے اقدامات کررہے ہیں۔ رکن اسمبلی مدہول عوام کو مشورہ دیا کہ اپنے زرعی کھیتوں تک جانے والی سڑکوں کی تعمیر کے لیے روزگار کی ضمانت اسکیم (ایمپلائمنٹ گارنٹی اسکیم) کے فنڈز کا استعمال کریں۔ اس تقریب میں مقامی قائدین اور دیگر ذمہ داران، سرپنچ اور مقامی قائدین اور عوام کی کثیر تعداد موجود تھی۔

سینئر صحافی کے وراحت علی صدر تلنگانہ یونین آف ورکنگ جرنلسٹ (TUWJ(IJU کو ڈکشن وکاس 2026 ایوارڈ سے نوازا گیا

حیدرآباد/کاماریڈی: 23 نومبر (سید کوثر علی/جنوبی سہار) صحافت اور سماجی خدمات کے میدان میں کئی دہائیوں سے نمایاں خدمات انجام دینے والے تلنگانہ اسٹیٹ ورکنگ جرنلسٹس یونین (ٹی یو ڈبلیو جے (کے ریاستی صدر سینئر صحافی کے۔ وراحت علی کو باوقار " دکشن وکاس "2026 ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ جنوبی ہند کے مختلف شعبوں میں غیر معمولی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے نمایاں مقام حاصل کرنے والی 12 ممتاز شخصیات کو ایک قومی میڈیا ادارے کی جانب سے یہ ایوارڈ پیش کیے گئے۔ صحافت اور سماجی شعبوں میں وراحت علی کی طویل



عرصے سے جاری خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں اس باوقار اعزاز کے لیے منتخب کیا گیا۔ بدھ کے روز حیدرآباد کے بنجارہ ہلز میں واقع ریڈسین بلو ہوٹل میں قومی میڈیا ادارے کے زیر اہتمام منعقدہ خصوصی تقریب میں ریاستی وزیر زراعت و مارکٹنگ تملا ناگیشور راؤ اور ریاستی وزیر آبپاشی و امورِ آب پاشی اتم کمار ریڈی کے ہاتھوں وراحت علی نے یہ ایوارڈ حاصل کیا۔ کئی دہائیوں سے صحافتی اور سماجی میدان میں سرگرم وراحت علی کو قومی میڈیا ادارے کی جانب سے اس باوقار اعزاز سے نوازا جانا تلنگانہ کی صحافتی برادری کے لیے باعثِ فخر قرار دیا جا رہا ہے۔ اس تقریب میں تلنگانہ اسٹیٹ مینارٹی ریسیڈنشیل ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشنز کے وائس چیئرمین فہیم قریشی، تلنگانہ اسٹیٹ وقف بورڈ کے چیئرمین عظمت اللہ خان، زی سلام ٹی وی کے ایڈیٹر طارق فرید، ترجمان تلنگانہ کے ایڈیٹر جناب قادر فیصل صاحب ، سینیر صحافی جناب محمود ایڈیٹر جنوبی سہارا حیدرآباد صفحہ زی تلگو چینل کے ایڈیٹر بھارت، مسٹر رجنی کانت صدر ضلع TUWJ (IJU) ضلع کاماریڈی، سید کوثر علی فریلانس جرنلسٹ ضلع نائب صدر TUWJ (IJU) ضلع کاماریڈی، کے علاوہ دیگر اہم شخصیات نے شرکت کی۔

سالور ہائی اسکول کا ضلع کلکٹر تر پاٹھی نے اچانک معائنہ کیا

اضافی کلاس رومز کی منظوری کھیل کے میدان اور احاطہ کی دیوار کی تعمیر کیلئے فنڈز مختص

طلبہ کی حاضری پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت

بودھن 25 نومبر (نامہ نگار) ضلع کلکٹر ا لاتر پاٹھی نے بدھ کے روز سالور منڈل مرکز میں واقع ضلع پریشد ہائی اسکول کا اچانک معائنہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے اسکول کے احاطے اور کلاس



رومز کا جائزہ لیا۔ ایف آر ایس نظام کے تحت طلبہ اور اساتذہ کی حاضری کے طریقہ کار کی جانچ کی۔ اس کے علاوہ انہوں نے دریافت کیا کہ آیا طلبہ کو دوپہر کا کھانا مقررہ مینو کے مطابق فراہم کیا جارہا ہے یا نہیں۔ کلکٹر نے اسکول میں بنیادی سہولتوں اور دستیاب انفراسٹرکچر کے بارے میں بھی معلومات حاصل کیں۔ اسکول کی ہیڈ ماسٹر راجی منجوشری نے طلبہ کو درپیش مسائل اور ان کی تعداد کے مطابق کلاس رومز کی کمی سے کلکٹر کو واقف کروایا، جس پر کلکٹر نے پانچ اضافی کلاس رومز منظور کرنے کا یقین دلایا۔ انہوں نے اسکول کے لیے احاطہ کی دیوار اور کھیل کے میدان کی تعمیر کو بھی منظوری دینے کا اعلان کیا۔ کلکٹر نے اساتذہ کو ہدایت دی کہ وہ آئندہ تعلیمی سال میں اسکول میں طلبہ کی تعداد نمایاں طور پر بڑھانے کے لیے پوری لگن اور ذمہ داری کے ساتھ کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ تمام اساتذہ وقت کی پابندی کریں اور لازمی طور پر تدریسی خدمات انجام دیں۔ بغیر اجازت ڈیوٹی سے غیر حاضر رہنے والے اساتذہ کے خلاف شوکاز نوٹس جاری کرنے کے بجائے براہ راست معطلی کی کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے طلبہ کی 100 فیصد حاضری کو یقینی بنانے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ طویل عرصے تک اسکول سے غیر حاضر رہنے والے طلبہ پر خصوصی توجہ دی جائے۔ اس بات کا پتہ لگانے کے لیے کہ طلبہ اسکول کیوں نہیں آرہے ہیں، اساتذہ کو ہدایت دی کہ وہ زمینی سطح پر جا کر حالات کا جائزہ لیں۔ طلبہ کو کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے اور تمام ضروری سہولتیں دستیاب ہوں، اس بات کو یقینی بنایا جائے۔ ہر طالب علم کی آدھار سیڈنگ بھی لازمی طور پر مکمل کی جائے۔ کلکٹر نے متعلقہ حکام کو ہدایت دی کہ ہائی اسکول سے متصل اردو میڈیم اسکول کو بھی شامل کرتے ہوئے طلبہ کے لیے مناسب کھیل کا میدان دستیاب بنانے کے اقدامات کیے جائیں۔ اس موقع پر کلکٹر نے آٹھویں جماعت کے کلاس روم میں پہنچ کر طلبہ سے ملاقات کی اور ریاضی کے سوالات پوچھ کر ان کی تعلیمی صلاحیتوں کا جائزہ لیا۔ درست جواب دینے والے طلبہ کو انعامات اور چاکلیٹس تقسیم کیں۔ انہوں نے طلبہ کو یقین دلایا کہ اسکول میں تمام سہولتیں فراہم کرنے کے اقدامات کیے جارہے ہیں اور انہیں محنت و لگن کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کی نصیحت کی۔ کلکٹر کے ہمراہ انچارج ڈی ای او سایا گوڑ، تحصیلدار ایم اے نواز اور دیگر عہدیدار موجود تھے۔

نابالغوں میں تمباکو کی اشیاء کی فروختگی پر سخت قانونی کاروائی کی جائے گی

تعلیمی اداروں سے اندرون 100 رگز تمباکو اشیاء ممنوع۔ ضلع ایس پی نرمل جانکی شرمیلا کا انتباہ



بھینسہ۔25 نومبر (سید جاوید اسٹاف رپورٹر جنوبی سہارا) ضلع ایس نرمل جانکی شرمیلا نے کہا کہ نابالغوں میں تمباکو اشیاء کی فروختگی پر آج صرف نوٹس جاری کی جارہی ہے۔ اور اگر فروختگی نہیں روکی گئی قانون کی سخت کاروائی کی جائیگی۔ پولیس کا مقصد معاشرے میں بچوں میں تمباکو کی لت سے بچایا جاسکے۔ یہ بات ضلع ایس پی نرمل ڈاکٹر جی جانکی شرمیلا آئی پی ایس نے آج بھینسہ میں نابالغوں میں تمباکو کی لت کو دور کرنا اور کوپٹا ایکٹ کی شعور بیداری کے ضمن میں خصوصی مہم میں شرکت کی۔ ضلع ایس پی نرمل ڈاکٹر جی جانکی شرمیلا نے آج بھینسہ میں مختلف علاقوں میں ایسے دکانات پان شاپس جو مدارس اور اسکولس اور کالجوں کے قریب واقع ہیں ان کا معائنہ کیا۔ اور انہیں نوٹسیس جاری کی۔ اور انتباہ دیا کہ 18 رسال سے کم عمر کے افراد کو تمباکو فروخت کرنے پر انتباہ دیا۔ اور مدارس سے 100 رگز کے اندر دکانات ہو پان شاپ تمباکو کی اشیاء کی فرختگی پر انتباہ دیا۔ اس موقع پر ضلع ایس پی نے کہا کہ کوپٹا ایکٹ 2023 رکے تحت نابالغوں کو تمباکو کی اشیاء فروخت کرنا قانونی جرم ہے۔ جس کیلئے عوام میں شعور بیداری لائی جارہی ہے۔ اس مہم میں بھینسہ اے ایس پی سائی کرن، سرکل انسپکٹرس سائی کمار، سرکل انسپکٹر پروین کمار، رویندر نائیک، سب انسپکٹران سرینواس، نونیت ریڈی کے علاوہ دیگر موجود تھے۔ اس موقع پر ضلع ایس پی نے بتایا کہ ضلع بھر کے دکانداروں کو تمباکو مصنوعات کی فروخت کے حوالے سے آگاہی پیدا کرنے کے لیے نوٹس جاری کیے جارہے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ تمباکو کی مصنوعات 18 سال سے کم عمر افراد کو فروخت نہ کی جائیں اور اگر قواعد کی خلاف ورزی کی گئی تو قانونی کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے ایکٹ کے متعلق بتایا کہ کوپٹا ایکٹ۔2003 کا بنیادی مقصد تمباکو کے استعمال کو کنٹرول کرنا ہے، خاص طور پر بچوں اور نوجوانوں کو تمباکو کی عادت سے بچانا ہے۔ تمباکو کا استعمال منہ کے کینسر، پھیپھڑوں کے کینسر، دل اور سانس کی بیماریوں کے خطرے سے منسلک ہے۔ اس کے مطابق سیکشن 6(a) کے مطابق، تمباکو کی مصنوعات 18 سال سے کم عمر کے لوگوں کو فروخت نہیں کی جانی چاہئیں۔ اس کے علاوہ سیکشن 6(b) کے مطابق، تمباکو کی مصنوعات کو تعلیمی اداروں کے 100 گز کے اندر فروخت نہیں کیا جانا چاہیے۔ اور سیکشن 4 کے مطابق عوامی مقامات پر سگریٹ نوشی ممنوع ہے۔ انہوں نے انتباہ دیا کہ قواعد کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس ایکٹ کے نفاذ سے نہ صرف بچوں کو تمباکو کی عادت سے بچایا جاسکے گا بلکہ کینسر جیسی خطرناک بیماری کا خطرہ بھی کم ہوگا اور ایک صحت مند معاشرے کی تعمیر میں کردار ادا ہوگا۔ ضلع ایس پی نے دکانداروں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ قانون پر سختی سے عمل کریں اور عوام بھی تمباکو کے استعمال سے دور رہیں۔

تبلیغی اجتماع کے انتظامات کے لیے مجلس وتبلیغی جماعت کے ذمہ داروں کی کمشنر سے نمائندگی



کریم نگر 25 نومبر (نثار احمد پروانہ) کریم نگر کے قریب کیبل برج کے مقام پر 28 اور 29 نومبر کو منعقد ہونے والے دوروزہ تبلیغی اجتماع کے انتظامات کے سلسلے میں کل ہند مجلس اتحاد المسلمین ٹاؤن کمیٹی کریم نگر اور تبلیغی جماعت کی آرگنائزنگ کمیٹی کے ذمہ داروں نے میونسپل کمشنر پرفول دیسائی سے ملاقات کی اور اس ضمن میں ایک تحریری یادداشت پیش کی۔ یادداشت میں بتایا گیا کہ اجتماع میں متحدہ ضلع کریم نگر سے تقریباً 15 ہزار افراد کی شرکت متوقع ہے، جبکہ نامور مذہبی شخصیات بھی اجتماع میں شرکت کریں گی۔ اس بڑے اجتماع کے پیش نظر شرکاء کو بنیادی سہولتوں کی فراہمی اور صحت وصفائی کے مؤثر انتظامات کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ وفد نے میونسپل کمشنر سے مطالبہ کیا کہ اجتماع گاہ کے پورے گراؤنڈ کی صفائی، مناسب مقدار میں بلیچنگ پاؤڈر کا چھڑکاؤ، سڑکوں اور اطراف کے علاقوں کی باقاعدہ صفائی، دونوں روز پینے کے پانی کے ٹینکروں کی فراہمی، مچھروں سے بچاؤ کے لیے اسپرے اور ضرورت کے مطابق اسٹریٹ لائٹنگ کے انتظامات کیے جائیں۔ اس موقع پر میونسپل کمشنر پرفول دیسائی نے وفد کو یقین دیا کہ اجتماع کے پیش نظر تمام ضروری انتظامات کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت پڑنے پر میونسپل واٹر ٹینکروں کے علاوہ کچرے کی نکاسی کے لیے ٹریکٹر بھی فراہم کیا جائے گا۔ ملاقات کے موقع پر صدر مجلس ٹاؤن کریم نگر و مجلسی کارپوریٹر محمد عاطف الدین عاطیہ، سابق ڈپٹی میئر محمد عباس سمیع، شریک معتمد سید برکت علی، سید قمر الدین، محمد اظہر الدین دبیر، مجلسی کارپوریٹر سید ابراہیم ایڈوکیٹ، محمد ماجد حسین، محمد اشتیاق حسین، تبلیغی جماعت کے ذمہ داران محمد متین، محمد یحییٰ خان، محمد فیروز، محمد آصف، عثمان خان، شیخ شاہ رخ کے علاوہ مجلسی قائدین محمد اکرام علی، محمد عبدالسمیع، بی سدھاکر، ساجد، ماجد، واجد علی خان اور محبان مجلس کی کثیر تعداد موجود تھی۔

ایس ایس سی امتحانی شاندار نتائج کیلئے اساتذہ کی محنت کے ساتھ طلبہ، سرپرستوں کی دلچسپی بھی ضروری

جی بی ایچ ایس مغل پورہ 2 میں اساتذہ کے اجلاس سے ڈپٹی ای او جناب شراون کمار کا خطاب

حیدرآباد 25 نومبر (پریس نوٹ) جناب کے شراون کمار ڈپٹی ایجوکیشنل آفیسر (چارمینار زون) نے اساتذہ پر زور دیا کہ ماہ مارچ 2026ء میں منعقد ہونے والے ایس ایس سی امتحانات میں کامیابی کے سلسلے میں طلبہ و طالبات کو ابھی سے ذہنی طور پر آمادہ کریں اور تمام سرکاری اسکولوں میں سابق کی طرح اس بار بھی بہتر سے بہتر نتائج کے حصول کو یقینی بنائیں سرکاری مدارس کے اساتذہ کرام طلبہ و طالبات کو بڑی دلچسپی اور جستجو کے ساتھ تعلیم دیتے ہیں اب طلبہ کا بھی کام ہے کہ وہ اپنی کامیابی کو یقینی بنانے کے لیے اساتذہ کی باتوں پر عمل کریں اور درسی عمل میں مکمل دلچسپی لیں اور اسکولس کو وقت کی پابندی کے ساتھ آئیں ان خیالات کا اظہار انہوں نے گورنمنٹ بوائز ہائی



اسکول مغل پورہ 2 چارمینار منڈل میں اچانک دورے کے بعد اساتذہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا جناب کے شراون کمار نے اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب محمد جہانگیر اور تمام اسٹاف کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ اسکول کا نظم وضبط مثالی دیکھنے میں آیا ہے مڈڈے میل کے بہترین انتظام کے علاوہ بالخصوص یہاں صفائی کا بھی بہترین انتظام ہے انہوں نے اساتذہ پر زور دیا کہ ایسے طلبہ و طالبات جو کسی وجہ سے غیر حاضر ہوتے ہیں ان کے والدین اور سرپرستوں سے ہر روز رابطہ کرتے ہوئے ان کی غیر حاضری کی وجوہات کا پتہ چلائیں اور انہیں اسکول کو پابندی سے اپنے بچوں کو روانہ کرنے کے لیے دباؤ ڈالیں انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں پینے کے پانی کی شدید قلت کی اطلاعات ہیں ایسے ماحول میں اساتذہ پر بڑی بھاری ذمہ داری ہے کہ وہ طلبہ و طالبات میں پینے کے پانی کے تحفظ سے متعلق ہر روز شعور بیدار کریں طلبہ و طالبات کو سمجھایا جائے کہ وہ پانی کے ضرورت سے زیادہ استعمال سے بچیں نلوں کو زیادہ دیر تک کھلا رکھنے سے پانی ضائع ہوجاتا ہے اسکول کے علاوہ گھروں میں بھی پانی کے ضرورت کے مطابق ہی استعمال سے متعلق طلباء میں شعور بیدار کرنا ہماری ذمہ داری ہے اس کے علاوہ برقی کے استعمال پر بھی طلبہ و طالبات کو شعور پیدا کیا جائے کہ اسکول سے گھر جاتے وقت اس بات کو اچھی طرح سے یقینی بنایا جائے کہ تمام جماعتوں کی برقی بند کردی گئی ہے یا نہیں۔ انہوں نے اساتذہ پر زور دیا کہ وہ آن لائن کے جتنے بھی تدریسی کام ہیں اس کو بروقت انجام دیں جناب کے شراون کمار نے تمام ہی ہائی اسکولس کے اساتذہ پر زور دیا کہ وہ سالانہ امتحانات سے قبل نصاب کی تکمیل کو یقینی بنائیں اور تمام پراجکٹ ورکس اور دیگر تمام امور کو وقت مقررہ پر تکمیل کرلیں صدر مدرس جناب محمد جہانگیر نے ڈپٹی ایجوکیشنل آفیسر جناب شراون کمار کا خیر مقدم کیا اور سرکاری مدارس کی کارکردگی میں مزید بہتری لانے اور اساتذہ کو مختلف تجاویز اور طلبہ کی اصلاح و تدریس سے متعلق معلومات پر اظہار تشکر کیا اور کہا کہ تمام اساتذہ بڑی ہی دلچسپی اور محنت کے ساتھ طلبہ کی کامیابی کے لیے سرگرم عمل ہیں اس موقع پر اساتذہ جناب ایس پانڈو، محترمہ مہر حبیب، محترمہ اختر النساء ڈ، محترمہ نذیرہ وسیم، محترمہ روحی فاطمہ، محترمہ کے ونیتا، محترمہ بی مادھوی، محترمہ طاہرہ، محترمہ بی وجے لکشمی، محترمہ شمیم محترمہ مہناز اور سابق مدرس جناب محمد حسام الدین بھی موجود تھے۔

پولیس اہلکاروں کے خاندان کی فلاح وبہبود کی ترجیح دیتے ہوئے

ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اشوک کمار آئی پی ایس نے ڈی پی او میں چلڈرن روم کا افتتاح کیا

بچوں کی دیکھ بھال کیلئے خصوصی سہولت قائم کی گئی

جگتیال 25 نومبر (شیخ جمیل احمد) جگتیال ضلع پولیس ہیڈکوارٹر میں پولیس اہلکاروں کی فلاح وبہبود اور بچوں کی دیکھ بھال کو ترجیح دیتے ہوئے، ضلع پولیس دفتر میں خصوصی طور پر قائم کیے گئے چلڈرن روم کا آج ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اشوک کمار، آئی پی ایس نے افتتاح کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ایس پی نے کہا کہ پولیس افسران و اہلکار اپنے فرائض کی انجام دہی میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہیں اور امن و امان کی برقراری اور عوام کی جان و مال کے تحفظ کے لیے تہواروں، تعطیلات اور خاندانی تقریبات کی تفریق کے بغیر اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے فرائض کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ اپنی ذاتی اور خاندانی ذمہ داریوں کو باہم مربوط کرتے ہوئے آگے بڑھنے والے پولیس اہلکاروں کی فلاح و بہبود پر بھی خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ خصوصی چلڈرن روم خواتین پولیس اہلکاروں اور چھوٹے بچوں کے ساتھ دیگر اہلکاروں کو دفتر آنے پر درپیش مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے قائم کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سہولت عملے کے لیے بہت کارآمد ہوگی کہ وہ اپنے بچوں کو اس کمرے میں رکھیں اور اپنے دفتر سے متعلقہ کام پرامن طریقے سے مکمل کرسکیں۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کے لیے بنائے گئے اس کمرے میں کھلونے اور بیٹھنے کے لیے ضروری سہولیات کے ساتھ ساتھ بچوں کے لیے موزوں اور خوشگوار ماحول بھی فراہم کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے نہ صرف بچوں کو خوشی سے وقت گزارنے میں مدد ملے گی بلکہ پولیس اہلکاروں کو بھی کچھ راحت ملے گی جو والدین ہیں۔ ایس پی نے کہا کہ وہ عملے کے لیے بہتر کام کا ماحول فراہم کرنے اور ان کے اہل خانہ کی ضروریات کی نشاندہی کرنے اور انھیں ضروری سہولیات فراہم کرنے کے لیے مسلسل کام کریں گے۔ اس پروگرام میں ایڈیشنل ایس پی چیتن نیتن آئی پی ایس، ڈی ایس پی پرشوتم ریڈی، آر آئی وینو اور خواتین پولیس اہلکاروں اور ان کے بچوں نے حصہ لیا۔



شادنگر زرعی مارکیٹ کمیٹی کا نیا چیئرمین کون بنے گا؟

زرعی مارکیٹ کمیٹی کی موجودہ میعاد ختم، نئی کمیٹی کی تشکیل پر سیاسی حلقوں میں تجسس

ایم ایل اے ویرلا پلی شنکر کے ذہن میں کون ہے؟ پرانی کمیٹی برقرار رہے گی یا نئے چہروں کو ملے گا موقع؟

شادنگر 24 نومبر (محمد معزالدین) رنگاریڈی ضلع کے شادنگر زرعی مارکیٹ کمیٹی کی موجودہ انتظامی کمیٹی کی میعاد 21 نومبر کو ختم ہوگئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی نئی کمیٹی کی تشکیل کو لے کر کانگریس پارٹی کے سیاسی حلقوں میں سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔ کیا موجودہ کمیٹی کو دوبارہ موقع دیا جائے گا یا نئے قائدین کو ذمہ داریاں سونپی جائیں گی؟ چیئرمین، وائس چیئرمین اور ڈائریکٹر کے عہدوں پر کون فائز ہوگا؟ یہ سوالات پارٹی میں موضوعِ بحث بنے ہوئے ہیں۔ ان تقرریوں میں مقامی رکن اسمبلی اور ریاستی سرکاری کارپوریشن کے چیئرمین ویرلا پلی شنکر کا فیصلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہوگا۔ کانگریس حکومت کے اقتدار میں آنے اور ویرلا پلی شنکر کے ایم ایل اے منتخب ہونے کے بعد پہلی مرتبہ سولو چنا کر شارِیڈی کو شادنگر زرعی مارکیٹ کمیٹی کی چیئرمین مقرر کیا گیا تھا۔ ان کی قیادت میں کمیٹی نے تقریباً دو سال تک خدمات انجام دیں۔ موجودہ کمیٹی کا دعویٰ ہے کہ اس دوران مارکیٹ یارڈ میں کئی ترقیاتی اور فلاحی اقدامات کیے گئے اور کسانوں کی بھلائی کو ترجیح دی گئی۔ تاہم، باوثوق ذرائع کے مطابق اس مرتبہ کمیٹی میں بڑے پیمانے پر تبدیلیوں کے امکانات ظاہر کیے جارہے ہیں۔ ایم ایل اے کے فیصلے پر سب کی نظریں، نئی مارکیٹ کمیٹی کی تشکیل، عہدوں کی تقسیم اور موجودہ ارکان کو برقرار رکھنے یا تبدیل کرنے کے معاملات پر ایم ایل اے ویرلا پلی شنکر کی جانب سے خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ پارٹی حلقوں میں یہ بھی بحث ہے کہ کمیٹی کی تشکیل میں سینئر قائدین کی رائے اور تجاویز کو اہمیت دی جاسکتی ہے۔

کیا راہل بھی مودی کی طرح کنوئیں کے مینڈک ہیں؟

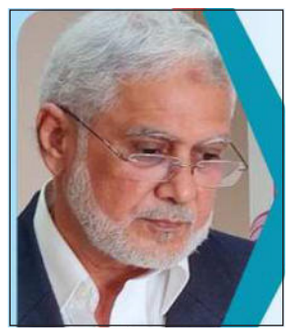

ڈاکٹر سلیم خان

راہل گاندھی نے امریکہ میں جا کر ہندوستان کے معاشی اور سیاسی معاملات پر خوب بیان بازی کی لیکن اسرائیل اور فلسطین کا سوال پر اوندھے منہ گر گئے۔ امریکہ سے واپسی کے بعد انہوں نے ایکس پر شی جن پنگ، ولادیمیر پوتن اور ڈونلڈ ٹرمپ کی 19 نومبر کو چین کے شہر شینزین میں واقع کیلیان ولا میں منعقدہ میٹنگ کی تصویر منسلک کر کے لکھا کہ، ''اگر کانگریس اقتدار میں ہوتی تو ہندوستان کے وزیر اعظم اس میز پر بیٹھے ہوتے۔ ایک وزیر اعظم جو سمجھوتہ کرتا ہے، وہ اس میز پر کبھی نہیں بیٹھ سکتا۔'' راہل گاندھی نے اسرائیل جیسے نسل کشی کے مجرم ملک سے تعلقات کی وکالت کر کے اشارہ دے دیا کہ اگر کانگریس کی حکومت کے وزیر اعظم وہ ہوتے تو انہیں اس میز پر جگہ نہ ملتی کیونکہ عالمی بساط پر وہ بھی نریندر مودی کی مانند سمجھوتہ کرنے والوں میں سے ایک ہیں۔ نریندر مودی کو سرینڈر مودی کہنا بہت آسان ہے مگر اپنے آپ کو ہتھیار ڈالنے سے بعض رکھنا مشکل امر ہے۔ راہل گاندھی جس دن اپنا بیان دے رہے تھے اسی دن میڈرڈ میں یورپ سمیت دنیا کے دیگر ممالک کی ممتاز پارلیمانی، سیاسی، قانونی اور علمی شخصیات نے فلسطین کے امور سے متعلق اقوام متحدہ کی خصوصی نمائندہ فرانسسکا البانیزے کی موجودگی میں، اسرائیل کے خلاف عوامی حمایت اور سیاسی مذمت کے مرحلے سے آگے بڑھ کر عملی اقدامات کرنے پر زور دیا۔ اسرائیل کے تزویراتی تعلقات کی دہائی دینے والے راہل سے اس کی توقع کرنا مشکل ہے۔

میڈرڈ کے عالمی اجلاس میں دنیا بھر کے باضمیر شرکاء نے مقبوضہ فلسطینی علاقوں کو اسلحے کی برآمدات روکنے، جنگی جرائم کے ذمہ داروں کے خلاف مقدمات چلانے، قابضین کا قبضہ ختم کرانے کی کوششوں اور فلسطینی عوام کے حقوق کی ضمانت دینے کا مطالبہ کیا۔ اسی کے ساتھ اجلاس کے مختلف نشستوں میں غزہ کی پٹی میں مسلسل تباہ کن صورتِ حال، یہودی بستیوں کی توسیع اور فلسطینیوں کی زمینوں پر قبضے کے پیش نظر اسرائیل جرائم کے حوالے سے یورپی ممالک کی سیاسی اور قانونی ذمہ داری پر زور دیتے ہوئے واضح کیا کہ یورپی ممالک کو اسرائیلی حکومت کے ساتھ اپنا فوجی تعاون ختم کر دینا چاہیے۔ اس کے برعکس راہل گاندھی کا کہنا تھا کہ ہندوستان کی خارجہ پالیسی ملکی مفادات کے تابع ہونی چاہیے اور وہ مسلح افواج کے لیے بہترین ہتھیاروں کی خریداری جاری رکھتے ہوئے اسرائیل کے ساتھ مضبوط اسٹریٹجک تعلقات کو فروغ دینا چاہیے۔ راہل گاندھی شاید نہیں جانتے کہ اسرائیل کو اسلحہ فراہم کرنے والوں میں ہندوستان دوسرے نمبر پر ہے یعنی پچیس فیصد ہتھیار یہاں سے جاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس کا استعمال غزہ کے مظلومین کی نسل کشی کے لیے ہوتا ہے۔

راہل گاندھی کو یہ بتانا پڑے گا کہ کیا وہ اقتدار میں آنے کے بعد یہ فراہمی جاری رکھ کر اس قتل غارتگری میں شامل رہیں گے۔ ایسا ہوا تو انہیں بھی سمجھوتہ کرنے والا سر براہ ہی سمجھا جائے گا اور مذکورہ بالا خالی کرسی پر ان کو بیٹھنے کا موقع نہیں ملے گا۔ مودی جی کی سب سے اچھی دوست اطالوی وزیر اعظم میلونی تک نے ہندوستان سے اسرائیل جانے والی فوجی گریڈ لوہے کی رسد روک دی تھی۔ ان کو اس لوہے سے بننے والے بندوق کے چھروں سے بے قصور فلسطینیوں کا سینے چھلنی ہونا گوارہ نہیں تھا۔ راہل گاندھی نے اپنی گفتگو میں یہ تو کہا تھا کہ اسرائیل سے تعلقات کا مطلب غزہ کے معاملے پر خاموشی اختیار کرنا نہیں ہے اور نئی دہلی کو غزہ میں اسرائیلی کارروائیوں کی مذمت کرنی چاہیے۔ یہ اچھی بات ہے مگر اس کے ساتھ توازن قائم کرنے کی خاطر نے 7/اکتوبر 2023 کے حماس حملے کو غزہ میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں کا ہم پلہ قرار دے کر دونوں کی یکساں مذمت کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ راہل گاندھی نے طوفان الاقصیٰ کو ایک غلط عمل قرار دے کر کہا کہ وہ دوسرے غلط عمل کا جواز نہیں بن سکتا۔

طوفان الاقصیٰ کی بابت اقوام متحدہ کے سابق سیکریٹری جنرل انتونیو گوتیرش کا کہنا تھا کہ وہ حملہ خلا میں نہیں ہوا۔ راہل گاندھی کو چاہیے کہ دن رات گیانیش کمار کے بارے پڑھنے لکھنے اور بولنے کے ساتھ عالمی تنازعات پر لب کشائی کرنے سے قبل ان امور کا بھی خاطر خواہ مطالعہ کر لیا کریں ورنہ ان کے اندر اور مودی جی میں کوئی فرق نہیں رہے گا؟ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل نے حماس کے حملوں کے حوالے سے اکتوبر 2023 میں سلامتی کونسل سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ حماس کے حملے اچانک یا بلاوجہ انجام نہیں ہوئے، بلکہ اس کا ایک طویل پس منظر ہے۔ گوتیرش نے اس بات پر زور دیا تھا کہ 7/اکتوبر کے حملوں اور بعد میں ہونے والے مظالم کا کوئی جواز نہیں ہے، لیکن ان حملوں کی سزا مجموعی طور پر فلسطینی عوام کو نہیں دی جانی چاہیے اور غزہ میں جنگ بندی و انسانی قوانین کے احترام کی ضرورت ہے۔ ایسے میں ہندوستانی اپوزیشن کے رہنما راہل گاندھی کا امریکہ میں جا کر مودی حکومت کے اسرائیل کے ساتھ تعلقات کی تعریف کر کے دفاعی معاہدوں اور اسلحے کی خریداری کو درست قرار دینا شرمناک ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے ایک ایسے وقت میں اسرائیل کی سوراخ دار کشتی کے اندر قدم رکھا کہ جب وہ ڈوب رہی ہے۔

راہل گاندھی کے مطابق وہ ان کی مجبوری ہے لیکن حزب اختلاف کے رہنما کو بلا کسی مجبوری کے ان کی پیروی کا جواز ناقابلِ فہم ہے۔ جبکہ اقوام عالم کے کئی ممالک اسرائیل سے اپنے تعلقات ختم کرنے اور غزہ میں جاری نسل کشی پر اس کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ بولیویا نے نومبر 2023 میں غزہ جنگ کے دوران اسرائیل سے سفارتی تعلقات منقطع کر لیے۔ وینیزویلا، موریطانیہ اور نائجر نے بھی یہی کیا۔ چلی اور کولمبیا نے نومبر 2023 میں غزہ کی صورتحال پر احتجاج کرتے ہوئے اسرائیل سے اپنے سفیروں کو واپس بلا لیا۔ ترکیہ نے غزہ تنازع کے پس منظر میں اسرائیل سے تمام تجارتی تعلقات منقطع کرنے اور اسرائیلی جہازوں کے لیے فضائی حدود بند کرنے کا اعلان کیا۔ پاکستان، ایران، بنگلہ دیش، سعودی عرب، عراق، کویت، لبنان، لیبیا، شام، یمن، الجزائر اور افغانستان جیسے ممالک اسرائیل کو تسلیم ہی نہیں کرتے۔ یورپی یونین یا یورپی ممالک نے اجتماعی طور پر اسرائیل کے ساتھ مکمل سفارتی تعلقات ختم نہیں کیے ہیں، تاہم تعلقات میں شدید کشیدگی آئی ہے اور کئی ممالک نے تجارتی، دفاعی اور سفارتی سطح پر سخت پابندیاں عائد کی ہیں۔

یورو پی کمیشن نے نومبر 2026 میں ایک عوامی درخواست کا باضابطہ جائزہ لینے کے بعد انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی بنا پر اسرائیل کے ساتھ یورپی یونین کے تجارتی اور سیاسی ''ایسوسی ایشن معاہدے'' کو مکمل طور پر معطل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

ستمبر 2026 میں برطانیہ، فرانس، اسپین، آئرلینڈ، ناروے، سویڈن اور ڈنمارک سمیت 11 یورپی ممالک اور کینیڈا نے مشترکہ طور پر مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں قائم اسرائیلی بستیوں کے ساتھ تجارت محدود کرنے کا اعلان کیا۔ اسپین، آئرلینڈ، بیلجیئم اور نیدرلینڈز جیسے ممالک اسرائیل کے خلاف سخت مؤقف اختیار کر رکھا ہے۔ اسپین نے اسرائیل پر اسلحے کی مکمل پابندی عائد کر رکھی ہے، جبکہ برطانیہ نے بھی دفاعی برآمدات کے لائسنس معطل کر کے فلسطین کو بطور ریاست تسلیم کیا ہے۔ آئرلینڈ اور بلاک کے اعلیٰ سفارت کار نے ابھی حال میں مطالبہ کیا ہے کہ، یورپی یونین کو اسرائیل کے ساتھ اپنے تعلقات پر نظر ثانی کرنی چاہیے کیونکہ غزہ اور مغربی کنارے میں ہلاکتوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اسرائیل کے کچھ وزراء پر نسلی منافرت پھیلانے کے الزام میں پابندیاں عائد کرنی ہوں گی۔

آئرلینڈ کے وزیر خارجہ مائیکل مارٹن نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ ''یہ صرف حماس کے خلاف نہیں بلکہ فلسطینیوں کے خلاف جنگ ہے۔ شہریوں کی ہلاکتوں کی سطح غیر معقول ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ، ''یہ آبادی کے خلاف جنگ ہے، اس کو ٹالنے کی کوشش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔'' راہل گاندھی کو آنکھیں موند کر مودی سرکار کی خارجہ پالیسی پر چلنے کے بجائے اس پیش رفت پر نظر رکھنی چاہیے۔ قیادت تین طرح کی ہوتی ہے۔ صوبائی قائد اپنے صوبے کو فائدہ پہنچانے کے لیے پڑوسی ریاست کا نقصان کرنے سے نہیں ہچکچاتا مگر قومی قائد ایسا نہیں کر سکتا۔ اسے سبھی ریاستوں کا یکساں خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اسی طرح عالمی قیادت کی نگاہ صرف اپنے قومی مفاد تک محدود نہیں رہتی بلکہ وہ عالمی سطح پر عدل انصاف کا علمبردار ہوتی ہے چاہے اس کے لیے کسی قومی مفاد کا نقصان کیوں نہ سہنا پڑے۔ اسی صفت نے پنڈت جواہر لال نہرو کو عالمی قائد بنایا مگر نریندر مودی اس مقام پر نہیں آ سکے۔ اب راہل گاندھی کے سامنے دو راستے ہیں یا تو اپنے پردادا کے نقش قدم پر چل کر عالمی قائد بنیں یا مودی جی طرح قومی حصار میں گرفتار ہو کر چوتھی کرسی خالی چھوڑ دیں۔

ویسے راہل گاندھی اگر اپنے پردادا نہ سہی تو والدہ سونیا گاندھی کی وسعت نظری بھی اختیار کر لیں تب بھی دنیا میں اپنا نام روشن کر سکتے ہیں بشرطیکہ مودی جی کی مانند کنوئیں کا مینڈک نہ بنیں اور کولمبیا یونیورسٹی جیسا بیان دینے سے بچیں ورنہ ملک کو وشو گرو بنانے کا خواب کبھی بھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوگا۔

اکالی۔بھاجپا اتحاد۔۔۔ضرورت یا مصلحت؟



ڈاکٹر سید تابش امام

پنجاب کی سیاست میں تقریباً چھ برس کی دوری کے بعد بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور شرومنی اکالی دل کا دوبارہ ایک دوسرے کے قریب آنا محض دو سیاسی جماعتوں کے درمیان انتخابی مفاہمت نہیں، بلکہ ریاست کے بدلتے سیاسی منظرنامے میں ایک اہم پیش رفت ہے۔ دونوں جماعتیں الگ الگ انتخابی میدان میں اتر کر اپنی سیاسی قوت آزما چکی ہیں، لیکن نتائج نے یہ واضح کر دیا ہے کہ پنجاب کی سیاست میں ایک دوسرے کی حمایت کے بغیر ان کی راہ آسان نہیں۔ ایسے میں اتحاد کی بحالی کو سیاسی ضرورت بھی کہا جا سکتا ہے اور انتخابی مصلحت بھی۔ تاہم اصل سوال یہ ہے کہ کیا یہ قربت ماضی کے اختلافات کو بھلا کر کسی مشترکہ سیاسی لائحہ عمل کی بنیاد پر قائم ہوئی ہے یا دونوں جماعتیں محض اپنے انتخابی مفادات کے تحت ایک بار پھر ساتھ آنے پر مجبور ہوئی ہیں؟ شرومنی اکالی دل اور بی جے پی کا سیاسی تعلق کئی دہائیوں پر محیط ہے۔ دونوں جماعتیں طویل عرصے تک پنجاب میں اتحادی رہیں اور اس اشتراک کے نتیجے میں ریاست میں کئی بار حکومت بنانے میں کامیاب ہوئیں۔ اکالی دل کو دیہی علاقوں، کسانوں اور سکھ ووٹروں میں اپنی سیاسی بنیاد مضبوط رکھنے میں مدد ملی، جبکہ بی جے پی نے شہری علاقوں میں اپنے روایتی ووٹ بینک کے سہارے اتحاد میں اہم مقام حاصل کیا۔ دونوں کی سیاسی قوت اور انتخابی دائرہ ایک دوسرے کے لیے کسی حد تک تکمیل کا ذریعہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اتحاد محض انتخابی سمجھوتہ نہیں بلکہ پنجاب کی سیاست کا ایک اہم سیاسی تجربہ رہا ہے۔

لیکن 2020 میں مرکزی حکومت کے ذریعہ نافذ تین زرعی قوانین کے خلاف شروع ہوئی کسان تحریک نے اس سیاسی رشتے کو شدید آزمائش سے دوچار کر دیا۔ پنجاب میں کسانوں کی ناراضگی اور عوامی دباؤ اس قدر بڑھا کہ اکالی دل کے لیے بی جے پی کے ساتھ اتحاد برقرار رکھنا سیاسی طور پر دشوار ہو گیا۔ بالآخر اس نے این ڈی اے سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اس فیصلے میں سیاسی مصلحت کے ساتھ کسانوں کے مفادات اور اپنی روایتی سیاسی بنیاد کو محفوظ رکھنے کی فکر بھی شامل تھی۔ پنجاب میں کسان محض ایک انتخابی طبقہ نہیں بلکہ ریاست کی معیشت، سماجی ساخت اور سیاسی شناخت کا بنیادی حصہ ہیں۔ چنانچہ زرعی قوانین کے خلاف اٹھنے والی آواز کو نظر انداز کرنا اکالی دل کے لیے اپنے سیاسی وجود کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہو سکتا تھا۔ تاہم اتحاد توڑنے کے بعد اکالی دل کو وہ سیاسی فائدہ حاصل نہیں ہو سکا جس کی توقع تھی۔ کسانوں کے حق میں موقف اختیار کرنے کے باوجود پارٹی اپنی کھوئی ہوئی مقبولیت بحال نہیں کر سکی۔ دوسری طرف بی جے پی بھی پنجاب میں اپنی سیاسی بنیاد کو مطلوبہ وسعت نہیں دے سکی۔ اس طرح دونوں جماعتوں کے سامنے یہ حقیقت واضح ہوتی گئی کہ علیحدہ انتخابی راستہ اختیار کرنے سے نہ اکالی دل اپنی سابقہ حیثیت واپس حاصل کر سکی اور نہ بی جے پی ریاست میں فیصلہ کن سیاسی قوت بن سکی۔ اب زرعی قوانین واپس لیے جا چکے ہیں اور دونوں جماعتوں کے درمیان مفاہمت کی راہ ہموار ہوئی ہے، لیکن قوانین کی واپسی کو کسان تحریک کے تمام اثرات کے خاتمے سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ اس تحریک نے پنجاب کے سیاسی شعور اور عوامی رویوں پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ کسانوں کے مطالبات، زرعی معیشت کی مشکلات اور مرکز کے ساتھ ریاست کے تعلقات جیسے مسائل آج بھی سیاسی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لیے قیادت کی سطح پر اتحاد کا اعلان اپنی جگہ، لیکن عوامی سطح پر اس کی قبولیت ایک الگ معاملہ ہے۔ اکالی دل کو اپنے حامیوں کے سامنے یہ وضاحت کرنی ہوگی کہ جن خدشات کی بنیاد پر اس نے اتحاد ختم کیا تھا، ان کے ازالے کے لیے اب کیا پیش رفت ہوئی ہے۔ موجودہ حالات میں اس اتحاد کی ضرورت اکالی دل کو نسبتاً زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ کبھی پنجاب کی سیاست میں فیصلہ کن حیثیت رکھنے والی یہ جماعت اب اپنے سیاسی وجود اور اثر و رسوخ کو برقرار رکھنے کی جدوجہد کر رہی ہے۔ 2017 اور 2022 کے اسمبلی انتخابات کے ساتھ 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے نتائج بھی اس کی کمزور ہوتی انتخابی پوزیشن کی نشاندہی کرتے ہیں۔ پارٹی کے لیے چیلنج صرف انتخابی نشستیں حاصل کرنا نہیں، بلکہ روایتی ووٹروں، کارکنوں اور دیہی علاقوں میں اپنی سابقہ سیاسی گرفت بحال کرنا بھی ہے۔ بی جے پی کے ساتھ دوبارہ اتحاد اسے اس مقصد کے حصول کا ایک راستہ فراہم کر سکتا ہے۔ دوسری طرف بی جے پی کے لیے بھی پنجاب میں سیاسی امکانات بڑھانے کا یہ ایک اہم موقع ہے۔ ملک کی متعدد ریاستوں میں اپنی تنظیمی قوت اور انتخابی اثر و رسوخ بڑھانے کے باوجود پنجاب میں اسے اب تک خاطر خواہ کامیابی نہیں مل سکی ہے۔ اکالی دل کے ساتھ اتحاد اسے دیہی علاقوں اور سکھ ووٹروں کے ایک بڑے طبقے تک رسائی کا موقع دے سکتا ہے۔ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں دونوں جماعتوں نے الگ الگ انتخاب لڑا تھا۔ بی جے پی ووٹوں کے تناسب میں اکالی دل سے آگے رہی، لیکن ایک بھی نشست حاصل نہیں کر سکی، جبکہ اکالی دل کو صرف ایک نشست پر کامیابی ملی۔ یہ نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ ووٹوں کا تناسب بہتر ہونے کے باوجود انتخابی کامیابی یقینی نہیں ہوتی۔ بی جے پی کے لیے اکالی دل کی علاقائی جڑیں اور سیاسی تجربہ اسی لیے اہمیت رکھتے ہیں۔ البتہ اتحاد کی کامیابی کا انحصار صرف دونوں جماعتوں کی قیادت کے فیصلے پر نہیں ہوگا۔ نشستوں کی تقسیم، امیدواروں کا انتخاب اور انتخابی مہم کی قیادت جیسے معاملات میں باہمی اتفاق بھی ضروری ہے۔ اس سے کم اہم سوال کارکنوں کے درمیان اعتماد کی بحالی کا نہیں ہے۔ چھ برس تک دونوں جماعتوں کے کارکن ایک دوسرے کے خلاف انتخابی مہم چلاتے رہے اور ایک دوسرے کی پالیسیوں پر تنقید کرتے رہے۔ اب انہیں ایک دوسرے کے امیدواروں کی حمایت میں میدان میں اترنا ہوگا۔ قیادت کے لیے اتحاد کا اعلان کرنا آسان ہے، لیکن زمینی سطح پر کارکنوں کو اس نئی سیاسی ہم آہنگی کے لیے آمادہ کرنا ایک مشکل مرحلہ ہوگا۔ انتخابی اتحاد اسی وقت نتیجہ خیز ثابت ہوتا ہے جب کارکنوں اور ووٹروں دونوں کی سطح پر باہمی اعتماد پیدا ہو۔ پنجاب کی سیاست میں عام آدمی پارٹی کی موجودگی بھی اس نئے اتحاد کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔ 2022 کے اسمبلی انتخابات میں غیر معمولی کامیابی کے بعد اس جماعت نے ریاست میں اپنی سیاسی بنیاد مضبوط کی ہے۔ تاہم اقتدار میں رہتے ہوئے اسے اپنے انتخابی وعدوں اور انتظامی کارکردگی کا حساب بھی دینا ہوگا۔ روزگار، صحت، تعلیم، کسانوں کے مسائل اور منشیات کے خلاف کارروائی جیسے معاملات پر عوامی توقعات پوری کرنا اس کے لیے اہم امتحان ہوگا۔ دوسری جانب کانگریس بھی سیاسی مقابلے سے باہر نہیں ہے۔ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں بہتر کارکردگی کے باوجود اسے داخلی اختلافات اور گروہ بندی جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ اس کے پاس تنظیمی ڈھانچہ اور روایتی ووٹروں کی موجودگی اب بھی اہم سیاسی سرمایہ ہے، لیکن قیادت کے درمیان اختلافات اس کی انتخابی قوت کو متاثر کر سکتے ہیں۔ اس طرح آئندہ اسمبلی انتخابات میں مقابلہ صرف اتحاد اور حکمراں جماعت کے درمیان محدود نہیں رہے گا، بلکہ کانگریس بھی نتائج پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ تاہم سیاسی جماعتوں کی انتخابی حکمت عملی سے زیادہ اہم یہ ہے کہ پنجاب کے عوام کیا چاہتے ہیں۔ ریاست کو اس وقت کئی سنگین معاشی اور سماجی مسائل کا سامنا ہے۔ کسانوں کی آمدنی، فصلوں کی مناسب قیمت، قرض کا بوجھ، منشیات کا پھیلاؤ، نوجوانوں کی بیرون ملک نقل مکانی اور روزگار کے محدود مواقع ایسے مسائل ہیں جن کا حل محض انتخابی نعروں سے ممکن نہیں۔ صنعتی ترقی اور سرمایہ کاری کے فروغ کے بغیر ریاست کی معیشت کو نئی سمت دینا بھی آسان نہیں ہوگا۔

اس لیے کسی بھی سیاسی اتحاد کی کامیابی کا اصل پیمانہ یہ ہونا چاہیے کہ وہ عوامی مسائل کے حل کے لیے کتنا واضح اور قابل عمل پروگرام پیش کرتا ہے۔ اکالی دل کے لیے اپنی روایتی سیاسی شناخت اور خود مختار حیثیت برقرار رکھنا بھی ایک بڑا امتحان ہوگا۔ اس جماعت کی سیاست محض انتخابی مفادات تک محدود نہیں رہی، بلکہ پنجاب کی مذہبی، سماجی اور تاریخی شناخت سے بھی اس کا گہرا تعلق ہے۔ بی جے پی کے ساتھ نئے اتحاد میں اسے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ وہ پنجاب کے مخصوص مسائل اور کسانوں کے مفادات پر اپنا موقف آزادانہ طور پر پیش کر سکتی ہے۔ دوسری طرف بی جے پی کو بھی یہ اعتماد بحال کرنا ہوگا کہ پنجاب کے کسانوں اور سکھ برادری کے خدشات اس کے لیے محض انتخابی ضرورت نہیں بلکہ سنجیدہ سیاسی معاملات ہیں۔ اگر دونوں جماعتیں ان حساس پہلوؤں کو نظر انداز کرتی ہیں تو اتحاد کی بنیاد کمزور پڑ سکتی ہے۔

جمہوری سیاست میں جماعتوں کو بدلتے حالات کے مطابق اپنے سیاسی فیصلوں اور اتحادوں پر نظر ثانی کا حق حاصل ہے۔ اس لیے اکالی دل اور بی جے پی کی قربت کو محض موقع پرستی قرار دینا مناسب نہیں، لیکن سیاسی مفاہمت کے ساتھ اصولی موقف اور عوامی جواب دہی بھی ضروری ہے۔ کل جن اختلافات کو بنیاد بنا کر اتحاد ختم کیا گیا تھا، آج ان کے بارے میں وضاحت دیے بغیر دوبارہ ساتھ آنے کا فیصلہ عوام کے ذہنوں میں سوال پیدا کرے گا۔ سیاسی جماعتوں کے لیے یہ کافی نہیں کہ وہ انتخابی کامیابی کے امکانات دیکھ کر اتحاد کر لیں، بلکہ انہیں یہ بھی بتانا ہوگا کہ ان کا مشترکہ پروگرام ریاست کے بنیادی مسائل کا حل کیسے پیش کرے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ سیاست میں اتحاد مستقل نہیں ہوتے اور نہ ہی اختلافات ناقابل حل ہوتے ہیں، لیکن ہر سیاسی مفاہمت کی ساکھ کا امتحان عوام کے درمیان ہی ہوتا ہے۔ بی جے پی اور اکالی دل نے دوبارہ ساتھ چلنے کا فیصلہ کر کے اپنے لیے ایک نیا سیاسی راستہ ضرور کھولا ہے، مگر اس کی منزل ابھی غیر یقینی ہے۔ آئندہ اسمبلی انتخابات میں اس اتحاد کو عام آدمی پارٹی اور کانگریس کے ساتھ ساتھ کسانوں کی ناراضگی، مقامی مسائل اور عوامی توقعات کا بھی سامنا کرنا ہوگا۔

آخر کار اکالی دل اور بی جے پی کے سامنے اصل چیلنج ایک دوسرے کا ہاتھ تھامنے سے زیادہ عوام کا اعتماد حاصل کرنا ہے۔ اگر یہ اتحاد پنجاب کے مفادات، کسانوں کے مسائل اور ریاست کی معاشی ترقی کے لیے مشترکہ اور قابل اعتبار لائحہ عمل پیش کرتا ہے تو اس کی سیاسی افادیت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر اس کا محور صرف اقتدار اور نشستوں کی تقسیم تک محدود رہا تو چھ برس کی دوری کے بعد قائم ہونے والی یہ قربت بھی انتخابی مصلحت سے آگے نہیں بڑھ سکے گی۔ پنجاب کے ووٹر ہی طے کریں گے کہ یہ اتحاد سیاسی ضرورت کا کامیاب جواب ہے یا اقتدار کی سیاست کا ایک عارضی سمجھوتہ۔

روزنامہ جنوبی سہارا

DAILY JUNUBI SAHAARA BENGALURU

زراعت اور ملکی معیشت کا باہمی تعلق

زراعت کا تعلق صرف کھیتوں اور فصلوں تک محدود نہیں بلکہ یہ صنعت، تجارت، روزگار اور برآمدات سمیت معیشت کے مختلف شعبوں کو متاثر کرتی ہے۔ گندم، چاول، مکئی، دالیں، سبزیاں، پھل، گنا اور کپاس جیسی فصلیں ملکی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ صنعتی شعبے کے لیے خام مال بھی فراہم کرتی ہیں۔ زرعی پیداوار میں اضافہ ہونے سے غذائی اجناس کی فراہمی بہتر ہوتی ہے، قیمتوں میں استحکام آتا ہے اور دیہی علاقوں میں آمدنی کے مواقع بڑھتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر زرعی پیداوار کم ہو جائے تو غذائی قلت، مہنگائی اور درآمدات پر انحصار میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔ اس لیے زرعی ترقی کو محض کسانوں کا مسئلہ سمجھنا درست نہیں، بلکہ یہ پورے ملک کی معاشی سلامتی کا معاملہ ہے۔ آج کا کسان کئی مشکلات سے دوچار ہے۔ مہنگی کھاد، معیاری بیجوں کی عدم دستیابی، ڈیزل اور بجلی کی بڑھتی ہوئی قیمتیں، آب پاشی کے مسائل اور زرعی قرضوں کا بوجھ اس کی مشکلات میں اضافہ کر رہے ہیں۔ چھوٹے اور غریب کسان بالخصوص ان مسائل سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ ایک بڑا مسئلہ یہ بھی ہے کہ کسان کو اپنی فصل کی مناسب قیمت نہیں مل پاتی۔ وہ مہنگے داموں بیج، کھاد اور دیگر زرعی ضروریات خریدتا ہے، لیکن جب فصل تیار ہوتی ہے تو منڈی میں اسے اکثر اپنی محنت کے مطابق معاوضہ نہیں ملتا۔ درمیان کے بعض تجارتی عناصر زیادہ منافع حاصل کر لیتے ہیں، جبکہ اصل محنت کرنے والا کسان معاشی پریشانیوں میں مبتلا رہتا ہے۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ کسانوں کو مناسب قیمت، آسان قرضے، معیاری زرعی مداخل اور منڈی تک براہ راست رسائی فراہم کرے۔ کسانوں کے مفادات کا تحفظ کیے بغیر زرعی شعبے کو مضبوط بنانا ممکن نہیں۔ موجودہ دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک نے جدید مشینری، سائنسی تحقیق اور نئی ٹیکنالوجی کے ذریعے زرعی پیداوار میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ ہمارے ہاں بھی روایتی طریقۂ کاشت کے ساتھ جدید زرعی علوم کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ ٹریکٹر، ہارویسٹر، جدید بیج، ڈرپ اریگیشن، اسپرنکلر نظام اور مٹی کی سائنسی جانچ کے ذریعے کم وسائل میں زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔ مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کی مدد سے موسم کی پیش گوئی، فصلوں کی بیماریوں کی شناخت اور پانی کے بہتر استعمال میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ کسانوں کو جدید ٹیکنالوجی سے واقف کرایا جائے اور زرعی یونیورسٹیوں، تحقیقی اداروں اور دیہی آبادی کے درمیان مضبوط رابطہ قائم کیا جائے۔ زراعت کے لیے پانی بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ پانی کے بغیر زمین کی زرخیزی اور فصلوں کی پیداوار برقرار رکھنا مشکل ہے۔ لیکن بڑھتی ہوئی آبادی، موسمیاتی تبدیلی، زیر زمین پانی کے بے دریغ استعمال اور آب پاشی کے فرسودہ طریقوں نے پانی کی دستیابی کو ایک بڑا چیلنج بنا دیا ہے۔ بہت سے علاقوں میں کسان آج بھی روایتی طریقوں سے کھیتوں کو پانی دیتے ہیں، جس سے پانی کا بڑا حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ ڈرپ اور اسپرنکلر آب پاشی جیسے جدید طریقوں کو فروغ دے کر پانی کی بچت کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ بارش کے پانی کو محفوظ کرنے، تالابوں کی تعمیر اور آبی وسائل کے بہتر انتظام پر بھی توجہ دینا ضروری ہے۔ پانی کی ہر بوند کی اہمیت کو سمجھنا ہوگا، کیونکہ پانی کا تحفظ دراصل مستقبل کی غذائی سلامتی کا تحفظ ہے۔ موسمیاتی تبدیلی نے زراعت کے لیے نئے خطرات پیدا کر دیے ہیں۔ کبھی غیر معمولی بارشیں، کبھی شدید گرمی، کبھی خشک سالی اور کبھی سیلاب فصلوں کو تباہ کر دیتے ہیں۔ ان قدرتی آفات سے سب سے زیادہ نقصان چھوٹے کسانوں کو اٹھانا پڑتا ہے، کیونکہ ان کے پاس نقصانات برداشت کرنے کے وسائل محدود ہوتے ہیں۔ اس صورت حال سے نمٹنے کے لیے ایسی فصلوں کی اقسام متعارف کرانا ضروری ہے جو گرمی، خشک سالی اور موسمی تبدیلیوں کو برداشت کر سکیں۔ کسانوں کو بروقت موسمی اطلاعات فراہم کی جائیں اور فصلوں کی بیمہ اسکیموں کو مؤثر بنایا جائے تاکہ قدرتی آفات کی صورت میں انہیں مالی تحفظ حاصل ہو سکے۔ ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ نوجوان نسل کا رجحان زراعت سے کم ہوتا جا رہا ہے۔ بہت سے نوجوان کھیتی باڑی کو کم منافع بخش اور محنت طلب پیشہ سمجھتے ہیں۔ اگر یہی صورت حال برقرار رہی تو مستقبل میں زرعی شعبے کو ہنرمند افراد کی کمی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ضرورت ہے کہ زراعت کو جدید کاروباری شعبے کے طور پر متعارف کرایا جائے۔ نوجوانوں کو زرعی تعلیم، جدید مشینری، فوڈ پروسیسنگ، کولڈ اسٹوریج، ڈیری فارمنگ اور زرعی کاروبار کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ حکومت اور مالیاتی اداروں کو نوجوان کسانوں کے لیے آسان قرضوں اور تربیتی پروگراموں کا انتظام کرنا چاہیے۔ زرعی ترقی کے بغیر دیہی ترقی کا تصور بھی نامکمل ہے۔ دیہات میں سڑکوں، بجلی، صحت، تعلیم، آب پاشی اور منڈیوں کی سہولتیں بہتر بنانا ضروری ہے۔ اگر کسان کو اپنی پیداوار شہر تک پہنچانے میں دشواری ہو یا فصل ذخیرہ کرنے کے لیے مناسب انتظام نہ ہو تو اس کی محنت کا پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً کولڈ اسٹوریج اور فوڈ پروسیسنگ کی سہولتوں کی کمی کے باعث پھل، سبزیاں اور دیگر جلد خراب ہونے والی زرعی اجناس ضائع ہو جاتی ہیں۔ اگر دیہی علاقوں میں ان سہولتوں کو فروغ دیا جائے تو کسانوں کی آمدنی میں اضافہ اور غذائی اجناس کے ضیاع میں کمی ممکن ہے۔ زرعی شعبے میں خواتین کا کردار بھی نہایت اہم ہے۔ دیہی خواتین فصلوں کی بوائی، کٹائی، مویشیوں کی دیکھ بھال، بیجوں کی تیاری اور دیگر زرعی سرگرمیوں میں نمایاں حصہ لیتی ہیں۔ اس کے باوجود ان کی محنت کو اکثر مناسب شناخت اور معاوضہ نہیں ملتا۔ خواتین کسانوں کو زرعی تربیت، مالی سہولتوں، جدید آلات اور منڈیوں تک رسائی فراہم کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ خواتین کو بااختیار بنائے بغیر دیہی معیشت کی مکمل ترقی ممکن نہیں۔ موجودہ حالات اس بات کے متقاض

سیتارمن نے اسکولی تعلیم، پیشہ ورانہ تعلیم اور ہنرمندی کے فروغ کے ماہرین کے ساتھ کی بجٹ سے پہلے کی 12 ویں میٹنگ کی



نئی دہلی، 25 نومبر (ہ س)۔ مرکزی وزیر خزانہ اور کارپوریٹ امور نرملا سیتارمن نے بدھ کو نئی دہلی میں اسکولی تعلیم، پیشہ ورانہ تعلیم، ہنرمندی کے فروغ اور کھیلوں کے شعبوں سے وابستہ ماہرین اور متعلقہ فریقوں کے ساتھ مرکزی بجٹ 28-2027 کے سلسلے میں تبادلہ خیال کیا۔

وزارت خزانہ کے مطابق، نرملا سیتارمن کی صدارت میں منعقدہ بجٹ سے قبل مشاورت کی 12 ویں میٹنگ میں مذکورہ شعبوں کے ماہرین اور متعلقہ فریقوں نے شرکت کی۔

آئندہ مرکزی بجٹ 28-2027 کی تیاری کے سلسلے میں منعقدہ اس میٹنگ میں محکمہ اقتصادی امور، وزارت ہنرمندی کے فروغ وصنعت کاری اور محکمہ اسکولی تعلیم وخواندگی کے سکریٹریوں کے علاوہ محکمہ کھیل کے سینئر افسران اور حکومت ہند کے چیف اکنامک ایڈوائزر نے بھی شرکت کی۔ اس کا مقصد ملک کی اہم اقتصادی ترجیحات کو مدنظر رکھتے ہوئے بجٹ سازی اور پالیسی سازی کے عمل کو بہتر بنانا تھا۔

وزارت خزانہ ہر سال مرکزی بجٹ پیش کرنے سے قبل صنعت کاروں، ماہرین اقتصادیات، مختلف شعبوں کے ماہرین، ریاستی حکومتوں اور مختلف شعبوں کے نمائندوں کے ساتھ متعدد دور کی مشاورتی میٹنگیں منعقد کرتی ہے، تاکہ بجٹ میں مختلف طبقات اور شعبوں کی تجاویز کو شامل کیا جاسکے۔

مصنوعی ذہانت سے بہار کے نظامِ صحت میں آئے گی تبدیلی: نشانت



پٹنہ، 25 نومبر (ہ س)۔ بہار حکومت صحت کے شعبے میں مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے استعمال کو فروغ دینے پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ اسی سلسلے میں پٹنہ کے ہوٹل تاج سٹی سینٹر میں گیٹس فاؤنڈیشن کے تعاون سے بہار حکومت کی جانب سے 'اے آئی فار اے ہیلتھیئر بہار: فرام انوویشن ٹو امپیکٹ' کے موضوع پر ایک روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس میں وزیر صحت نشانت نے صحت خدمات کے مختلف شعبوں کو مصنوعی ذہانت سے جوڑنے کے لیے تفصیلی منصوبہ بندی اور حکومت کی ترجیحات سے آگاہ کیا۔

وزیر صحت نشانت نے کہا کہ حکومت کا مقصد صرف اسپتالوں کی تعمیر کرنا نہیں، بلکہ وہاں دستیاب صحت خدمات کو جدید ٹیکنالوجی سے جوڑنا بھی ہے۔ ادویات کی دستیابی اور سپلائی سے لے کر طبی جانچ کے آلات، ڈاکٹروں کی دستیابی، ٹیلی میڈیسن، اسپتالوں میں بستروں کے انتظام اور ایمبولینس خدمات تک میں مصنوعی ذہانت کا استعمال کیا جائے گا۔ اس سے خاص طور پر دیہی علاقوں میں رہنے والے غریب مریضوں کو بروقت طبی جانچ، ماہر ڈاکٹروں کا مشورہ اور بہتر علاج فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت صحت خدمات کا معیار بہتر بنانے، ڈاکٹروں کی کمی کے مسئلے سے نمٹنے، دیہی علاقوں تک ماہر معالجین کی رسائی یقینی بنانے اور سرکاری صحت اداروں کی نگرانی کو مؤثر بنانے میں اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ حکومت کی کوشش ہے کہ بہار کے کسی بھی دیہی علاقے میں رہنے والے غریب شخص کو بھی وہی طبی سہولیات دستیاب ہوں جو شہری علاقوں میں میسر ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ محکمہ صحت کے اہم طبی جانچ آلات کو بھی اے آئی سے جوڑا جائے۔ سی ٹی اسکین، ایم آر آئی، الٹراساؤنڈ اور ایکسرے رپورٹ کے تجزیے میں بھی اس ٹیکنالوجی کی مدد لی جاسکتی ہے۔ مثال دیتے ہوئے وزیر صحت نے کہا کہ اگر کسی دیہی علاقے میں مریض کا ایکسرے کیا جاتا ہے تو اے آئی ٹیکنالوجی کی مدد سے اس میں بیماری کی ممکنہ علامات کی ابتدائی شناخت کی جاسکتی ہے۔ اس سے ٹی بی اور کینسر جیسی سنگین بیماریوں کی ابتدائی علامات کا پتہ لگانے اور بروقت مزید جانچ و علاج شروع کرنے میں مدد ملے گی۔ نشانت نے کہا کہ بہار کے دیہی علاقوں میں ماہر ڈاکٹروں کی دستیابی ایک بڑا چیلنج ہے۔ معاشی طور پر کمزور خاندانوں کے لیے بڑے شہروں میں جاکر ماہر ڈاکٹروں سے علاج کرانا بھی آسان نہیں ہوتا۔ ایسی صورت حال میں مصنوعی ذہانت کو ٹیلی میڈیسن سے جوڑ کر دیہی مریضوں کو ماہر ڈاکٹروں سے براہ راست مشورہ فراہم کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے اسپتالوں میں بستروں کی دستیابی کی معلومات کو ڈیجیٹل بنانے پر بھی خصوصی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ جنرل وارڈ، آئی سی یو، ہائی ڈیپنڈنسی یونٹ اور دیگر کریٹیکل کیئر یونٹ میں دستیاب اور خالی بستروں کی حقیقی صورت حال مریضوں اور ان کے اہل خانہ کو آن لائن دستیاب ہونی چاہیے۔ انہوں نے بتایا کہ کچھ دن قبل آئی جی آئی ایم ایس کے ڈائریکٹر سے اس سلسلے میں بات چیت ہوئی تھی اور انہیں ایسی تکنیکی تیار کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

میٹھی: دوموٹر سائیکلوں کی آمنے سامنے کی ٹکر، تین نوجوانوں کی موت



میٹھی، 25 نومبر (ہ س)۔ اتر پردیش کے میٹھی ضلع کے سنگھ پور علاقے کے اہوروا بھوانی قصبے میں منگل کی رات تقریباً 11 بجے بینک آف بڑودہ کے سامنے دو موٹر سائیکلوں کے درمیان آمنے سامنے زبردست ٹکر ہوگئی۔ اس خوفناک سڑک حادثے میں تین نوجوان شدید زخمی ہوگئے۔ تینوں کو اسپتال پہنچایا گیا، جہاں علاج کے دوران ان کی موت ہوگئی۔ حادثے کے وقت تینوں نوجوانوں نے ہیلمٹ نہیں پہن رکھا تھا۔ عینی شاہدین کے مطابق، اہوروا بھوانی کی جانب سے ایک رائیڈر موٹر سائیکل آرہی تھی۔ اسی دوران انہونا کی طرف سے آنے والی ہیرو پیشن پلس موٹر سائیکل سے اس کی آمنے سامنے ٹکر ہوگئی۔ تصادم اتنا شدید تھا کہ موٹر سائیکل سوار تینوں نوجوان سڑک پر گر کر شدید زخمی ہوگئے۔ حادثے کے بعد موقع پر لوگوں کی بھیڑ جمع ہوگئی۔ مقامی افراد کی مدد سے زخمیوں کو کمیونٹی ہیلتھ سینٹر سنگھ پور پہنچایا گیا۔ ڈاکٹروں نے ناگیش کو مردہ قرار دے دیا، جبکہ شدید زخمی لیش راج اور رام شنکر کو ابتدائی علاج کے بعد دوسرے اسپتال کے لیے ریفر کردیا گیا۔ تاہم، بعد میں علاج کے دوران دونوں نے بھی دم توڑ دیا۔ شیورتن گنج تھانے کے انچارج دیا شنکر شرانے بدھ کو بتایا کہ مہلوکین کی شناخت لیش راج (18)، ساکن اکبر پور فرسی، رام شنکر (28)، ساکن گودھنا مجرے داندو پور، تھانہ شیورتن گنج اور ناگیش (20)، ساکن شہادت گنج مجرے ڈانگی برولیا، تھانہ انہونا کے طور پر ہوئی ہے۔

شیش ناگ جھیل کے قریب جاری کاموں پر ماہرین وضاحت کریں، ماحولیاتی کارکن کا مطالبہ

سری نگر، 25 نومبر (ہ س)۔ ماحولیاتی کارکن ڈاکٹر راجہ مظفر بٹ نے اننت ناگ کی شیش ناگ جھیل کے قریب جاری کھدائی اور راستے کی توسیع کے کاموں پر متعلقہ حکام اور ماہرین سے شفاف اور سائنسی بنیادوں پر مبنی وضاحت کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے وزیر جنگلات و ماحولیات الطاف کلو سے بھی اپیل کی کہ وہ متعلقہ افراد کی ایک مشترکہ پریس کانفرنس کا جلد از جلد اہتمام کرائیں۔ ایکس پر اپنے ایک پوسٹ میں بٹ نے کہا کہ ماحولیاتی لحاظ سے نازک اس جھیل کے قریب جاری کاموں پر عوامی تشویش اور بحث بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ جھیل جموں وکشمیر کی ان 14 گلیشیائی جھیلوں میں شامل ہے جنہیں انتہائی خطرناک قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا: ''اس بات کی فوری ضرورت ہے کہ متعلقہ حکام اور ماہرین شفاف اور سائنسی بنیادوں پر وضاحت پیش کریں۔''

انہوں نے گلیشیالوجسٹ اور اسلامک یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (آئی یو ایس ٹی) کے وائس چانسلر پروفیسر شکیل احمد رمشو، جموں وکشمیر آلودگی کنٹرول کمیٹی کے چیئرمین واسو یادو اور چیف وائلڈ لائف وارڈن سرویش رائے کا نام لیتے ہوئے کہا کہ ''انہیں اپنی خاموشی توڑنی چاہیے اور عوام کو واضح اور شواہد پر مبنی رہنمائی فراہم کرنی چاہیے۔''

بٹ کے مطابق ان تینوں ماہرین کی مشترکہ رائے گلیشیائی جھیل کے پھٹنے سے آنے والے سیلاب (جی ایل او ایف) سے متعلق خدشات کو دور کرنے اور آس پاس کے بلند پہاڑی مسکنوں پر ماحولیاتی اثرات کا جائزہ لینے کے لیے ناگزیر ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس سے یہ بھی یقینی بنایا جا سکے گا کہ عوامی بحث اور پالیسی فیصلے قیاس آرائیوں کے بجائے سائنسی حقائق پر مبنی ہوں۔

یہ تشویش امرناتھ یاترا کے راستے پر جھیل کے قریب ایک بھاری ایکسکیویٹر کے کام کرتے ہوئے دکھائی دینے والی وائرل ویڈیو کے بعد سامنے آئی ہے۔ بارڈر روڈز آرگنائزیشن (بی آر او) نے کہا ہے کہ وہ یاترا کے بعد موجودہ راستے کی توسیع کا کام حفاظتی ضوابط اور ماحولیاتی تحفظات کی پاسداری کرتے ہوئے کر رہا ہے، اور سوشل میڈیا پر گردش کرنے والے دعووں کو اس نے غلط قرار دیا ہے۔

دریں اثنا، چینج ڈاٹ آرگ پر ''کشمیر کی بلند پہاڑی جھیلوں کے گرد تعمیرات بند کی جائیں'' کے عنوان سے شروع کی گئی آن لائن عرضداشت پر اب تک ہزاروں لوگ دستخط کر چکے ہیں۔

محبوبہ مفتی کا الزام، عمر کابینہ نے 'شیش ناگ تک سڑک' کو منظوری دی تھی؛ نیشنل کانفرنس نے دعوے کی تردید کی



سری نگر، 25 نومبر (ہ س)۔ پی ڈی پی کی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے الزام لگایا ہے کہ عمر عبداللہ کی قیادت والی کابینہ نے بارڈر روڈز آرگنائزیشن (بی آر او) کے پروجیکٹ بیکن کے ساتھ مفاہمتی یادداشت میں توسیع کر کے شیش ناگ تک سڑک کی راہ ہموار کی تھی۔ نیشنل کانفرنس نے اس دعوے کو غلط بیانی قرار دیتے ہوئے محبوبہ مفتی سے کہا ہے کہ وہ ثبوت پیش کریں یا معافی مانگیں۔ بدھ کو ایکس پر اپنے ایک پوسٹ میں محبوبہ مفتی نے کہا: ''حیرت انگیز طور پر 23 جنوری 2026 کو عمر عبداللہ کی قیادت والی کابینہ نے بی آر او کے پروجیکٹ بیکن کے ساتھ مفاہمتی یادداشت میں توسیع کر کے شیش ناگ تک سڑک کی راہ ہموار کی تھی۔'' انہوں نے اس اقدام کو نازک ماحولیاتی نظام پر حملہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے شیش ناگ کا ماحولیاتی نظام اور امرناتھ یاترا، دونوں خطرے میں پڑ گئے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا وزیر اعلیٰ اور محکمہ سیاحت اس مفاہمتی یادداشت اور دی گئی منظوری کی وضاحت کریں گے، اور کیا وہ ''ناقابل تلافی نقصان ہونے سے پہلے'' اسے واپس لیں گے۔ اس پر شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے ترجمان عمران نبی ڈار نے پوچھا کہ محبوبہ مفتی غلط بیانی اور شرارت کیوں کر رہی ہیں۔ انہوں نے سوال کیا: ''سڑک کی منظوری کہاں اور کب دی گئی؟'' ان کا کہنا تھا کہ جنوری کی مفاہمتی یادداشت کا مقصد امرناتھ یاترا کے راستوں پر زیر التوا اور اہم کاموں کی تکمیل، ڈھلانوں کو مستحکم بنانا اور برف ہٹانے کا کام تھا۔

آئی ایم سی آر کے زیر اہتمام دہلی میں طلبہ لیڈران کے اعزاز میں خصوصی تقریب، اے ایم یو اسٹوڈنٹس یونین کے نومنتخب عہدیداران کا استقبال



نئی دہلی، 25 نومبر (ہ س)۔ انڈین مسلمس فار سول رائٹس (آئی ایم سی آر) کے زیر اہتمام دہلی کے کانسٹی ٹیوشن کلب میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین کے نومنتخب عہدیداران، یونین کے ایگزیکٹو اور کورٹ ارکان، انتخابات میں رنر اپ امیدواروں کے علاوہ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں طلبہ یونین کی بحالی کا مطالبہ کرنے والے طلبہ لیڈران اور میوات کالج میں بھوک ہڑتال پر بیٹھے طلبہ کا استقبال کرتے ہوئے انہیں اعزاز سے نوازا گیا۔ تقریب کا بنیادی مقصد نئی نسل کے طلبہ لیڈران کی حوصلہ افزائی، ان کی جدوجہد کو تسلیم کرنا اور انہیں تعلیمی اداروں کی جمہوری روایات، طلبہ حقوق اور قومی سیاست میں فعال کردار ادا کرنے کے لیے رہنمائی فراہم کرنا تھا۔ تقریب کے افتتاحی خطاب میں آئی ایم سی آر کے سکریٹری جنرل اور سابق جوائنٹ سکریٹری، وزارتِ پارلیمانی امور، محمد خالد خان نے تنظیم کا تعارف پیش کرتے ہوئے اس پروگرام کے انعقاد کے اغراض ومقاصد پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ قیادت کسی بھی معاشرے کے سیاسی اور سماجی مستقبل کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے، اس لیے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی اور ان کی رہنمائی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ تقریب کے مہمان خصوصی سابق مرکزی وزیر سلمان خورشید نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین کے انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ بھارت تیزی سے بدل رہا ہے اور موجودہ حالات میں طلبہ لیڈران کو بھی غیر معمولی بصیرت، دانش مندی اور سیاسی سوجھ بوجھ کے ساتھ خود کو نئے حالات کے مطابق ڈھالنا ہوگا۔ ان کے مطابق نئی نسل کے سامنے بدلتے ہوئے سیاسی وسماجی منظرنامے کو سمجھنے اور اس میں اپنی مؤثر جگہ بنانے کا ایک بڑا چیلنج ہے، جس کے لیے انہیں سنجیدہ تیاری اور وسیع تر قومی نقطۂ نظر اختیار کرنا ہوگا۔ پروگرام کے روحِ رواں، آئی ایم سی آر کے چیئرمین اور سابق رکنِ پارلیمنٹ محمد ادیب نے اپنے خطاب میں کہا کہ آٹھ سال کے طویل وقفے کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلبہ کو اپنی اسٹوڈنٹس یونین ملی ہے، جو نہ صرف طلبہ کے جمہوری حقوق کی بحالی بلکہ یونیورسٹی کی تاریخی روایات کے تسلسل کے اعتبار سے بھی اہمیت رکھتی ہے۔ انہوں نے نومنتخب عہدیداران کو متوجہ کیا کہ ان پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ مسلم یونیورسٹی کے وقار، اس کی علمی وتہذیبی شناخت اور جمہوری روایات کا تحفظ کرتے ہوئے قومی سیاست میں اپنی الگ اور مؤثر شناخت قائم کریں۔ محمد ادیب نے اپنے زمانہ طالب علمی کے تجربات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ماضی میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلبہ لیڈران نہ صرف قومی سطح پر نمایاں کردار ادا کرتے تھے بلکہ بیرونِ ملک منعقد ہونے والے اسٹوڈنٹس لیڈرشپ سمٹ میں بھی شرکت کر کے اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرتے تھے۔ تاہم، ان کے بقول، موجودہ دور میں طلبہ قیادت کی قومی سیاست اور طلبہ حقوق سے متعلق تحریکوں میں وہ فعالیت اور نمایاں کردار دکھائی نہیں دیتا جو ماضی میں اس کی پہچان ہوا کرتا تھا۔

انہوں نے طلبہ لیڈران پر زور دیا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محض یونیورسٹی کے داخلی معاملات تک محدود نہ رکھیں بلکہ قومی سطح پر درپیش مسائل اور جمہوری جدوجہد میں بھی اپنا کردار ادا کریں۔

محمد ادیب نے انہیں یقین دلایا کہ طلبہ کو جب بھی کسی تعاون یا رہنمائی کی ضرورت ہوگی، آئی ایم سی آر ان کے ساتھ کھڑا ہوگا۔ میجر جنرل جاوید اقبال (ریٹائرڈ) نے اپنے خطاب میں زندگی کے مختلف تجربات اور مشاہدات طلبہ کے ساتھ شیئر کیے۔ انہوں نے جوشیلے انداز میں نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ سیاست اور عوامی زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے محض جوش کافی نہیں، بلکہ حکمت، تدبر، نظم وضبط اور حالات کو سمجھنے کی صلاحیت بھی ضروری ہے۔ انہوں نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے مستقبل کے فیصلے جذبات کے بجائے دانش مندی اور دوراندیشی کے ساتھ کریں۔ سابق مرکزی وزیر محمد علی اشرف فاطمی نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج جو نوجوان طلبہ سیاست میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں، ممکن ہے کہ آنے والے وقت میں وہ پارلیمنٹ اور اسمبلیوں تک پہنچیں اور ملک کی سیاست میں اہم ذمہ داریاں سنبھالیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اپنے تعلیمی ادارے کے وقار اور اس کی تاریخی روایات کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔ محمد علی اشرف فاطمی نے خاص طور پر سرسید احمد خان کے تعلیمی واصلاحی مشن کو یاد رکھنے اور اس کے بنیادی مقاصد کو آگے بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقع پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین کے نومنتخب صدر نعمان اشرف، نائب صدر نشرہ نعیم اور یونین کے سکریٹری نے بھی اظہارِ خیال کیا اور اپنے مستقبل کے عزائم اور طلبہ سے وابستہ توقعات کا اظہار کیا۔

نکسل متاثرہ علاقوں میں ترقیاتی کاموں اور بنیادی سہولیات کی فراہمی پر خصوصی زور

پٹنہ، 25 نومبر (ہ س)۔ بہار کے نکسلی اثرات سے آزاد علاقوں میں ترقیاتی کاموں اور حفاظتی انتظامات کا جائزہ لینے کے لیے بدھ کے روز محکمہ داخلہ میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ وزارت داخلہ، حکومت ہند کے جوائنٹ سکریٹری راجیو کمار کی صدارت میں منعقدہ اس اجلاس میں محکمہ داخلہ بہار کے پرنسپل سکریٹری پنکج کمار بھی موجود تھے۔ اس موقع پر ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (آپریشن) کندن کرشنن اور محکمہ داخلہ کے خصوصی سکریٹری چھترنیل سنگھ نے بھی شرکت کی۔ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے منعقدہ اس اجلاس میں گیا، اورنگ آباد، جموئی اور لکھی سرائے اضلاع کے ضلع مجسٹریٹ، سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سمیت دیگر متعلقہ افسران شریک ہوئے۔ اجلاس میں نکسلی سرگرمیوں سے آزاد ہو چکے علاقوں میں ترقیاتی کاموں کو تیز کرنے اور حفاظتی انتظامات کی مسلسل نگرانی پر خصوصی زور دیا گیا۔ جوائنٹ سکریٹری راجیو کمار نے متعلقہ اضلاع کے افسران کو ترقیاتی سرگرمیوں کو مؤثر طریقے سے آگے بڑھانے کے لیے ضروری ہدایات دیں۔ انہوں نے چاروں اضلاع کے ضلع مجسٹریٹ کو سروس سینٹر کے قیام سے متعلق تجویز تیار کر کے بھیجنے کی ہدایت بھی دی۔ انہوں نے ان علاقوں میں عوامی شراکت داری کو فروغ دینے، نوجوانوں کو مثبت سرگرمیوں اور ترقی کے مرکزی دھارے سے جوڑنے کے ساتھ ان کے لیے روزگار کے مواقع اور دیگر تعمیری سرگرمیاں فراہم کرنے پر زور دیا۔ میٹنگ میں صحت اور تعلیم کی سہولیات کی دستیابی اور معیار کو بہتر بنانے، عام شہریوں کے معیار زندگی کو بلند کرنے اور سرکاری ترقیاتی منصوبوں کا فائدہ سماج کے آخری فرد تک پہنچانے پر بھی تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس کے علاوہ متاثرہ علاقوں میں سڑک رابطے کو بہتر بنانے اور موبائل نیٹ ورک کی سہولت یقینی بنانے کے لیے سڑکوں کی تعمیر اور موبائل ٹاور نصب کرنے جیسے بنیادی ڈھانچے کے کاموں کو ترجیح دینے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ میٹنگ میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ ماضی میں نکسلی سرگرمیوں سے متاثرہ علاقوں میں ترقی اور سلامتی کے درمیان بہتر تال میل قائم کرتے ہوئے انتظامی رسائی کو مزید مضبوط بنایا جائے۔

داناپور میں دن دہاڑے طالب علم کا گولی مار کر قتل



پٹنہ، 25 نومبر (ہ س)۔ بہار کی راجدھانی پٹنہ کے داناپور تھانہ علاقے میں بدھ کی صبح بے خوف بدمعاشوں نے دن دہاڑے ایک طالب علم کو گولی مار کر قتل کردیا۔ یہ واردات نیو تارا چک واقع جھپٹیا مندر کے قریب پیش آئی، جہاں موٹر سائیکل پر سوار نوجوان کو بدمعاشوں نے سر میں گولی ماردی۔ گولی لگتے ہی وہ خون میں لت پت ہوکر زمین پر گر پڑا۔ واردات کو انجام دینے کے بعد ملزمین پیدل ہی فرار ہوگئے۔ پولیس نے جائے واردات سے ایک پستول اور تین گولیاں برآمد کی ہیں۔ مقتول کی شناخت جھپٹیا مندر کے رہنے والے پرمود رائے کے 20 سالہ بیٹے روشن کمار عرف کٹو کے طور پر ہوئی ہے۔ وہ سرگنیش دت میموریل کالج کا طالب علم تھا۔ گولی لگنے کے بعد اہل خانہ اسے فوری طور پر علاج کے لیے شکونہ موڑ واقع ایک نجی اسپتال لے گئے، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ بعد میں اہل خانہ لاش کو سب ڈویژنل اسپتال لے گئے۔ مقتول کے چچا سُبودھ کمار نے بتایا کہ بدھ کی صبح تقریباً 7:30 بجے روشن اپنے بھائی بٹو سے موٹر سائیکل کی چابی لے کر گھر سے نکلا تھا۔ گھر سے کچھ ہی دور پہنچنے پر بدمعاشوں نے اسے نشانہ بناتے ہوئے سر میں گولی ماردی۔ گولی لگنے سے وہ شدید زخمی ہوکر سڑک پر گر پڑا۔ چچا کے مطابق ایک نوجوان نے انہیں اطلاع دی کہ روشن کو گولی ماردی گئی ہے اور حملہ آور پیدل فرار ہوگئے ہیں۔ اطلاع ملتے ہی اہل خانہ جائے واردات پر پہنچے، جہاں روشن خون میں لت پت پڑا تھا۔ اسے جلدی سے اسپتال لے جایا گیا، لیکن اس کی جان نہیں بچائی جاسکی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور معاملے کی چھان بین شروع کردی۔ پولیس نے جائے واردات سے ایک پستول برآمد کیا ہے، جس میں پھنسی ہوئی تین گولیاں بھی نکالی گئی ہیں۔ پولیس اہل خانہ کے بیانات درج کررہی ہے۔ فی الحال قتل کی وجوہات واضح نہیں ہوسکی ہیں۔ پولیس حملہ آوروں کی شناخت اور قتل کے اسباب کا پتہ لگانے میں مصروف ہے۔ اہل خانہ کے بیان کی بنیاد پر مزید کارروائی کی جائے گی۔

سی آئی او نیشنل سائنس اولمپیاڈ 2026 کے شرکا میں اسناد کی تقسیم



نئی دہلی، 25 نومبر (ہ س)۔ چلڈرن اسلامک آرگنائزیشن (CIO) کے زیرِ اہتمام منعقدہ نیشنل سائنس اولمپیاڈ 2026 کے شرکائی میں اسناد کی تقسیم کی پُروقار تقریب آج مدرسہ تعلیم القرآن، ابوالفضل انکلیو نارتھ یونٹ میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں مہمانِ خصوصی کے طور پر جناب سلیم اللہ خان صاحب (امیرِ حلقہ، جماعتِ اسلامی ہند دہلی) شریک ہوئے، جب کہ صدارتی و اختتامی کلمات جناب طیب احمد بیگ صاحب (امیرِ مقامی، جماعتِ اسلامی ہند ابوالفضل انکلیو نارتھ) نے پیش کیے۔

واضح رہے کہ یہ اولمپیاڈ ابوالفضل انکلیو نارتھ یونٹ میں 11 اکتوبر کو ملی ماڈل اسکول میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا تھا، جس میں 43 طلبہ و طالبات نے رجسٹریشن کرایا تھا۔ اس اولمپیاڈ کے انعقاد کا بنیادی مقصد بچوں میں سائنس کے شعبے میں مہارت حاصل کرتے ہوئے بلند مقام تک پہنچنے کا جذبہ اور صلاحیت پیدا کرنا تھا۔ بعدازاں 18 اکتوبر کو چراغ فیسٹیول کے موقع پر سائنس اولمپیاڈ کے ونرز کو انعامات سے نوازا گیا تھا۔ خوش آئند امر یہ ہے کہ دہلی اسٹیٹ سطح پر ابوالفضل انکلیو نارتھ یونٹ کے پانچ طلبہ نے پوزیشن حاصل کی اور تینوں جماعتوں کے الگ الگ ٹاپرز سامنے آئے۔ دہلی اسٹیٹ سطح پر ابو الفضل انکلیو نارتھ سے پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

جماعت ششم (Class 6th): تیسرا انعام (2,000؟) عمر زمان اور مریم

جماعت ہفتم (Class 7th): تیسرا انعام (2,000) عائزہ حفظ الرحمن

جماعت ہشتم (Class 8th): پہلا انعام (5,000؟) زہرہ فاطمہ؛ اور دوسرا انعام (3,000) عدیل احمد

اس موقع پر مہمانِ خصوصی سلیم اللہ خان صاحب (امیرِ حلقہ، جماعتِ اسلامی ہند دہلی) نے اپنے کلیدی خطاب میں طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں سائنس اور ریاضی کے شعبوں میں آگے بڑھنے کی رہنمائی فرمائی۔ انہوں نے قومی سطح پر دستیاب سرکاری سائنس لیبارٹریز کے حوالے سے آگاہ کرتے ہوئے طلبہ کو ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی ترغیب دی۔ ساتھ ہی انہوں نے طلبہ کو ترغیب وتحریک دلانے کے لیے عظیم سائنسداں وطبیب ابنِ سینا کا متاثر کن واقعہ بھی سنایا۔ تقریب کے اختتامی کلمات میں طیب احمد بیگ (امیرِ مقامی، جماعتِ اسلامی ہند ابوالفضل انکلیو نارتھ) نے طلبہ کو موجودہ صورتحال سے روشناس کراتے ہوئے معاشرے میں ان کے کردار پر گفتگو کی۔ انہوں نے جنریشن زی (Gen Z) کا حوالہ دیتے ہوئے جنریشن الفا (Gen Alpha) کی سماج کے تئیں ذمہ داری اور کردار کی جانب توجہ مبذول کرائی۔ اس کے ساتھ ہی تقریب میں شریک والدات (Mothers) کو سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں اس جانب متوجہ کیا کہ نبی اکرم ﷺ کس طرح بچوں کی تربیت فرماتے تھے اور کس انداز میں صحابہ کرام (خصوصاً پانچ عبداللہ حضرات) کی تربیت کی کہ انہوں نے اپنے اپنے شعبوں میں مہارت حاصل کی اور بلند مقام تک پہنچے۔

اپنے آئین کو مستحکم اور مضبوط بنانے کا عزم





تحریر: نریندر مودی

عزت مآب وزیر اعظم ہند

چھبیس نومبر 1949 کو آئین ساز اسمبلی نے ہمارے آئین کو منظور کیا تھا۔ آج کے دن ہم ڈاکٹر راجندر پرساد، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر اور آئین ساز اسمبلی کے تمام ارکان کو یاد کرتے ہیں اور انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ ان تمام عظیم شخصیات کی بڑائی اس بات میں پنہاں تھی کہ انہوں نے ایک جدید آئین کی تشکیل کے دوران بھارت کی عظیم روایات، تہذیبی ورثے اور صدیوں کے اجتماعی دانش وشعور سے بھرپور استفادہ کیا۔

بھارت جیسے متنوع ملک کے لیے، جہاں مختلف مذاہب، زبانیں، رسم و رواج اور مکاتبِ فکر پائے جاتے ہیں، یہ نہایت ضروری ہے کہ آئین کی اہمیت اور اس کا پیغام پارلیمنٹ اور عدالتوں کی حدود سے کہیں آگے تک پہنچے۔ ہماری مسلسل کوشش رہی ہے کہ آئین کے ساتھ عوام کے اجتماعی شعور اور احساسِ وابستگی کو مزید گہرا کیا جائے، بالخصوص نوجوان نسل میں آئینی اقدار کے تئیں بیداری پیدا کی جائے اور اتحاد و یکجہتی کے اس جذبے کو مضبوط بنایا جائے جو بھارت کے روشن مستقبل کے لیے ناگزیر ہے۔ اسی مقصد کے تحت ایک دہائی سے بھی زائد عرصہ قبل ہماری حکومت نے 26 نومبر کو یومِ آئین کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا تھا۔

مجھ سمیت کروڑوں بھارتیوں کے لیے آئینِ ہند ہماری زندگی کے سفر کا ایک ناگزیر حصہ ہے۔ جب بھی میں اپنے بچپن، ان سادہ اور محدود وسائل والے حالات کو یاد کرتا ہوں جن میں میری پرورش ہوئی، اور ان مشکلات پر نظر ڈالتا ہوں جو روزمرہ زندگی کا حصہ تھیں، تو میرا دل اپنے آئین کے تئیں بے پناہ تشکر کے جذبات سے بھر جاتا ہے۔ یہ ہمارے آئین کی غیر معمولی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ایک ایسے خاندان میں پیدا ہونے والا بچہ، جس کے پاس نہ کوئی خاص مراعات تھیں اور نہ ہی پیدائش کے اعتبار سے کوئی امتیازی سہولت، ایک دن دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کی خدمت کی ذمہ داری سونپے جانے کے لائق قرار پا سکتا ہے۔ یہ سب ہمارے آئین کی بدولت ممکن ہوا ہے، کیونکہ اب کسی فرد کے مستقبل کی حدود کا تعین اس کی پیدائش کے حالات نہیں کرتے۔

ہم نے اپنی بساط بھر کوشش کرتے ہوئے اپنے آئین کو مزید مضبوط بنا کر اس کے تئیں اپنے تشکر اور احسان مندی کے جذبات کا قرض ادا کرنے کی سعی کی ہے۔ آئین کے ممتاز محقق اور ماہر قانون گرین وِل آسٹن نے ہمارے آئین کو ''سب سے بڑھ کر ایک سماجی دستاویز'' قرار دیا تھا۔ سماجی اور معاشی انصاف کے حصول کی جستجو ہمارے آئین کے گوشے گوشے میں پیوست ہے۔ ایسے میں ہمارے لیے اس سے بڑھ کر اطمینان اور مسرت کی بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہم آئین کے معماروں کے اس عظیم اور عزیز خواب کو حقیقت میں بدلنے کے لیے کوشاں ہیں؟

عالمی بینک کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق، بھارت میں تقریباً 50 کروڑ افراد غربت سے باہر نکل آئے ہیں۔ نسل در نسل غربت اور محرومیوں کے چنگل سے آزاد ہو کر اب کروڑوں والدین اپنے بچوں کے بہتر اور روشن مستقبل کے خواب دیکھ سکتے ہیں۔

جب پردھان منتری آواس یوجنا کے تحت کسی خاندان کو جھونپڑیا کچے مکان سے نکال کر پکے مکان کی سہولت فراہم کی جاتی ہے تو باوقار زندگی گزارنے کا آئینی وعدہ حقیقت کا روپ اختیار کرتا ہے۔ اسی طرح جب اجولا یوجنا کے ذریعے کسی ماں کو دھوئیں سے بھرے باورچی خانے کی اذیت اور مشکلات سے نجات ملتی ہے تو ہم مساوات اور عوامی فلاح و بہبود کے آئینی اصولوں کو عملی جامہ پہنانے کی جانب ایک اہم قدم اٹھاتے ہیں۔

جب آیوشمان بھارت کے ذریعے کسی غریب خاندان کو قرض کے بوجھ کے خوف کے بغیر معیاری طبی سہولیات حاصل ہوتی ہیں تو سماجی انصاف کا تصور عملی حقیقت بن جاتا ہے۔

جب مُدرا یوجنا اور پی ایم سوانِدھی کے ذریعے چھوٹے کاروباری افراد اور سڑکوں پر کاروبار کرنے والے خانچہ فروشوں کو بغیر کسی ضمانت کے قرض فراہم کیا جاتا ہے تو معاشی انصاف کے اصول کو عملی شکل ملتی ہے۔ اسی طرح جب ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور یو پی آئی جیسے پلیٹ فارم ہر قسم کی تفریق اور رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے وہ مواقع، جو پہلے صرف مراعات یافتہ طبقے کو میسر تھے، ہر شہری کی دسترس میں پہنچاتے ہیں تو ہم شمولیت اور سب کو ساتھ لے کر چلنے کے آئینی تصور کو مزید آگے بڑھاتے ہیں۔

آئین کے اس وژن کی عملی تعبیر کی ایسی اور بھی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ ہماری حکومت کی جانب سے کی گئی آئینی ترامیم کی فہرست کو بھی اسی تناظر میں دیکھا جا سکتا ہے۔ 101ویں آئینی ترمیم کے ذریعے جی ایس ٹی (اشیا و خدمات ٹیکس) کا نفاذ عمل میں آیا، جو ایک طویل عرصے سے زیرِ انتظار اہم اصلاح تھی۔ 102ویں آئینی ترمیم کے ذریعے پسماندہ طبقات کے قومی کمیشن کو آئینی حیثیت عطا کی گئی، جس سے معاشرے کے محروم اور پسماندہ طبقات کا ایک دیرینہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوا۔

103ویں آئینی ترمیم کو بھی وسیع پیمانے پر سماجی قبولیت حاصل ہوئی۔ اس ترمیم کے ذریعے معاشی طور پر کمزور طبقات (ای ڈبلیو ایس) کے لیے ریزرویشن کی سہولت فراہم کی گئی، جس کے تحت موجودہ ریزرویشن نظام کے دائرے سے باہر آنے والی برادریوں کے معاشی طور پر پسماندہ خاندانوں کی دیرینہ خواہشات اور ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی۔

1950 کے بعد پہلی مرتبہ ہمارے آئین کا تازہ ترین اور نظرِ ثانی شدہ نسخہ اب آٹھویں شیڈول میں شامل تمام 22 زبانوں میں دستیاب ہے۔ اس اقدام نے آئین کو عوام کے مزید قریب پہنچا دیا ہے اور ہر زبان بولنے والے شہری کے لیے اسے سمجھنا اور اس سے استفادہ کرنا آسان بنا دیا ہے۔

1950 میں آئین کے نفاذ کے باوجود ملک میں 1860 کی دہائی کے نوآبادیاتی دور کے تعزیری قوانین کے تحت ہی نظامِ انصاف چلتا رہا۔ بھارتیہ نیائے سنہِتا کے ذریعے ہم نے اپنے فوجداری نظامِ انصاف میں بنیادی تبدیلی لانے کی کوشش کی ہے، جس کا مقصد سزا (دَنڈ) پر مبنی نوآبادیاتی سوچ سے آگے بڑھ کر شہریوں کو مرکزیت دیتے ہوئے انصاف (نیائے) کی فراہمی کو ترجیح دینا ہے۔

گزشتہ ایک دہائی کے دوران ہم نے شہریوں کے فرائض، یعنی 'کرتویہ' پر خصوصی زور دیا ہے۔ ہماری تہذیب نے ہمیشہ معاشرے میں ہر فرد کے کردار کے ساتھ وابستہ ذمہ داریوں اور فرائض کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ 'کرتویہ' کا یہی جذبہ سو سو چھ بھارت ابھیان سے لے کر آبی وسائل کے تحفظ اور ماحولیات کی حفاظت تک، عوامی سطح پر چلائی جانے والی متعدد تحریکوں میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ تاہم، ایک اور حقیقت بھی ہے جس کا ذکر کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔ ہماری تاریخ میں ایسے مواقع بھی آئے ہیں جب ان لوگوں نے جنہیں آئین کے تحفظ اور پاسداری کی ذمہ داری سونپی گئی تھی ان لوگوں نے ہی اسے کمزور کرنے کا راستہ اختیار کیا۔ ستم ظریفیہ ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہیں پانچ دہائیوں تک بھارت پر حکومت کرنے کا موقع حاصل رہا۔

اس سال 1951 کی پہلی آئینی ترمیم کے 75 سال مکمل ہو رہے ہیں۔ اس ترمیم کے وقت ایسی حکومت نے، جو عوام کے براہِ راست منتخب کردہ عوامی مینڈیٹ کے تحت اقتدار میں نہیں آئی تھی، عبوری پارلیمنٹ میں حاصل اپنی اکثریت کا استعمال کرتے ہوئے بنیادی آزادیوں پر پابندیاں عائد کیں۔ بھارت کے پہلے عام انتخابات سے محض چند ماہ قبل اس ترمیم کا کیا جانا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس کا مقصد انتخابی عمل پر اثر انداز ہونا اور عوامی مخالفت کی آواز کو دبانا تھا۔ اسی طرح ایمرجنسی کے عروج کے دور میں منظور کی گئی 42ویں آئینی ترمیم کے بھی اس سال 50 سال مکمل ہو رہے ہیں۔ اس ترمیم کے ذریعے عدالتی نظرِ ثانی کے اختیار کو محدود کیا گیا اور مختلف آئینی اداروں کے اختیارات کے درمیان موجود توازن کو بنیادی طور پر تبدیل کر دیا گیا۔ میں نوجوانوں سے یہ اپیل بھی کرنا چاہوں گا کہ وہ 38ویں اور 39ویں آئینی ترامیم کا بھی مطالعہ کریں، تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ اقتدار کی ہوس میں مبتلا اور آئین کے اصولوں سے انحراف کرنے والی قیادت کیا کچھ کر سکتی ہے۔

منتخب ریاستی حکومتوں کو برطرف کرنے کے لیے آئین کے آرٹیکل 356 کا بار بار غلط استعمال بھی ہماری جمہوری تاریخ کا ایک تشویش ناک باب ہے۔ ایک سیاسی جماعت کے نام یہ ریکارڈ درج ہے کہ اس نے تقریباً 100 مرتبہ آرٹیکل 356 نافذ کیا، جبکہ ایک سابق وزیر اعظم نے اس معاملے میں نصف سنچری مکمل کرنے کا ریکارڈ قائم کیا۔ آئین سازوں کو امید تھی کہ پورے بھارت میں آئین کو اس کے اصل متن اور حقیقی روح کے مطابق نافذ کیا جائے گا۔ لیکن سات دہائیوں سے زائد عرصے تک آرٹیکل 370 اور 35اے کی موجودگی کے باعث جموں و کشمیر میں پورے آئین کا مکمل نفاذ ممکن نہیں ہو سکا۔ اس کے نتیجے میں درج فہرست ذاتوں (ایس سی)، درج فہرست قبائل (ایس ٹی)، دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) اور خواتین کے حقوق متاثر ہوئے۔ بالآخر 2019 میں اس تاریخی ناانصافی کا ازالہ کیا گیا۔ کئی دہائیوں تک بھارت کے مختلف حصوں، بالخصوص قبائلی علاقوں میں نکسلیوں نے بندوق کی طاقت کے بل بوتے پر غریب ترین عوام کو ان حقوق سے محروم رکھا، جن کی ضمانت ہمارے آئین نے انہیں دی ہے۔ اس سال نکسل ازم کے کامیاب خاتمے کی خبر خصوصی طور پر باعثِ مسرت ہے، کیونکہ اس سے غریب ترین افراد بھی اب بلا خوف و خطر اپنے آئینی حقوق استعمال کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اب ہمارے سامنے صرف 'دماغی نکسل' باقی رہ گئے ہیں، جو ہمارے عہد کے زمینی حقائق سے یکسر دور ہیں، لیکن اس کے باوجود ملک کی ترقی کے سفر کو پٹری سے اتارنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

یہ امر انتہائی افسوس ناک ہے کہ حزبِ اختلاف کی سب سے بڑی جماعت او بی سی (دیگر پسماندہ طبقات) کے لیے ریزرویشن میں کمی اور مسلمانوں کے لیے ریزرویشن متعارف کرانے کی خواہش رکھتی ہے، حالانکہ آئین ساز، بالخصوص ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر، اس نوعیت کے ریزرویشن کے سخت مخالف تھے۔

ہمارے آئین کا سفر ان عظیم خواتین کے قابلِ قدر کردار کے اعتراف کے بغیر نامکمل رہے گا، جنہوں نے اس کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ لیکن رواں سال کے اوائل میں جو کچھ ہوا، وہ ہمارے لیے باعثِ شرم ہونا چاہیے۔ قانون ساز اداروں میں خواتین کو مناسب نمائندگی فراہم کرنے کے مقصد سے پیش کیے گئے ایک قانون کو حزبِ اختلاف کی ایک جماعت نے منظور نہیں ہونے دیا۔ اس واقعے نے ایک بار پھر آئینی اقدار کے تئیں اس کی بے اعتنائی کو ظاہر کیا۔ میں بھارت کی خواتین، یعنی 'ناری شکتی' کو یقین دلاتا ہوں کہ انہیں انصاف دلانے اور ان کے جائز حقوق یقینی بنانے کی ہماری کوششوں کو کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔

ہماری آئینی جمہوریت میں حزبِ اختلاف کا کردار واضح طور پر متعین ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ حزبِ اختلاف کی سب سے بڑی جماعت اب ایک موثر مخالف جماعت (ویرودھ پکش) کے بجائے زیادہ تر رکاوٹیں کھڑی کرنے والی جماعت (اورودھ پکش) بنتی دکھائی دے رہی ہے۔ اس جماعت کو سمجھنا چاہیے کہ جمہوری عمل میں خلل ڈالنا، آئین کے تحت عائد ذمہ داریوں کو پورا کرنے کا متبادل ہرگز نہیں ہو سکتا۔ آج بھارت اپنی تاریخ کے ایک فیصلہ کن موڑ پر کھڑا ہے۔ جب ہم 2047 تک 'وِکست بھارت' کی تعمیر کے لیے کوشاں ہیں، تو دو سادہ مگر نہایت طاقتور اصول ہماری اجتماعی کوششوں کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ یہ اصول ہیں ہماری سوچ میں 'بھارت اوّل' (انڈیا فرسٹ) اور ہمارے عمل میں 'کرتویہ' (فرائض) کا جذبہ۔ ان دونوں اصولوں کو اپنا رہنما بنا کر اور آئین کو اپنی قوت کا سرچشمہ سمجھتے ہوئے ہم آنے والی نسلوں کے لیے ایک روشن اور تابناک مستقبل یقینی بنا سکتے ہیں۔

یومِ دستور: آئینی اقدار کی تجدید



پروفیسر مشتاق احمد یس ملا، ہبلی



دستورِ ہند ہماری جمہوریت کی بنیاد، قومی وحدت و سالمیت کا ضامن اور ایک مضبوط، منصفانہ و فلاحی معاشرے کی تشکیل کا بنیادی سرچشمہ ہے۔ یہ محض قوانین اور ضابطوں کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک ایسا قومی عہد ہے جو ہر شہری کو انصاف، آزادی، مساوات اور اخوت کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ دستور بلا لحاظ مذہب، ذات، نسل، زبان اور جنس تمام شہریوں کو یکساں حقوق، مساوی مواقع اور عزت و وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کا تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اس کی روح میں جمہوری اقدار، مذہبی رواداری، قومی یکجہتی اور سماجی ہم آہنگی کے بنیادی تصورات پوشیدہ ہیں۔

یومِ دستورِ ہند ہر سال 26 نومبر کو منایا جاتا ہے۔ اسی تاریخی دن 1949ء میں ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی نے ملک کے دستور کو منظور کیا تھا، جو 26 جنوری 1950ء سے نافذ العمل ہوا۔ دستور کی تیاری کے لیے 29 اگست 1947ء کو ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی سربراہی میں سات رکنی مسودہ کمیٹی (Drafting Committee) تشکیل دی گئی تھی۔ دستور ساز اسمبلی نے تقریباً دو سال، گیارہ ماہ اور اٹھارہ دن کی مسلسل محنت، عمیق غور و خوض اور تفصیلی بحث و مباحثے کے بعد اس عظیم دستاویز کو مکمل کیا۔ ہندوستان کا دستور دنیا کے سب سے بڑے تحریری دساتیر میں شمار ہوتا ہے، جو ملک کے جمہوری نظام، حکومتی اداروں کے اختیارات اور شہریوں کے بنیادی حقوق و فرائض کا تعین کرتا ہے۔ دستورِ ہند کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ مختلف مذاہب، زبانوں، تہذیبوں اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو ایک مشترکہ قومی شناخت کے تحت متحد کرتا ہے۔ یہ ہر شہری کو اپنے مذہب پر عمل کرنے، اپنی زبان و ثقافت کے تحفظ و فروغ اور اپنے خیالات کے اظہار کی آزادی فراہم کرتا ہے۔ اس کی اصل روح تنوع میں اتحاد، ایک دوسرے کے عقائد و جذبات کا احترام، مساوی مواقع اور تمام شہریوں کے ساتھ منصفانہ سلوک میں مضمر ہے۔ یہی وہ جمہوری اقدار ہیں جو ہندوستان کی کثیر مذہبی، کثیر لسانی اور کثیر الثقافتی شناخت کو مضبوط بناتی ہیں۔ موجودہ دور میں جب معاشرے میں بھائی چارے، باہمی رواداری، مذہبی ہم آہنگی اور آپسی احترام کی بنیادیں کمزور ہوتی دکھائی دے رہی ہیں اور نفرت، عدم برداشت، تعصب اور فرقہ وارانہ کشیدگی کے رجحانات فروغ پا رہے ہیں، ایسے حالات میں دستورِ ہند کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ہمارا دستور ہمیں یہ احساس دلاتا ہے کہ اختلافات کے باوجود ہم سب ایک ہی ملک کے شہری ہیں اور ہمارے حقوق و فرائض یکساں ہیں۔ کسی بھی مذہب، ذات، زبان یا طبقے کی بنیاد پر امتیازی سلوک جمہوری اقدار اور دستوری روح کے منافی ہے۔ ایسے ماحول میں دستور کے بنیادی اصولوں کی پاسداری ہی معاشرے میں اعتماد، امن اور ہم آہنگی کو فروغ دے سکتی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم دستور کی دفعات اور بنیادی اقدار کو صرف کتابوں، تقریروں اور رسمی تقریبات تک محدود نہ رکھیں بلکہ انہیں اپنی روزمرہ زندگی کا عملی حصہ بنائیں۔ اختلافِ رائے کو شدت میں تبدیل کرنے کے بجائے برداشت، مکالمے اور باہمی احترام کو فروغ دیں۔ دوسروں کے مذہبی جذبات، نظریات اور بنیادی حقوق کا احترام کریں اور کسی بھی قسم کے تعصب یا ناانصافی کے خلاف جمہوری اصولوں کے مطابق اپنا کردار ادا کریں۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ملک کی حقیقی ترقی صرف معاشی خوشحالی، صنعتی ترقی اور جدید ٹیکنالوجی کے فروغ سے ممکن نہیں بلکہ اس کے لیے سماجی انصاف، مساوی مواقع، امن، باہمی اعتماد اور قومی یکجہتی بھی ناگزیر ہیں۔ دستور کے تئیں ہماری بنیادی ذمہ داری ہے کہ ہم اس کے اصولوں اور اقدار کا احترام کرتے ہوئے اپنے حقوق کے ساتھ اپنے فرائض بھی دیانت داری سے ادا کریں۔ ملک کی وحدت و سالمیت کا تحفظ، بھائی چارے کا فروغ، عوامی املاک کی حفاظت اور سائنسی مزاج و انسانی اقدار کی ترویج ہماری دستوری ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔ ہمیں ایسا ماحول تشکیل دینے کی کوشش کرنی چاہیے جہاں ہر فرد کو بلا خوف و امتیاز اپنی صلاحیتوں کے اظہار اور ترقی کے یکساں مواقع حاصل ہوں۔ ہر فرد کو اپنی محنت کا صلہ ملے اور ملک کی ترقی و خوشحالی میں ہر طبقہ اپنا حصہ پائے۔

یومِ دستور محض ایک تاریخی دن کی یادگار نہیں بلکہ اپنے جمہوری عہد کی تجدید اور دستوری اقدار کے عملی نفاذ کا ایک اہم موقع ہے۔ اس موقع پر اس عہد کی تجدید ہو کہ انصاف، آزادی، مساوات اور اخوت کے اصولوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں گے، تمام مذاہب اور طبقات کا احترام کریں گے، نفرت و تعصب کے بجائے محبت و رواداری کو فروغ دیں گے اور اختلافات کے باوجود قومی اتحاد و یکجہتی کو برقرار رکھیں گے۔ بلاشبہ، دستور کی حقیقی کامیابی اس کے صفحات میں درج دفعات سے زیادہ اس وقت ظاہر ہوگی جب اس کے بنیادی اصول ہمارے کردار، رویوں اور اجتماعی طرزِ زندگی میں نمایاں ہوں گے۔ یہی ایک باشعور اور ذمہ دار شہری کی پہچان اور ایک مضبوط، متحد، پُرامن، خوشحال اور ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کا حقیقی راستہ ہے۔

مسلم لائبریری، شیواجی نگر:

ہماری علمی میراث، ہماری مشترکہ ذمہ داری

بنگلور کے شیواجی نگر میں واقع مسلم لائبریری شہر کی ایک قدیم اور تاریخی علمی و ادبی درس گاہ ہے، جو 1912 سے علم و ادب کی شمع روشن کیے ہوئے ہے۔ ایک صدی سے زائد عرصے پر محیط اس ادارے نے اردو زبان و ادب کے نادر ذخیرے، فارسی کتب اور قیمتی علمی سرمایہ کو اپنے دامن میں محفوظ رکھا ہے۔ یہ لائبریری محض ایک عمارت نہیں، بلکہ ہماری علمی، ادبی اور تہذیبی وراثت کی ایک اہم امانت ہے۔

اس لائبریری کی سب سے بڑی اہمیت اس کا نادر کتابی سرمایہ ہے، جو اردو کے محققین، ادیبوں، اساتذہ، طلبہ اور ریسرچ اسکالرز کے لیے غیر معمولی افادیت رکھتا ہے۔ بالخصوص اردو زبان و ادب میں پی ایچ ڈی کرنے والے محققین کے لیے یہ ایک اہم تحقیقی مرکز بننے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ یہاں موجود قدیم اور نایاب کتابیں ایسے علمی و تحقیقی موضوعات کے لیے معاون ثابت ہو سکتی ہیں جن کا مواد عام لائبریریوں میں بآسانی دستیاب نہیں ہوتا۔

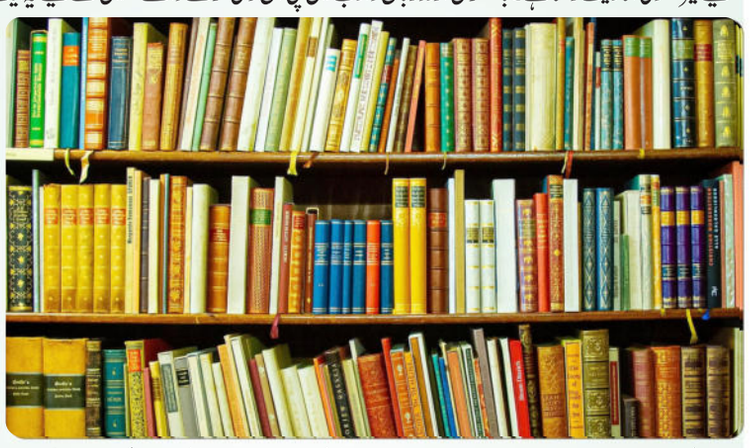

تاہم، اس عظیم علمی ورثے کے بہتر تحفظ، منظم انتظام اور وسیع تر استفادے کے لیے خصوصی توجہ اور اجتماعی کوششوں کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ اس ادارے کو جدید تعلیمی اور تحقیقی تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جائے، تاکہ اس کا تاریخی وقار برقرار رہنے کے ساتھ ساتھ نئی نسل بھی اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکے۔ ہماری پرخلوص اپیل ہے کہ مسلم لائبریری کی عمارت، بنیادی سہولتوں اور کتابوں کی حفاظت و دیکھ بھال پر خصوصی توجہ دی جائے۔ کتابوں کی جدید خطوط پر فہرست سازی، نادر کتابوں کی ڈیجیٹلائزیشن، آن لائن کیٹلاگ، کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور ای لائبریری کی سہولتیں فراہم کی جائیں۔ اس طرح اس قیمتی علمی سرمائے کو محفوظ رکھنے کے ساتھ دنیا بھر کے محققین کے لیے بھی استفادے کے امکانات پیدا کیے جا سکتے ہیں۔ ہم حکومتِ کرناٹک، محکمہ اقلیتی بہبود، کرناٹک اردو اکیڈمی، یونیورسٹیوں، تعلیمی اداروں، علمی و ادبی انجمنوں، دانشوروں اور مخیر حضرات سے مدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ اس تاریخی ادارے کی ترقی اور جدید کاری کے لیے اپنا تعاون پیش کریں۔ بالخصوص ریسرچ اسکالرز کے لیے خصوصی مطالعاتی سہولتیں، تحقیقی رہنمائی اور نادر کتابوں تک آسان رسائی کا انتظام کیا جائے۔ ہماری یہ بھی خواہش ہے کہ مسلم لائبریری کو ایک فعال علمی و ڈیجیٹل تحقیقی مرکز کے طور پر ترقی دی جائے، جہاں اردو زبان و ادب کے طلبہ اور محققین کو تحقیق کے لیے سازگار ماحول میسر ہو اور اس ادارے کا علمی فیض نئی نسلوں تک پہنچے۔ یہ کسی ادارے سے شکایت نہیں، بلکہ ایک عظیم علمی ورثے کے تحفظ اور احیائے نو کی مخلصانہ درخواست ہے۔ آئیے! ہم سب اپنی مشترکہ ذمہ داری کو محسوس کریں۔ اس لائبریری کو صرف ماضی کی یادگار بنا کر نہ چھوڑیں، بلکہ اسے مستقبل کی علمی ضرورتوں کا مرکز بنائیں۔ مسلم لائبریری کے دروازے علم کے متلاشیوں کے لیے مزید وسیع ہوں، اس کا علمی سرمایہ محفوظ بھی رہے اور عام بھی ہو، اور اردو تحقیق کے فروغ میں یہ ادارہ ایک نئی مثال قائم کرے۔ کتابیں صرف ماضی کی یادگار نہیں ہوتیں، وہ آنے والی نسلوں کے روشن مستقبل کی بنیاد بھی ہوتی ہیں۔

عفت جہاں، ریسرچ اسکالر
اسسٹنٹ پروفیسر، بی ای ٹی سعادت النساء ڈگری کالج بنگلور

اسرائیل کے امریکی امداد اس سال بند ہونے کا امکان نہیں: امریکی سفیر



واشنگٹن: 25 نومبر (ایجنسی) اسرائیل میں امریکہ کے سفیر مائیک ہکابی نے کہا ہے کہ انہیں اس بارے میں شبہ ہے کہ صدر ٹرمپ کے کیے گئے حالیہ اعلان کے مطابق اسرائیل کے لیے امریکی امداد اسی سال کے اختتام تک بند ہو سکے گی۔ صدر ٹرمپ نے وسط مدتی انتخابات کی مہم کے آخری مرحلے پر اعلان کیا تھا کہ اسرائیل کے لیے 8.3 ارب ڈالر کی سالانہ فوجی امداد اس سال سے ختم کر دی جائے گی۔ ان کے اس حیران کن اعلان نے امریکی ووٹرز کو بھی غیر معمولی طور پر حیرت میں ڈال دیا تھا۔ جو 3 نومبر کو وسط مدتی انتخابات کے لیے ووٹ ڈالنے جا رہے تھے۔ صدر ٹرمپ نے اعلان کیا تھا کہ انہوں نے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کے ساتھ مل کر یہ طے کیا ہے کہ امریکہ اسرائیل کو فراہم کی جانے والی تقریباً 4 ارب ڈالر کی سالانہ امداد کو اب روک دے گا۔ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ اسرائیل کو اب امریکی امداد کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹرمپ پر تنقید کرنے والے ڈیموکریٹس ان کے اس اعلان کو ایک ناپسندیدہ بات کی طرح استعمال کرتے رہے۔ ان میں وہ ڈیموکریٹس بھی شامل تھے جو عام طور پر اسرائیل کے لیے فوجی امداد کی مخالفت کرتے ہیں۔ اب صورتحال یہ ہے کہ کانگریس کے دونوں ایوانوں میں ٹرمپ کی ری پبلیکن پارٹی سے اکثریتی نمائندگی چھن چکی ہے۔

بنگلہ دیش میں پولیس اہلکاروں کے قتل اور تھانوں میں آتش زنی سے حالات مزید خراب

ڈھاکہ، 25 نومبر (ہ س)۔ ملک میں جرائم پیشہ افراد کو گرفتار کرنے کی کوشش کے دوران پولیس اہلکاروں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ ہتھکڑی لگے مشتبہ افراد کو پولیس کی حراست سے چھڑایا جا رہا ہے۔ پولیس کے گشتی دستوں پر حملے ہو رہے ہیں۔ سرکاری ہتھیار لوٹے جا رہے ہیں اور پولیس تھانوں کو آگ کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ بگڑتے ہوئے حالات میں لوگوں کی جان و مال کے تحفظ کی ذمہ داری نبھانے والی پولیس کے لیے اب اپنی حفاظت بھی ایک بڑی تشویش بن گئی ہے۔ چھوٹے موٹے جرائم سے لے کر سیاسی تشدد تک، پولیس پر مسلسل ہونے والے حملے نہ صرف اہلکاروں کو بڑے خطرے سے دوچار کر رہے ہیں، بلکہ ریاست کی جانب سے قانون نافذ کرنے کی صلاحیت اور اختیار کا بھی امتحان لے رہے ہیں۔ ڈھاکہ ٹریبیون کی رپورٹ کے مطابق، 17 فروری کو وزیر اعظم طارق رحمان کی قیادت والی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد سے 9 ماہ سے زیادہ کا وقت گزر چکا ہے۔ اس دوران مارچ سے اکتوبر کے درمیان پورے ملک میں لوگوں کی جان و مال کے تحفظ کی ذمہ داری نبھانے والی پولیس کے لیے اب اپنی حفاظت بھی ایک بڑی تشویش بن گئی ہے۔ چھوٹے موٹے جرائم سے لے کر سیاسی تشدد تک، پولیس پر مسلسل ہونے والے حملے نہ صرف اہلکاروں کو بڑے خطرے سے دوچار کر رہے ہیں، بلکہ ریاست کی جانب سے قانون نافذ کرنے کی صلاحیت اور اختیار کا بھی امتحان لے رہے ہیں۔ ڈھاکہ ٹریبیون کی رپورٹ کے مطابق، 17 فروری کو وزیر اعظم طارق رحمان کی قیادت والی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد سے 9 ماہ سے زیادہ کا وقت گزر چکا ہے۔ اس دوران مارچ سے اکتوبر کے درمیان پورے ملک میں پولیس پر حملوں کے 400 واقعات درج کیے گئے۔ جنوری سے اکتوبر کے درمیان یہ تعداد بڑھ کر 484 ہوگئی۔ نومبر میں بھی ملک کے مختلف حصوں میں حملے جاری ہیں۔ ان حملوں میں ایک پولیس اہلکار کی موت ہوگئی۔ گوپال گنج میں 2 پولیس تھانوں پر حملے کیے گئے۔ انہیں آگ لگا دی گئی اور لوٹ مار کی گئی۔ دیگر مقامات پر پولیس کی گاڑیوں اور احاطوں کو نشانہ بنایا گیا۔ پولیس ہیڈ کوارٹر کے ماہانہ جرائم کے اعداد و شمار اور بنگلہ دیش پولیس ایسوسی ایشن کے اعداد و شمار کے مطابق، اس سال جنوری سے اکتوبر کے درمیان پورے ملک میں پولیس پر 484 حملے ہوئے۔ ان واقعات میں 4 پولیس اہلکاروں کی موت ہوگئی اور 370 شدید زخمی ہوئے۔ 22 نومبر کو نارائن گنج میں ایک پولیس اہلکار کے قتل کے بعد اس سال پولیس پر حملوں میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد کم از کم 5 ہوگئی ہے۔ نومبر کے ابتدائی 23 دنوں میں حملوں کے دوران کم از کم 21 پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔ اعداد و شمار کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اپریل میں سب سے زیادہ حملے (66 واقعات) ہوئے۔ مارچ میں 63 اور مئی میں 55 واقعات درج کیے گئے۔ اگرچہ جون کے بعد حملوں میں کچھ کمی آئی، لیکن ماہانہ تعداد کبھی بھی 40 سے کم نہیں ہوئی۔ اکتوبر اور نومبر میں یہ تعداد ایک بار پھر بڑھ گئی۔ حالیہ واقعات تشویش ناک صورت حال کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ منظم گروہ پولیس اہلکاروں کو قتل کر رہے ہیں۔ تھانوں کو آگ لگائی جا رہی ہے۔ ہتھیار لوٹے جا رہے ہیں اور گرفتار مشتبہ افراد کو زبردستی چھڑایا جا رہا ہے۔ پولیس افسران پر حملوں کے علاوہ اب پولیس تھانے بھی تشدد کا بڑا نشانہ بن گئے ہیں۔ چند ہی دنوں کے اندر گوپال گنج میں 2 پولیس تھانوں پر حملے ہوئے۔ 17 نومبر کو تونگی پاڑہ پولیس تھانے پر حملہ کر کے اسے آگ کے حوالے کر دیا گیا اور وہاں سے ہتھیار لوٹ لیے گئے۔ بنگلہ دیش پولیس ایسوسی ایشن کے مطابق، اس حملے میں تھانے کے بنیادی ڈھانچے اور کئی گاڑیوں کو بھاری نقصان پہنچا۔

اسرائیلی فوج کا شہریوں کو انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کرنے کا انکشاف



لبنان: 25 نومبر (ایجنسی) اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی اور مغربی کنارے میں اپنے فوجیوں کی جانب سے فلسطینیوں کو انسانی ڈھال بنانے کے کم از کم 16 واقعات میں فوجداری تحقیقات شروع کر رکھی ہیں۔ اسرائیلی اخبار "ہارٹز" کے مطابق لبنان میں بھی ایسے ہی طریقوں کے استعمال کی شہادتیں سامنے آئی ہیں، جن میں سے ایک واقعے میں ایک شخص جان سے گیا۔ ان تحقیقات میں غزہ کی پٹی کے 10 اور مغربی کنارے کے 6 واقعات شامل ہیں، جو اکتوبر 2023ء سے 2025ء تک پیش آئے۔ اخبار کے مطابق تحقیقات کھلنے اور اسرائیلی فوج کی ہدایات کے تحت اس طرزِ عمل پر باضابطہ پابندی کے باوجود، اب تک کسی فوجی یا افسر کے خلاف مقدمہ نہیں چلایا گیا۔ "مچھر کارروائی" شہادتوں سے پتا چلا ہے کہ فلسطینیوں کو انسانی ڈھال بنانے کا یہ عمل جو غزہ میں اسرائیلی فوج کے اندر "مچھر کارروائی" کے نام سے جانا جاتا تھا صرف غزہ تک محدود نہیں رہا بلکہ مغربی کنارے تک پھیل گیا۔ ان شہادتوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ فلسطینیوں کو ایسی عمارتوں اور مقامات میں زبردستی داخل کیا جاتا تھا جن سے اسرائیلی فوج کو خطرہ ہونے کا شبہ ہوتا تھا۔ دوسری جانب فلسطینی انسانی حقوق کی تنظیم "الحق" نے مغربی کنارے میں ایسے ہی واقعات کو دستاویزی شکل دی ہے، جن میں ستمبر 2024ء میں جنین کا ایک واقعہ اور دسمبر 2023ء میں طولکرم کے ایک ایمبولینس ڈرائیور کا واقعہ شامل ہے۔ تنظیم کے دستاویزی کیسوں میں فلسطینی نابالغوں کا استعمال بھی شامل ہے۔ غزہ میں ان طریقوں کے بارے میں ابتدائی تحقیقات بین الاقوامی دباؤ کے بعد اور بین الاقوامی کمیٹی برائے ریڈ کراس کی ایک رپورٹ میں سامنے آنے والی معلومات کی بنیاد پر شروع ہوئیں۔ ایک اور انکشاف میں اسرائیلی فوجیوں کی شہادتوں کے مطابق لبنان میں فوجی کارروائیوں کے دوران بھی ایسے ہی طریقے اپنائے گئے۔ ایک شہادت میں بتایا گیا کہ اسرائیلی فوجی یونٹ کا ایک کتا زخمی ہونے کے بعد ایک شخص کو زبردستی ایک مقام میں داخل کیا گیا، جب کہ ایک اور شہادت کے مطابق ایسے ہی عمل کے دوران دھماکے میں ایک شخص مارا گیا۔ دستیاب معلومات سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ لبنان میں مارے جانے والے شخص کی شناخت کیا تھی، اور نہ یہ کہ اس واقعے کی فوجداری تحقیقات ہو رہی ہے یا نہیں۔

ریاض کے مالیاتی مرکز کے ایک ٹاور کو نشانہ بنانے والے حوثی دہشت گرد حملے کے خلاف عالمی مذمت

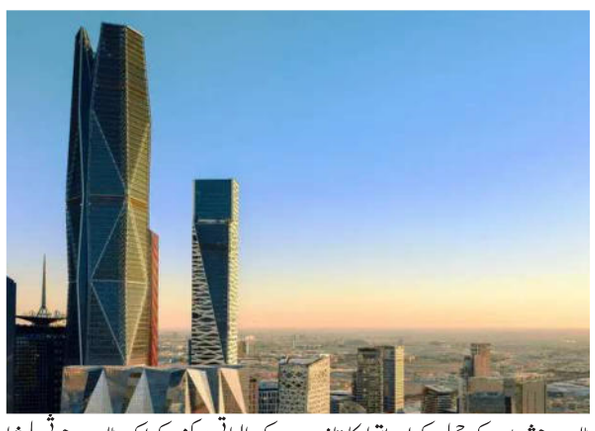

ریاض: حوثی دہشت گرد ملیشیا نے سعودی شہری تنصیبات کے خلاف اپنی جارحیت کی تجدید کرتے ہوئے ایک بار پھر ڈرون کے ذریعے دارالحکومت ریاض کے مالیاتی ضلع میں ایک ٹاور کو نشانہ بنایا، جس میں 11 افراد زخمی ہوئے۔ اس حملے کی مذمت کا سلسلہ جاری ہے، جسے ریاض کے بیانات کے مطابق مکمل جنگی جرم قرار دیا گیا ہے، جو بین الاقوامی احتساب کے طریقہ کار کو فعال کرنے کا تقاضا کرتا ہے اور دہشت گرد ملیشیاؤں کا مقابلہ مشترکہ بین الاقوامی ذمہ داری بناتا ہے۔ اس کا سختی سے جواب دیا جائے گا۔ حمایتِ شریعت اتحاد نے دہشت گرد حوثی ملیشیا کی جانب سے شہریوں اور شہری تنصیبات کو جان بوجھ کر نشانہ بنانے پر انہی الفاظ میں جواب دیا۔ اتحاد نے الحدیدہ بندرگاہ میں آپریشنل صلاحیتوں کو نشانہ بنایا اور صعدہ اور عمران صوبوں میں متعدد اہداف تباہ کیے۔ یہ ریاض کے مالیاتی مرکز میں ایک ٹاور پر حوثیوں کے حملے کے بعد اتحاد کا تازہ ترین ردعمل ہے۔ عرب لیگ، خلیج تعاون کونسل، مسلم ورلڈ لیگ، پاکستان اور برطانیہ نے مالیاتی مرکز کے ایک ٹاور کو نشانہ بنانے والے حوثی بزدلانہ حملوں کی مذمت کی۔ ان حملوں میں 11 افراد زخمی ہوئے، جن میں دو سعودی شہری، 4 مصری، 3 نیپالی اور دو بھارتی شامل ہیں۔ عرب لیگ نے ریاض کے مالیاتی مرکز کے ایک ٹاور پر حوثی ملیشیا کے بزدلانہ دہشت گرد حملے کی شدید ترین الفاظ میں مذمت اور اظہارِ نفرت کیا، اسے مملکتِ سعودی عرب کی خودمختاری کی کھلی خلاف ورزی اور اس کے امن و استحکام کے لیے خطرہ قرار دیتے ہوئے زور دیا کہ معاشی تنصیبات اور شہری اہداف کو نشانہ بنانا خطرناک کشیدگی اور بین الاقوامی قانون اور بین الاقوامی انسانی قانون کی صریح خلاف ورزی ہے۔ عرب لیگ نے آج جاری کردہ بیان میں کہا کہ شہریوں، بنیادی ڈھانچے اور معاشی سہولیات کو مسلسل نشانہ بنانا حوثی ملیشیا کے دہشت گردانہ اور اشتعال انگیز طرزِ عمل کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے، جس کے لیے ایک سخت بین الاقوامی موقف درکار ہے، جو ان خلاف ورزیوں کا خاتمہ کرے اور خطے کے امن و سلامتی کو خطرے میں ڈالنے والی مزید کشیدگی کو روکے۔ اسی تناظر میں خلیج تعاون کونسل نے ایران کی حمایت یافتہ دہشت گرد حوثی ملیشیا کے ریاض شہر کے مالیاتی مرکز کے ایک ٹاور پر بزدلانہ حملے کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کی اور زور دیا کہ یہ حملہ ایک سنگین جرم ہے، جو اس ملیشیا کے دہشت گردانہ طرزِ عمل کی سنگینی اور بے گناہ جانوں کے بارے میں اس کی بے پروائی کو ظاہر کرتا ہے، لہٰذا اس ملیشیا کے احتساب کے لیے فیصلہ کن بین الاقوامی موقف ضروری ہے۔

یمن کے سرکردہ علماء کی طرف سے حرمین شریفین پر حملوں کے خلاف سخت انتباہ

ریاض: 25 نومبر (ایجنسی) سعودی عرب کی وزارتِ اسلامی امور، دعوت و ارشاد نے یمنی علما سے رابطے کے پروگرام کے ذریعے "حرمین شریفین کا مقام۔۔ ان کا تقدس اور ان پر حملے کا جرم" کے عنوان سے ایک سیمینار منعقد کیا، جس میں تقریباً 120 علماء اور پروگرام کے اراکین نے شرکت کی۔ چھٹا سیمینار گذشتہ جمعے کو مکہ مکرمہ میں منعقد ہوا، جس میں حرمین کے مقام اور فضائل، ان کے امن کو نقصان پہنچانے کی حرمت، تاریخ میں ان پر ہونے والے حملوں اور حرمین کی نگہداشت اور حجاج، معتمرین اور زائرین کی خدمت میں مملکت کی کوششوں پر گفتگو ہوئی۔ اس سلسلے میں چار علمی مقالوں میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی فضیلت اور اسلام میں ان کے مقام، حرمین کے تحفظ اور ان کے امن کی حفاظت میں دینی ذمہ داری، نیز تاریخی حملوں اور ان سے حاصل ہونے والے اسباق کا جائزہ لیا گیا۔ اس کے علاوہ شرکاء نے حرمین کی توسیع اور ان کی سہولیات کی ترقی کے منصوبوں اور وہاں آنے والوں کو فراہم کی جانے والی سکیورٹی، انتظامی، طبی اور تکنیکی خدمات کا جائزہ لیا، جو مناسک اور عبادات کی ادائیگی کو آسان بناتی ہیں۔

سعودی پروگرام دنیا بھر کے جڑواں بچوں کے لیے امید کی کرن

ریاض: 25 نومبر (ایجنسی) شاہ سلمان مرکز برائے انسانی امداد نے جسمانی طور پر جڑے ہوئے جڑواں بچوں کے عالمی دن کے موقع پر مملکت کے جڑواں بچوں کے پروگرام نے ایک بار پھر ان بچوں کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت اب تک 75 علیحدگی آپریشن کیے جا چکے ہیں اور دنیا کے 31 ممالک کے 161 جڑواں بچوں کی دیکھ بھال کی گئی ہے۔ مرکز نے کہا کہ یہ پروگرام طبی قیادت اور انسانی خدمت کے سفر کی عکاسی کرتا ہے اور سرحدوں سے ماورا امید کا پیغام رکھتا ہے، جس سے جڑواں بچوں اور ان کے خاندانوں کی زندگیوں میں نمایاں فرق پڑتا ہے۔ اسی تناظر میں شاہی دربار کے مشیر اور مرکز کے سربراہِ اعلیٰ ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالعزیز الربیعہ نے انسانی کوششوں میں بچوں کو مرکزی حیثیت دینے کے مشترکہ عزم کو مضبوط کرنے پر زور دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ چاہے چیلنج کتنے ہی بڑے ہوں، بچوں کا تحفظ اور نگہداشت ایک ایسا فریضہ ہے جس میں کوتاہی کی گنجائش نہیں۔ انہوں نے یہ بات جدہ میں اسلامی تعاون تنظیم کے جنرل سیکرٹریٹ کے ہیڈ کوارٹر میں جڑے ہوئے جڑواں بچوں کے عالمی دن کی مناسبت سے منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی نشست میں شرکت کے دوران کہی۔ اس میں اقوام متحدہ کے ادارہ برائے اطفال "یونیسف"، "ڈاکٹرز وداؤٹ بارڈرز" کے نمائندوں اور ترقی و انسانی کام سے وابستہ شخصیات نے شرکت کی۔ الربیعہ نے بتایا کہ مملکت نے 175 ممالک میں 9124 انسانی، ترقیاتی اور فلاحی منصوبے مکمل کیے ہیں، جن کی مالیت 145 ارب ڈالر سے زیادہ ہے۔ یہ اعداد و شمار سعودی انسانی خدمات کے تمام براعظموں تک پھیلاؤ کو ظاہر کرتے ہیں۔ انہوں نے 13 مئی 2015ء کو قیام کے بعد سے شاہ سلمان ریلیف سینٹر کے سفر کا بھی جائزہ لیا، جو مملکت کا انسانی خدمات کا بازو ہے۔ ان کے مطابق مرکز 113 ممالک میں 4538 امدادی و انسانی منصوبے مکمل کر چکا ہے۔

کھیلوں کی ثالثی عدالت نے سینیگال کو افریقہ کپ آف نیشنز 2025 کا فاتح قرار دیا



لوزان، 25 نومبر (ہ س)۔ کھیلوں کی ثالثی عدالت نے منگل کو سینیگال کو افریقہ کپ آف نیشنز 2025 کا فاتح قرار دے دیا۔ عدالت نے افریقی فٹ بال کنفیڈریشن (سی اے ایف) کے اپیل بورڈ کے اس فیصلے کو منسوخ کر دیا، جس میں مراکش کو چیمپئن قرار دیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی سی اے ایف کی تادیبی کمیٹی کا اصل فیصلہ بحال ہو گیا اور فائنل میں سینیگال کی 1-0 کی جیت برقرار رکھی گئی۔ سوئٹزرلینڈ میں قائم کھیلوں کی ثالثی عدالت نے اپنے فیصلے میں کہا، ''کھیلوں کی ثالثی عدالت (سی اے ایس) نے سینیگال فٹ بال فیڈریشن (ایف ایس ایف) کی جانب سے افریقی فٹ بال کنفیڈریشن (سی اے ایف) اور رائل مراکشی فٹ بال فیڈریشن (ایف آر ایم ایف) کے خلاف دائر اپیل منظور کر لی ہے۔ یہ اپیل افریقہ کپ آف نیشنز مراکش 2025 کے فائنل سے متعلق تھی۔ سی اے ایف اپیل بورڈ کا فیصلہ منسوخ کیا جاتا ہے اور سی اے ایف کی تادیبی کمیٹی کا فیصلہ بحال کیا جاتا ہے۔'' عدالت نے مزید کہا، ''اس کے نتیجے میں افریقہ کپ آف نیشنز 2025 کے فائنل کے اختتام پر حاصل ہونے والے نتیجے کی توثیق کی جاتی ہے۔ سینیگال نے یہ مقابلہ 0-1 سے جیتا تھا۔'' سینیگال نے افریقی فٹ بال کنفیڈریشن کے اس فیصلے کو چیلنج کیا تھا، جس میں جنوری میں رباط میں کھیلے گئے فائنل میں میزبان مراکش کو چیمپئن قرار دیا گیا تھا۔ سینیگال نے اضافی وقت میں مراکش کو 0-1 سے شکست دی تھی، لیکن بعد میں سی اے ایف کے فیصلے کے باعث اس سے خطاب چھین لیا گیا تھا۔ فائنل کے مقررہ وقت کے آخری لمحات میں سینیگال کے خلاف پنالٹی دیے جانے کے بعد ٹیم کے کھلاڑیوں نے احتجاج کرتے ہوئے میدان چھوڑ دیا تھا۔ کچھ کھلاڑی احتجاجاً ڈریسنگ روم تک چلے گئے تھے۔ تقریباً 14 منٹ تک کھیل رکا رہا، جس کے بعد سینیگال کی ٹیم دوبارہ میدان میں لوٹی اور مقابلہ شروع ہوا۔ مراکش پنالٹی کو گول میں تبدیل کرنے میں ناکام رہا۔ اس کے بعد میچ اضافی وقت میں پہنچا، جہاں سینیگال نے فیصلہ کن گول کر کے جیت حاصل کی۔ تاہم، 2 ماہ بعد سی اے ایف کے اپیل بورڈ نے میدان چھوڑنے کے واقعے کو بنیاد بناتے ہوئے سینیگال کو میچ ہارنے کا قصوروار قرار دیا۔ بورڈ نے فائنل کا نتیجہ تبدیل کرتے ہوئے مراکش کو 0-3 سے فاتح قرار دے دیا تھا۔ اس کے بعد سینیگال نے فٹ بال کی اعلیٰ ترین کھیلوں کی عدالتی تنظیم، کھیلوں کی ثالثی عدالت میں اپیل دائر کی۔

انگلینڈ سے شکست کے بعد آسٹریلیائی گیند بازوں کو نئے سرے سے حکمت عملی بنانی ہوگی



گولڈ کوسٹ، 25 نومبر (ہ س)۔ انگلینڈ کے خلاف دوسرے ٹی 20 بین الاقوامی مقابلے میں شرمناک شکست کے بعد آسٹریلیائی گیند بازوں کو اپنی حکمت عملی پر نئے سرے سے غور کرنا ہوگا۔ منگل کی رات کھیلے گئے مقابلے میں انگلینڈ کے سلامی بلے باز فل سالٹ اور اینزین ڈونالڈ نے چھکوں کی بارش کرتے ہوئے آسٹریلیا کو 8 وکٹ سے شکست دی اور 5 میچوں کی سیریز میں 1-1 سے برابری حاصل کر لی۔ اب جمعہ کو برسبین میں تیسرا مقابلہ کھیلا جائے گا۔

ڈونالڈ نے اپنے کریئر کی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 32 گیندوں میں 85 رن بنائے۔ ان کی اننگز میں 9 چھکے شامل تھے۔ اس دوران وہ انگلینڈ کی جانب سے ٹی 20 بین الاقوامی میں تیز ترین سنچری بنانے کے سالٹ کے ریکارڈ کو بھی چیلنج کرتے نظر آئے۔ سالٹ نے 39 گیندوں میں یہ ریکارڈ قائم کیا تھا۔ دونوں سلامی بلے بازوں نے محض 10 اوور میں 151 رن کی شراکت قائم کر کے آسٹریلیائی گیند بازی کو تہس نہس کر دیا۔ اس شراکت کے سامنے آسٹریلیا کا 8 وکٹ پر 184 رن کا اسکور معمولی ثابت ہوا۔ انگلینڈ نے 14ویں اوور کی پہلی گیند پر اپنا 16واں چھکا لگاتے ہوئے آسٹریلیا کا اسکور پار کر لیا۔ اس وقت 41 گیندیں باقی تھیں۔ ٹی 20 بین الاقوامی میں یہ آسٹریلیا کی دوسری سب سے تیز شکست تھی۔ اس سے قبل 2021 کے ٹی 20 ورلڈ کپ میں انگلینڈ نے آسٹریلیا کو 50 گیندیں باقی رہتے شکست دی تھی۔

دونوں ٹیموں کی پاور پلے میں کارکردگی کے درمیان بھی بڑا فرق رہا۔ آسٹریلیا نے ابتدائی 6 اوور میں 4 وکٹ کے نقصان پر 58 رن بنائے، جبکہ انگلینڈ نے بغیر کوئی وکٹ گنوائے 79 رن جڑ دیے۔

سالٹ نے 30 گیندوں میں 58 رن بنائے۔ انہوں نے اپنے چاروں چھکے جوئل ڈیوس کے ایک ہی اوور میں لگائے۔ اس اوور میں مجموعی طور پر 31 رن بنے، جو ٹی 20 بین الاقوامی میں کسی آسٹریلیائی گیند باز کا سب سے مہنگا اوور تھا۔

ڈیوس کے علاوہ جیک ایڈورڈز نے 2 اوور میں 33 رن دیے اور کوئی وکٹ حاصل نہیں کی۔ ایڈم زمپا نے 3 اوور میں 43 رن خرچ کیے، جبکہ گلھل چودھری نے 1.1 اوور میں 32 رن دیے۔

ظہیر خان کی نئی پہل 'ایکوئل' سے کرکٹ میں آئے گی بڑی تبدیلی



ممبئی، 25 نومبر (ہ س)۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے سابق تیز گیند باز اور 2011 کے عالمی کپ فاتح ظہیر خان کو نئی مخلوط ٹی 20 کرکٹ لیگ 'ایکوئل' سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ یہ ایک اہم پہل ہے، جو کرکٹ کے روایتی انداز کو بدلتے ہوئے خواتین اور مرد کھلاڑیوں کو ایک ہی ٹیم کی پلیئنگ الیون میں کھیلنے کا موقع فراہم کرے گی۔ اس منصوبے کا تصور اینکرا اسپورٹس نے پیش کیا ہے، جس کے شریک مالک ظہیر خان اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے کاروباری شخص ناگیندر سدھوتام ہیں۔ اس لیگ کو جرمن کرکٹ فیڈریشن کے اشتراک سے تیار کیا جا رہا ہے۔ پہلی مرتبہ اس طرح کی مخلوط خواتین و مرد کرکٹ لیگ شروع کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ 'ایکوئل' میں پیشہ ور خواتین اور مرد کرکٹر ایک ساتھ میدان میں اتریں گے۔ اس سے ٹی 20 کرکٹ کو ایک نئی اور جامع شکل ملے گی۔ اب تک مردوں اور خواتین کے الگ الگ ٹورنامنٹ منعقد ہوتے رہے ہیں، لیکن اس مقابلے میں تمام کھلاڑی ایک ہی لیگ میں حصہ لیں گے۔ اس میں ایک ہی پوائنٹس ٹیبل ہوگا اور ایک ہی ٹیم چیمپئن بنے گی۔ مجوزہ فارمیٹ کے مطابق پہلے ایڈیشن میں پانچ ٹیمیں مجموعی طور پر 12 ٹی 20 میچ کھیلیں گی۔ ہر ٹیم میں 18 کھلاڑی ہوں گے۔ ہر میچ کی پلیئنگ الیون میں چھ خواتین اور پانچ مرد کھلاڑی شامل ہوں گے۔ ٹی 20 کرکٹ کے موجودہ قوانین برقرار رکھتے ہوئے کھیل کے واضح ضابطے، کھلاڑیوں کی حفاظت کے اقدامات اور متبادل کھلاڑیوں سے متعلق اصول بھی طے کیے جائیں گے، تاکہ مقابلے کو منظم اور دلچسپ بنایا جا سکے۔ اینکرا اسپورٹس کے شریک مالک ظہیر خان نے کہا، "کرکٹ میں لوگوں کو متحد کرنے کی طاقت ہے۔ خاص طور پر یورپ جیسی ابھرتی ہوئی منڈیوں میں اس کھیل کی ترقی کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ ہم اسے کتنے وسیع حلقے کے لوگوں کے لیے قابل رسائی بناتے ہیں۔

ہندوستانی خواتین ہاکی ٹیم پہلی بار عالمی درجہ بندی میں پانچویں مقام پر پہنچی



نئی دہلی، 25 نومبر (ہ س)۔ ہندوستانی خواتین ہاکی ٹیم نے تاریخ رقم کرتے ہوئے بین الاقوامی ہاکی فیڈریشن (ایف آئی ایچ) کی عالمی درجہ بندی میں اب تک کا اپنا بہترین پانچواں مقام حاصل کر لیا ہے۔ ٹیم نے منگل کو بھوپال میں جاری مدھیہ پردیش ویمن ایشین چیمپئنز ٹرافی 2026 میں چین کو 6-2 سے شکست دے کر یہ کامیابی حاصل کی۔ یہ مقابلہ بھوپال کے ناتھو برکھیڑا میں واقع بین الاقوامی اسپورٹس کمپلیکس میں کھیلا گیا۔ ہندوستانی خواتین ہاکی کے سفر میں یہ ایک اہم کامیابی ہے۔ یہ ٹیم کی مسلسل عمدہ کارکردگی اور بین الاقوامی سطح پر اس کی بڑھتی ہوئی ساکھ کی عکاسی کرتی ہے۔ اکتوبر 2003 میں شروع ہونے والی ایف آئی ایچ کی عالمی درجہ بندی میں ہندوستانی خواتین ٹیم نے گزشتہ برسوں کے دوران مسلسل بہتری کی ہے۔ پانچویں مقام پر پہنچنا اب تک کی اس کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ ہندوستانی ٹیم کی اس سے پہلے کی بہترین درجہ بندی چھٹی تھی، جو اس نے ایف آئی ایچ پرو لیگ میں شاندار کارکردگی کے بعد مئی-جون 2022 میں حاصل کی تھی۔ ٹیم نے 2023 میں بھی چھٹا مقام حاصل کیا تھا۔ اس سے قبل ٹوکیو 2020 اولمپکس میں چوتھے مقام پر رہنے کے بعد ہندوستانی ٹیم آٹھویں مقام پر پہنچ گئی تھی۔ وہیں، 2018 میں ایف آئی ایچ ویمن ہاکی ورلڈ کپ کے کوارٹر فائنل میں پہنچنے کے بعد ٹیم نے نویں درجہ بندی حاصل کی تھی۔ چین کے خلاف جیت ٹورنامنٹ کے لحاظ سے بھی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ ایف آئی ایچ کی تازہ ترین درجہ بندی میں چین پھسل کر آٹھویں مقام پر آ گیا ہے۔ ہندوستان کی 6-2 کی جیت ویمن ایشین چیمپئنز ٹرافی کی تاریخ میں چین کے خلاف اس کی سب سے بڑی جیت ہے۔ اس سے پہلے ہندوستانی ٹیم نے 2013 کے ایڈیشن میں چین کو 4-2 سے شکست دی تھی۔ بھوپال میں گھریلو شائقین کے سامنے ہندوستانی کھلاڑیوں نے شاندار مظاہرہ کیا اور اپنے جارحانہ کھیل اور خود اعتمادی کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ سال 2026 ہندوستانی خواتین ہاکی کے لیے یادگار رہا ہے۔ ٹیم نے سال کا آغاز ایف آئی ایچ ورلڈ کپ کے لیے کوالیفائی کر کے کیا اور اس کے بعد ایف آئی ایچ نیشنز کپ کا خطاب جیتا۔ ہیڈ کوچ شیورڈ مارین کی رہنمائی میں ٹیم نے ایف آئی ایچ ویمن ہاکی ورلڈ کپ میں پانچواں مقام حاصل کیا، جو 1974 کے بعد اس ٹورنامنٹ میں اس کی بہترین کارکردگی ہے۔ اس کے بعد ہندوستانی ٹیم نے ایشیائی کھیلوں میں سونے کا تمغہ جیت کر 44 سال کا انتظار بھی ختم کیا۔ ان کامیابیوں نے بین الاقوامی خواتین ہاکی میں ہندوستان کی سرکردہ ٹیموں کے درمیان اس کی پوزیشن کو مزید مضبوط کیا ہے۔ ہاکی انڈیا کے جنرل سکریٹری بھولا ناتھ سنگھ نے اس تاریخی کامیابی پر ٹیم کو مبارک باد دی۔ انہوں نے کہا، ''یہ ایک تاریخی کامیابی ہے اور ہندوستانی ہاکی کے ہر حامی کے لیے جشن منانے کا موقع ہے۔

پارٹی میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش ناکام ہوگی: سدارامیا

میسور میں یوم دستور تقریبات آج، ایک لاکھ سے زائد افراد کی شرکت متوقع



میسور (صفدر قیصر)

سابق وزیر اعلیٰ سدارامیا نے کہا کہ سابق وزیر ڈاکٹر ایچ سی مہادیوپا 26 نومبر کو میسور میں منعقد ہونیوالی ریاستی سطح کی یوم دستور کی تقریب میں ضرور شرکت کرینگے۔ انہوں نے کہا کہ مہادیوپا ان کی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے ان کی شرکت پر سوال اٹھانا مناسب نہیں۔ سدارامیا نے بدھ کی شام میسور کے مہاراجہ کالج گراؤنڈ کا دورہ کرتے ہوئے 26 نومبر کو منعقد ہونیوالی ریاستی سطح کی یوم دستور تقریب کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے منعقد کی جانے والی اس تقریب میں ایک لاکھ سے زائد افراد کی شرکت متوقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ 26 نومبر 1949 کو دستور ساز اسمبلی نے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی سربراہی میں تیار کردہ ہندستانی آئین کو منظور کیا تھا۔ اسی تاریخی مناسبت سے ہر سال 26 نومبر کو یوم دستور منایا جاتا ہے۔ مہادیوپا کی شرکت سے متعلق میڈیا کے سوال پر سدارامیا نے ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ پروگرام میں ضرور آئینگے، آخر وہ ہماری ہی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے میڈیا پر الزام لگایا کہ ایم ایل سی کے نام پر پارٹی میں اختلافات اور تقسیم پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جو ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے دعوت نامے میں مہادیوپا کا نام شامل نہ ہونے سے متعلق سوال پر بھی میڈیا کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ واضح رہے کہ ریاستی حکومت کی جانب سے 26 نومبر کو مہاراجہ کالج گراؤنڈ میں منعقد ہونیوالی اس عظیم الشان تقریب میں سدارامیا، ڈی کے شیوکمار، کابینہ کے ارکان، اراکین اسمبلی اور دیگر اہم شخصیات کی شرکت متوقع ہے۔ اسی روز دلت سنگھرش سمیتی کے زیر اہتمام گھٹی کوتسووا بھون میں بھی یوم دستور کی ایک الگ تقریب منعقد کی جا رہی ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ سدارامیا اور سابق وزیر ڈاکٹر ایچ سی مہادیوپا کے درمیان مبینہ اختلافات کے پس منظر میں دونوں تقریبات اور مہادیوپا کی شرکت سیاسی حلقوں میں خاص اہمیت اختیار کر گئی ہے۔

سرکاری اسکیموں سے ہر مستحق کو فائدہ پہنچایا جائے: بالا کرشنا



رام نگرم (غضنفر بیگ) جے جے ایم کے تحت ضلع میں باقی تمام کاموں کو آئندہ دوسری کے ڈی پی اجلاس سے قبل مکمل کیا جائے اور دیہی علاقوں کے ہر گھر تک صاف پینے کے پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ یہ سخت ہدایت بلدی انتظامیہ اور بنگلور جنوبی ضلع کے انچارج وزیر بالا کرشنا نے دی۔ انہوں نے شہر کے ضلع پنچایت دفتر کے اجلاس ہال میں سال 27-2026 کے ڈی پی کے تحت 20 نکاتی پروگرام سمیت مختلف محکموں کی ترقیاتی پیش رفت کا جائزہ لینے کیلئے منعقدہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ جے جے ایم دیہی عوام کو صاف پینے کا پانی فراہم کرنے کا ایک اہم اور عوامی فلاحی منصوبہ ہے۔ وزیر نے کہا کہ اس منصوبے کیلئے مرکزی حکومت کی جانب سے فراہم کیے جانے والے فنڈز 2028 تک بند ہو جائینگے۔ ضلع میں اس منصوبے کے تحت مجموعی طور پر 1,528 کاموں میں سے صرف 967 کام مکمل ہوئے ہیں۔ باقی کاموں کو جلد از جلد مکمل کر کے دیہی عوام کو پینے کے صاف پانی کی سہولت فراہم کی جائے۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ جے جے ایم کے کاموں کی تکمیل میں درپیش رکاوٹوں کی مکمل تفصیلات پیش کی جائیں۔ اگر اوور ہیڈ واٹر ٹینکوں کی تعمیر کیلئے زمین یا جگہ کی کمی کا مسئلہ ہو تو فوری طور پر ان کے علم میں لایا جائے۔ ضرورت پڑنے پر وہ خود رقم فراہم کر کے زمین حاصل کرنے میں تعاون کرینگے تاکہ ٹینکوں کی تعمیر میں مزید تاخیر نہ ہو۔ وزیر نے متعلقہ افسران، تحصیلداروں، تعلقہ پنچایت ای اوز، ریونیو انسپکٹروں اور ویج اکاؤنٹنٹس کو ہدایت دی کہ جہاں زمین کی دستیابی کا مسئلہ ہے وہاں مشترکہ طور پر موقع کا معائنہ کریں اور ایک ہفتے کے اندر رپورٹ پیش کریں۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ دوسری کے ڈی پی اجلاس سے قبل تمام کام مکمل کر کے مستحقین کو پینے کے پانی کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مقررہ مدت میں کام مکمل نہ کرنیوالے ٹھیکیداروں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے اور ضلع پنچایت کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر اس معاملے پر خصوصی توجہ دیں۔ حکومت کسانوں، خواتین، بچوں، معذور افراد، غریبوں اور عام شہریوں کی ترقی کیلئے مختلف فلاحی پروگراموں کے تحت فنڈز فراہم کر رہی ہے۔ تمام سرکاری اسکیموں کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی جائے تاکہ ہر مستحق شخص کو ان سے فائدہ حاصل ہو سکے۔ انہوں نے زراعت، باغبانی، ریشم، مویشی پروری، ماہی گیری، خواتین و بچوں کی ترقی سمیت تمام محکموں کے افسران کو ہدایت دی کہ وہ اپنی اسکیموں کے بارے میں عوام میں بیداری پیدا کریں اور کسی بھی اہل مستحق کو سرکاری سہولتوں سے محروم نہ رہنے دیں۔ بنگلور جنوبی ضلع کے انچارج سکریٹری جے منجوناتھ نے ریشم کے محکمہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر کو ہدایت دی کہ وی بی جی را۔جی اسکیم کے تحت محکمہ ریشم کیلئے مقررہ مالی اور جسمانی اہداف کی تکمیل کیلئے ضروری اقدامات کیے جائیں۔ وزیر نے بتایا کہ ریاستی حکومت کی جانب سے وزیر اعلیٰ نے گل یوجنا، رائت چیتنیا یوجنا اور کرشی وستارا یوجنا جیسی نئی اسکیموں پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ پہلے سے کئی زرعی اسکیمیں بھی جاری ہیں۔ ان تمام اسکیموں کی معلومات کسانوں تک پہنچانے کیلئے ایس ایم ایس، پوسٹر، پمفلٹ اور دیگر ذرائع استعمال کیے جائیں۔ کے ڈی پی اجلاس میں ایک رکن نے بتایا کہ آنیوالے دنوں میں راگی کی فصل کی کٹائی شروع ہوگی۔

ذاتی دشمنی میں کسان کی فصل کو نشانہ بنانا ناقابل برداشت: رعیت سنگھا



کولار (ایوب خان) بنگارپیٹ تعلقہ کے پولون بلی میں نامعلوم شرپسندوں کی جانب سے ایک کسان کی ٹماٹر کی فصل کو رات کے وقت تباہ کیے جانے کا افسوسناک واقعہ پیش آیا ہے۔ اس واقعے میں کسان وینکٹیش اپا کو لاکھوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ رعیت سنگھا نے واقعے کی سخت مذمت کرتے ہوئے فصل تباہ کرنیوالے شرپسندوں کو فوری گرفتار کر کے ان کیخلاف سخت قانونی کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں رعیت سنگھا کے ریاستی نائب صدر کے نارائن گوڑا نے تنظیم کے دیگر عہدیداروں کے ہمراہ متاثرہ کسان کے ٹماٹر کے باغ کا معائنہ کرنے کے بعد اخباری نمائندوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ کسان وینکٹیش اپا نے اپنی زمین میں تقریباً 10 لاکھ روپے کی سرمایہ کاری کر کے ٹماٹر کی فصل اگائی تھی۔ فصل بھی اچھی طرح تیار ہو رہی تھی لیکن چند شرپسند عناصر نے رات کے وقت باغ میں داخل ہو کر ٹماٹر کے تمام پودوں کو اکھاڑ کر پھینک دیا اور پوری فصل کو تباہ کر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ اگر فصل محفوظ رہتی تو کسان کو تقریباً 30 لاکھ روپے کی آمدنی حاصل ہوتی اور وہ اپنے اوپر موجود آٹھ لاکھ روپے کا قرض بھی ادا کر سکتا تھا۔ اس شرمناک حرکت کے باعث کسان کو شدید مالی نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے محکمہ زراعت سے مطالبہ کیا کہ متاثرہ کسان کے نقصان کا جائزہ لیکر فوری مناسب معاوضہ فراہم کیا جائے اور اس گھناؤنی حرکت میں ملوث افراد کی شناخت کر کے انہیں گرفتار کیا جائے۔ کے نارائن گوڑا نے مزید کہا کہ اگر کسی کو کسی شخص سے ذاتی دشمنی ہے تو وہ اس کا حساب متعلقہ شخص سے کرے، لیکن ایک بے قصور کسان کی محنت اور اس کی فصل کو تباہ کر کے دشمنی نکالنا انتہائی قابل مذمت اور مجرمانہ حرکت ہے۔ فصلوں کو نقصان پہنچانے والوں کو کسی بھی صورت میں بخشا نہیں جانا چاہیے۔ انہوں نے انتباہ دیا کہ اگر خاطیوں کو فوری گرفتار نہیں کیا گیا اور متاثرہ کسان کو معاوضہ فراہم نہیں کیا گیا تو رعیت سنگھا کی جانب سے احتجاج اور دھرنا منظم کیا جائیگا۔ اس واقعے سے کسانوں میں شدید ناراضگی پائی جا رہی ہے۔ اس موقع پر کسان تنظیم کے اپاجی راء، روی، ویر بھدرپا، سری رام، سرینواس، گووندپا، گوپال، منجوناتھ سمیت دیگر کارکنان موجود تھے۔

گاندھی مخالف مبینہ مواد پر کانگریس کا احتجاج، پولیس سے کارروائی کی اپیل



میسور (صفدر قیصر) میسور سٹی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے مہاتما گاندھی کے بارے میں مبینہ طور پر قابل اعتراض اور بے بنیاد بیانات پر مشتمل کتاب *The Truth About Gandhi's Assassination* کے مصنف اور ناشر کیخلاف ایف آئی آر درج کر کے قانونی کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں کانگریس قائدین نے میسور سٹی پولیس کمشنر کے دفتر میں تحریری شکایت درج کرائی۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ کتاب میں مہاتما گاندھی، ڈاکٹر بی آر امبیڈکر، سردار ولبھ بھائی پٹیل اور جواہر لعل نہرو جیسی قومی شخصیات سے منسوب بعض بیانات کی صداقت کی سرکاری دستاویزات کی بنیاد پر جانچ کی جانی چاہیے۔ کتاب میں تاریخی حقائق کے نام پر پیش کیے گئے دعوں اور الزامات کے مستند ذرائع کی بھی تحقیقات ضروری ہیں۔ کانگریس قائدین نے مطالبہ کیا کہ کتاب کی مکمل نقل ضبط کر کے اس کے مندرجات کی جانچ کی جائے اور مصنف سے مبینہ بیانات کے ماخذ اور کتاب کی اشاعت کے مقصد کے بارے میں وضاحت طلب کی جائے۔ اس کے علاوہ ناشر کے کردار کی بھی تحقیقات کی جائیں۔ شکایت میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر کتاب میں مختلف مذہبی برادریوں کے درمیان نفرت اور دشمنی پیدا کرنیوالے مواد کی موجودگی ثابت ہوتی ہے تو متعلقہ افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ جرم کے ابتدائی شواہد ملنے پر مصنف کی گرفتاری سمیت ضروری قانونی اقدامات کیے جائیں۔ دریں اثنا، کانگریس نے 26 نومبر کو شام 6:30 بجے میسور کے کلامندر کے چھوٹے تھیٹر میں پیش کیے جانے والے ڈرامے 'گاندھی کے قتل کا سچ' پر بھی اعتراض ظاہر کیا ہے۔ کانگریس قائدین کا کہنا ہے کہ ڈرامے کی اجازت کیلئے ہائی کورٹ کے حکم کا حوالہ دیا جا رہا ہے، تاہم عدالتی ہدایت کے مطابق ڈرامے کے مواد کی صداقت کی جانچ ضروری ہے۔ انہوں نے پولیس سے مطالبہ کیا کہ ڈرامے کے مکمل متن کا جائزہ لیا جائے اور مہاتما گاندھی کے خلاف مبینہ طور پر قابل اعتراض مواد کی نمائش روکنے کیلئے مناسب اقدامات کیے جائیں۔ اس موقع پر کے پی سی سی ترجمان ایم لکشمن، میسور دیہی ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر بیر ہوٹڈی بسوانا، شہری ضلع کانگریس کمیٹی کے صدر آر مورتی، کرناٹک ایگزیبیشن اتھارٹی کے صدر ایوب خان، سابق ضلع پنچایت صدر بی ایم رامو، سابق میسور دیہی ضلع کانگریس صدر ڈاکٹر بی جے وجے کمار، ایم شیوانا، ایشور چکیڈی، نظر باد ٹریڈ یونین لیڈر مہیش، کے ایس شیوا رامو، سوما شیکر سمیت دیگر کانگریس قائدین موجود تھے۔

ماں اور بچے کی صحت کے تحفظ کیلئے خصوصی غذائی اسکیم



چکبالاپور (جنوبی سہارا نیوز) ریاستی وزیر صحت و خاندانی بہبود یوٹی قادر نے دودھ پلانے والی ماں کی صحت اور غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے مقصد سے مفت غذائی سپلیمنٹس کی تقسیم کی اسکیم کا آغاز کیا۔ سری ستھیا سائی اناپورنا ٹرسٹ کی جانب سے شروع کیے گئے اس منصوبے کو ابتدائی طور پر چکبالاپور ضلع میں پائلٹ بنیادوں پر نافذ کیا جا رہا ہے۔ مدینا ہلی کے سری ستھیا سائی گرام میں بدھ کے روز منعقدہ تقریب میں وزیر یوٹی قادر نے ون ورلڈ ون فیملی مشن کے بانی سدگرو شری مدھوسودن سائی کی موجودگی میں سائی سورلمئی نیوٹرینٹ سپلیمنٹ کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر اسکیم کی مستفید ہونے والی دو خواتین یشسوینی اور سنگیتا کو غذائی سپلیمنٹس بھی تقسیم کیے گئے۔ اس منصوبے کے تحت چکبالاپور ضلع کے تمام چھ تعلقوں کے سرکاری اسپتالوں میں دودھ پلانے والی ماں کو غذائی سپلیمنٹس فراہم کیے جائیں گے۔ ابتدائی مرحلے میں ہر ماہ تقریباً 1500 ماں کو مفت غذائی امداد فراہم کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اس اقدام کا بنیادی مقصد ماں کی غذائی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ شیر خوار بچوں کی صحت مند نشوونما کو یقینی بنانے میں مدد فراہم کرنا ہے۔ اس موقع پر وزیر یوٹی قادر نے کہا کہ چکبالاپور ضلع میں شروع کیے گئے اس پائلٹ پروجیکٹ کے نتائج کی بنیاد پر اسے ریاست کے دیگر اضلاع تک توسیع دینے کیلئے حکومت ضروری تعاون فراہم کریگی۔ انہوں نے کہا کہ سدگرو شری مدھوسودن سائی کی رہنمائی میں بچوں کو مفت تعلیم، طبی سہولتیں اور غذائیت سے بھرپور ناشتہ فراہم کرنے کی خدمات قابل ستائش ہیں۔ اس طرح کے فلاحی اقدامات معاشرے کی صحت اور مجموعی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ون ورلڈ ون فیملی مشن کے بانی سدگرو شری مدھوسودن سائی نے کہا کہ اس منصوبے کا مقصد ماں اور بچوں کی صحت کو بہتر بنانا ہے۔

آشا آنگن واڑی ملازمین کے مطالبات پورے کرنے میں حکومت ناکام: روی کمار



چکبالاپور (صلاح الدین) سدلگٹہ اسمبلی حلقہ کے جے ڈی ایس رکن اسمبلی بی این روی کمار نے الزام لگایا کہ ریاستی کانگریس حکومت آشا کارکنان، آنگن واڑی کارکنان اور گرم کھانا اسکیم کے ملازمین کے جائز مطالبات پورے کرنے میں پوری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ سڈلگٹہ تعلقہ کے میلور گاؤں میں واقع اپنے رہائشی دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عوام کی صحت کی حفاظت کرنیوالی آشا کارکنان، بچوں کے مستقبل کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرنیوالی آنگن واڑی کارکنان اور اسکول کے بچوں کو گرم کھانا فراہم کرنیوالے ملازمین اپنے مطالبات کی تکمیل کیلئے مسلسل احتجاج کر رہے ہیں، اس کے باوجود حکومت ان کے مسائل پر توجہ نہیں دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو ملازمین کی خدمات کا احترام کرتے ہوئے ان کی محنت کے مطابق معاوضہ فراہم کرنا چاہیے۔ ان کے جائز مطالبات کو نظر انداز کرنے پر حکومت کو عوامی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑیگا۔ منڈیا ضلع کے کے ڈی پی اجلاس میں مرکزی وزیر ایچ ڈی کمارسوامی کے نام کی تختی ہٹائے جانے کے معاملے پر اعتراض کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دو مرتبہ ریاست کے وزیر اعلیٰ رہ چکے اور موجودہ مرکزی وزیر جیسے سینئر قائد کی توہین کرنا مناسب نہیں ہے۔ عوامی نمائندوں کو اپنے عہدے کے وقار اور ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے گفتگو کرنی چاہیے۔ سینئر قائدین کے بارے میں بات کرتے وقت تحمل اور احترام کا مظاہرہ کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 2 دسمبر سے بگاڈی میں شروع ہونیوالے ریاستی اسمبلی کے سرمائی اجلاس میں آشا کارکنان، آنگن واڑی ملازمین کے مسائل اور کسانوں کی پریشانیوں کے متعلق جے ڈی ایس پارٹی ایوان میں بھرپور آواز اٹھائیگی۔ ان مسائل کو حکومت کے علم میں لاکر متاثرین کو انصاف دلانے کی کوشش کی جائیگی۔ اس موقع پر چیمول کے ڈائریکٹر بنک منی اپا، ہنگجو ڈو رامیا، جے ڈی ایس قائدین تادور رگھو، میلور منجوناتھ، امیش، کندل گور کی چندر شیکھر، سی کے گجیندر بابو سمیت کئی قائدین موجود تھے۔

یوگا اور کھیلوں کی سرگرمیوں میں حصہ لینا ضروری: کھنڈرے



بیدر (سید یداللہ حسینی) پولیس اہلکار امن و امان برقرار رکھنے کیلئے 24 گھنٹے دباؤ میں رہ کر کام کرتے ہیں۔ دیہی ترقی اور پنچایت راج کے وزیر اور ضلع بیدر کے انچارج وزیر، ایشور بی کھانڈرے نے کہا کہ اس دباؤ کو کم کرنے اور جسمانی و ذہنی صحت کو برقرار رکھنے کیلئے ورزش، یوگا اور کھیلوں کی سرگرمیوں میں حصہ لینا ناگزیر ہے۔ انہوں نے بدھ کے روز شہر کے ڈسٹرکٹ پولیس پریڈ گراؤنڈز میں خطاب کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے زیر اہتمام منعقدہ سالانہ کھیلوں کے مقابلے جو 25 سے 27 نومبر تک جاری رہیں گے کا افتتاح کیا۔ افتتاحی تقریب میں روایتی مشعل روشن کی گئی اور کبوتر فضا میں چھوڑے گئے۔ انہوں نے کہا کہ قدیم زمانے سے ہی جسمانی طاقت کے مظاہرے اور تفریح کیلئے مختلف کھیل کھیلے جاتے رہے ہیں۔ رامائن اور مہابھارت کے دور سے ہی کھیلوں کی اہمیت رہی ہے، اور آج کے جدید دور میں، کھیلوں نے قومی اور بین الاقوامی سطح پر ایک نمایاں مقام حاصل کر لیا ہے۔

بچوں کو جدید ٹکنالوجی سے آراستہ کرنا حکومت کا مقصد: مدھو بنگارپا



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) وزیر برائے اسکولی تعلیم و خواندگی ایس مدھو بنگارپا نے کہا ہے کہ ریاست بھر میں آئندہ دو ماہ کے اندر 1,300 کرناٹک پبلک اسکول قائم کیے جائینگے۔ ان اسکولوں کے قیام سے ریاست کے تعلیمی شعبے میں نمایاں تبدیلی آئے گی اور بچوں کو معیاری تعلیم کی سہولت فراہم ہوگی۔ وہ آج بنگلورو کے بی آئی ای سی ہال میں انڈیا ڈیڈاک کے زیر اہتمام منعقدہ ٹی آئی ای ای ایس بین الاقوامی تعلیمی و ہنرمندی کانفرنس اور نمائش سے خطاب کر رہے تھے۔ وزیر مدھو بنگارپا نے کہا کہ حکومت بچوں کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کو اولین ترجیح دے رہی ہے۔ نئے کے پی ایس اسکولوں میں ہر مضمون کیلئے ماہر اور تربیت یافتہ اساتذہ کا تقرر کیا جائیگا۔ انہوں نے بتایا کہ طلبہ کو تیسری جماعت سے ہی AI کی تعلیم فراہم کی جائیگی جبکہ کمپیوٹر کی تعلیم بھی ابتدائی جماعتوں سے شروع کی جائیگی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ایشیائی ترقیاتی بینک ریاستی حکومت کی گرانٹ کے ساتھ کے پی ایس اسکولوں کی ترقی کیلئے مالی تعاون فراہم کر رہا ہے۔ ان اسکولوں کی تعمیر و ترقی پر مجموعی طور پر 4,500 کروڑ روپے خرچ کیے جائینگے۔ ان اداروں میں ایک ہی کیمپس کے اندر ایل کے جی سے پی یو سی تک معیاری تعلیم فراہم کرنے کا منصوبہ ہے۔ حکومت ہر کے پی ایس اسکول کیلئے مفت بس سہولت فراہم کرنے پر بھی غور کر رہی ہے۔ وزیر نے بتایا کہ محکمہ تعلیم کے تحت ریاست بھر میں تقریباً 46 ہزار سرکاری اسکول کام کر رہے ہیں۔ تمام سرکاری اسکولوں میں طلبہ کیلئے روزانہ آئین ہند کی تمہید پڑھنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اقدام کے ذریعے بچوں میں آئین کی اہمیت، اس کے احترام اور دستوری اقدار کے تئیں شعور بیدار کیا جا رہا ہے۔ اب بچے آئین کی نقل ہاتھ میں لیے بغیر بھی روانی کے ساتھ اس کی تمہید پڑھ رہے ہیں۔

کرناٹک اردو اکادمی کے زیر اہتمام رائچور میں کل ہند مشاعرہ



رائچور (پریس ریلیز) کرناٹک اردو اکادمی بنگلور کے زیر اہتمام شمالی کرناٹک کے تاریخی اور تجارتی شہر رائچور میں کل ہند مشاعرے کا انعقاد عمل میں آ رہا ہے۔ یہ مشاعرہ بروز پیر 30 نومبر کو شام 7 بجے انور فنکشن ہال نزد موتی مسجد ٹیپو سلطان روڈ، رائچور میں منعقد ہوگا۔ مشاعرے کے کنوینر اور رکن کرناٹک اردو اکادمی ڈاکٹر انیس صدیقی نے آج مشاعرے کے پوسٹر کی رسم اجرائی کے موقع پر میڈیا کے نمائندوں کو تفصیلات سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ رائچور کی سرزمین شعر و ادب کے حوالے سے نہایت زرخیز رہی ہے، جہاں کے کئی شعرا نے ادبی تاریخ میں اپنا نمایاں مقام بنایا ہے اور یہ مشاعرہ اسی شاندار روایت کی ایک کڑی ہے۔ ڈاکٹر انیس صدیقی نے مزید بتایا کہ اکادمی کے زیر اہتمام وزیر برائے اقلیتی بہبود، حج و اوقاف و صحت یوٹی قادر کی رہنمائی اور صدر اکادمی مولانا مفتی محمد علی قاضی کی قیادت میں اردو زبان و ادب کے فروغ کیلئے مؤثر اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اس مشاعرے کی صدارت مولانا مفتی محمد علی قاضی صدر، کرناٹک اردو اکادمی فرمائینگے۔ جبکہ مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے مرزا ولی اللہ بیگ سابق چیئرمین، ضلع وقف مشاورتی کمیٹی، رائچور، ڈاکٹر جے ساجد سمیر سابق ڈپٹی میئر، سٹی کارپوریشن، رائچور، بشیر الدین سابق رکن، ضلع پنچایت، رائچور، اسلم پاشاہ سابق رکن، ضلع پنچایت، رائچور، محمد شاہ عالم قائد کانگریس پارٹی و سابق امیدوار اسمبلی حلقہ، رائچور، ظفر محی الدین رکن، کرناٹک اردو اکادمی، بنگلور اور مسٹرا کبر کلاس ون کنٹراکٹر، مانوی، ضلع رائچور شریک ہونگے۔ اس ادبی نشست میں ملک اور ریاست کے ممتاز شعرائے کرام شفیق عابدی بنگلور، ڈاکٹر افتخار شکیل رائچور، ڈاکٹر فرزانہ فرح بھٹکل، شعور آشنا ربان پور، مدھیہ پردیش، طاہر سعود کیرت پور، اتر پردیش، ڈاکٹر طیب پاشاہ قادری حیدرآباد، ابراہیم ساگر دھولیہ، مہاراشٹر، ثاقب جنیدی کڈچی، بلگام، سید مختار احمد دکنی گلبرگہ، طاہر بلال رائچور، عبدالرشید شاد) دھارواڑ، خادم اظہر یادگیر، عرفان رائچوری، عقیل یاور رائچور، انڈین باشا رائچور اور مسکین رائچوری رائچور کلام پیش کرینگے۔ مشاعرے کی نظامت کے فرائض معروف ناظم مشاعرہ ارشاد انجم مالیگاؤں انجام دینگے۔ پوسٹر کی اجرائی کے وقت ڈاکٹر افتخار شکیل، خواجہ پاشاہ انعام دار اور محمد مجیب احمد سمیت کئی محبانِ اردو موجود تھے۔ اکادمی کی رجسٹرار عائشہ فردوس، کنوینر ڈاکٹر انیس صدیقی اور جملہ اراکین اکادمی نے شہر و اطراف کے شائقینِ شعر و سخن سے اس مشاعرے میں کثیر تعداد میں شرکت کی پرخلوص اپیل کی ہے۔

27 نومبر سے سہ روزہ ڈی وی ایس ہبا منایا جائیگا



شیموگہ (عبدالرزاق) دیشیہ ویدیا شالا کمیٹی نے 27 سے 29 نومبر تین دنوں تک ڈی وی ایس ہبا فیسٹیول 2026 کا اہتمام کیا ہے۔ آج تعلیمی ادارہ کے احاطہ میں طلب کردہ اخباری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کمیٹی کے صدر بسپا گوڈا نے تین روزہ فیسٹیول پروگراموں کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ 27 نومبر صبح 10 بجے سے مختلف تعلیمی پروگرام اور ورکشاپس کا انعقاد کیا جائیگا جس کے بعد ڈی وی ایس تعلیمی اداروں کے سالانہ کھیل اور ثقافتی پروگرام منعقد کیے جائینگے۔ شام ساڑھے پانچ بجے سالانہ پروگرام کا افتتاح ریاستی وزیر برائے صحت یوٹی قادر کرینگے اس موقع پر ضلع نگران کار وزیر مدھو بنگارپا اور دیگر نمائندہ موجود رہیں گے۔ اس موقع پر رکن اسمبلی ڈاکٹر سی این اشوتھ نارائن ایک یادگار شمارہ جاری کرینگے۔ 28 نومبر صبح دس بجے سے مختلف پروگراموں منعقد کئے جائینگے دوپہر ڈھائی بجے سے انڈر گریجویٹ کالج سمیت مختلف شعبہ جات کے سالانہ تقریبات منعقد ہونگے کالجوں کے سالانہ پروگراموں کا اہتمام شام ساڑھے پانچ بجے کیا جائیگا۔ اسی طرح 29 نومبر صبح دس بجے ٹیلنٹ ایوارڈ اور سالانہ پروگراموں کا آغاز کیا جائیگا۔ دوپہر کو پرائمری اسکول کے پروگرام اور شام میں طلبا کی جانب سے مختلف ثقافتی اور موسیقی پروگرام منعقد کئے جائینگے ان تین روزہ فیسٹیول میں عوامی نمائندے۔ حکام۔ ماہرین تعلیم۔ سابق طلبا اور والدین شرکت کرینگے اس موقع پر ادارہ کے سکریٹری ایس پی دنیش۔ پرنسپل ستیش کمار شٹی۔ سویتا راو۔ گوپی ناتھ۔ مدھوسودن۔ سدھیر۔ لکشمن اور دیگر موجود تھے۔

چنتامنی میں 64 ویں قومی رولر اسکیٹنگ چمپئن شپ کا انعقاد



چکبالاپور (صلاح الدین) 64 ویں قومی رولر اسکیٹنگ چمپئن شپ 2026 کا انعقاد 5 سے 15 دسمبر تک کرناٹک میں کیا جائیگا۔ اس کے تحت چنتامنی میں واقع انجنی لیک ووڈس کے اسکیٹ پارک میں 5 سے دسمبر تک 3 مختلف زمروں کے مقابلے منعقد ہونگے۔ یہ اطلاع رولر اسکیٹنگ فیڈریشن آف انڈیا کے رکن ارجن گوپالن نے دی انہوں نے چنتامنی کے انجنی لیک ووڈس میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قومی چمپئن شپ کی تیاریوں اور مقابلوں کی تفصیلات بتائیں۔ انہوں نے کہا کہ رولر اسکیٹنگ فیڈریشن آف انڈیا، کرناٹک رولر اسکیٹنگ اسوسی ایشن، کے ایم ایف اور چنتامنی سٹی میونسپل کونسل کے اشتراک سے اس چمپئن شپ کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ 26 ریاستوں سے مجموعی طور پر 38,831 کھلاڑیوں نے رجسٹریشن کروایا ہے جن میں سے 4,492 کھلاڑیوں کو مقابلوں کیلئے منتخب کیا گیا ہے۔ کرناٹک سے 2,696 کھلاڑیوں نے رجسٹریشن کروایا تھا جن میں سے 337 کھلاڑی منتخب ہوئے ہیں۔ چکبالاپور، بنگلور اور ٹمکور سمیت مختلف اضلاع میں مختلف زمروں کے مقابلے منعقد ہونگے۔ چنتامنی میں اسکیٹ بورڈنگ، رولر فری اسٹائل اور رولر اسکیٹس کے تین زمروں میں مقابلے ہونگے، جن میں تقریباً 195 کھلاڑی حصہ لیں گے۔ کرناٹک رولر اسکیٹنگ اسوسی ایشن کو قومی سطح کے ان مقابلوں کی میزبانی کا موقع ملنا باعث فخر ہے۔ انہوں نے چنتامنی میں مقابلوں کے کامیاب انعقاد کیلئے ایم سی بالاجی کے تعاون کی ستائش کی۔ ارجن گوپالن نے مزید بتایا کہ چنتامنی کے رکن اسمبلی ڈاکٹر ایم سی سدھاکر اور ان کے بھائی بالاجی چیمپئن شپ کے انعقاد میں توقع سے بڑھ کر تعاون کر رہے ہیں چنتامنی میں بہترین اسکیٹ پارک تعمیر کیا گیا ہے اور مقابلوں کیلئے ضروری تیاریاں مکمل کی جا رہی ہیں۔ مقابلے 5 دسمبر کو صبح 6 بجے شروع ہو کر 8 دسمبر کی شام 6 بجے تک جاری رہیں گے اس موقع پر ایم سی بالاجی نے کہا کہ چنتامنی میں قومی سطح کی اسکیٹنگ چیمپئن شپ کا انعقاد چکبالاپور ضلع میں کھیلوں کے فروغ اور مضبوط اسپورٹس کلچر کی تشکیل کی جانب ایک اہم قدم ثابت ہوگا۔ انجنی لیک ووڈس کو ضلع میں کھیلوں کی سرگرمیوں کے فروغ میں اپنا تعاون پیش کرنے پر فخر ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی سطح کے کھیلوں کے مقابلے چنتامنی میں منعقد ہونے سے مقامی بچوں میں کھیلوں کے تئیں دلچسپی پیدا ہوگی اور انہیں مستقبل کے کھلاڑیوں کے طور پر آگے بڑھنے کی ترغیب ملے گی۔ اس علاقے میں مزید کھیلوں کے مقابلوں، تربیتی سہولتوں اور نوجوانوں کی شرکت کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ اس موقع پر کرناٹک رولر اسکیٹنگ اسوسی ایشن کے خازن لوکیش، بین الاقوامی اسکیٹر پریتی، سدھا بابو، سروپش، کرشنا چاری سمیت دیگر موجود تھے۔

سینٹ ڈومینک سیویو اسکول نے گرلز تھروبال چمپئن شپ جیت لی



بنگلور (پریس ریلیز) سینٹ ڈومینک سیویو اسکول، گووندا پورہ، بنگلور نے آج گرلز تھروبال چمپئن شپ جیت لی۔ فائنل میں فلوریڈا انگلش اسکول، چامراج پیٹ کو سیدھے سیٹوں میں 15